مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ فَانْتَھُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد اول ۞ حصہ دوم

ابواب الزکوٰۃ — ابواب الصوم — ابواب الحج

ابواب الجنائز — ابواب النکاح — ابواب الرضاعت

ابواب الطلاق واللعان — ابواب البیوع — ابواب الاحکام

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ۞ پاکستان

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph:7211788-7231788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ـــــــــ جامع ترمذی شریف

تالیف: ـــــــــ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

مترجم: ـــــــــ مولانا نجم الدین

نظرِ ثانی: ـــــــــ حافظ محبوبؒ احمد خان

طابع: ـــــــــ خالد مقبول

مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
		ابواب زکوٰۃ	۳۵۴
		۴۲۸: زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید کے متعلق	
		۴۲۹: زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا	۳۵۵
		۴۳۰: سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۷
		۴۳۱: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۸
		۴۳۲: گائے، بیل کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۵۹
		۴۳۳: زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے	۳۶۰
		۴۳۴: کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۱
		۴۳۵: گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ نہیں	۳۶۲
		۴۳۶: شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۳
		۴۳۷: سال گزرنے سے قبل مالِ مستفاد میں زکوٰۃ نہیں	
		۴۳۸: مسلمانوں پر جزیہ نہیں	۳۶۴
		۴۳۹: زیور کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۵
		۴۴۰: سبزیوں کی زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۶
		۴۴۱: نہری زمین کی کھیتی پر زکوٰۃ کے بارے میں	۳۶۷
		۴۴۲: یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں	
		۴۴۳: حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ ہے	۳۶۹
		۴۴۴: غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا	
		۴۴۵: انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والے عامل کے متعلق	۳۷۱
		۴۴۶: زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بارے میں	
		۴۴۷: زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنا	
		۴۴۸: زکوٰۃ مالداروں سے لے کر فقراء میں دی جائے	۳۷۲
		۴۴۹: کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے	۳۷۳
		۴۵۰: کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں	
		۴۵۱: مقروض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا جائز ہے	۳۷۴
		۴۵۲: رسول اللہ ﷺ اہل بیت اور آپ ﷺ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں	۳۷۵
		۴۵۳: عزیز و اقارب کو زکوٰۃ دینا	۳۷۶

عنوان	صفحہ
۴۵۴: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے	
۴۵۵: زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں	
۴۵۶: سائل کے حق کے بارے میں	۳۷۹
۴۵۷: جن کا دل جیتنا منظور ہو ان کو دینا	۳۸۰
۴۵۸: جسے زکوٰۃ میں دیا ہوا مال وارثت میں ملے	۳۸۱
۴۵۹: صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹانا مکروہ ہے	
۴۶۰: میت کی طرف سے صدقہ دینا	۳۸۲
۴۶۱: بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا	
۴۶۲: صدقہ فطر کے بارے میں	۳۸۳
۴۶۳: صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینا	۳۸۵
۴۶۴: وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا	
۴۶۵: سوال منع ہے	۳۸۶
روزوں کے متعلق ابواب	۳۸۸
۴۶۶: رمضان کی فضیلت کے بارے میں	
۴۶۷: رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے	۳۸۹
۴۶۸: شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	۳۹۰
۴۶۹: رمضان کیلئے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے	
۴۷۰: چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے	۳۹۱
۴۷۱: مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے	
۴۷۲: چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا	۳۹۲
۴۷۳: عید کے دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے	۳۹۳
۴۷۴: ہر شہر والوں کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے	۳۹۴
۴۷۵: کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے	
۴۷۶: عید الفطر اس دن ہے جس دن سب افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن جس دن سب قربانی کریں	۳۹۶
۴۷۷: جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے	
۴۷۸: جلدی روزہ کھولنے کے بارے میں	
۴۷۹: سحری میں تاخیر کے متعلق	۳۹۷
۴۸۰: صبح صادق کی تحقیق کے بارے میں	۳۹۸
۴۸۱: جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں	۳۹۹
۴۸۲: سحری کھانے کی فضیلت کے بارے میں	
۴۸۳: سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۴۸۴: سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق	۴۰۱
۴۸۵: لڑنے والے کیلئے افطار کی اجازت کے متعلق	۴۰۲

عنوان	صفحہ
۴۸۶: حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے	۴۰۲
۴۸۷: میت کی طرف سے روزہ رکھنا	۴۰۳
۴۸۸: روزوں کے کفارے کے بارے میں	۴۰۴
۴۸۹: اس صائم کے بارے میں جس کو قے آ جائے	
۴۹۰: روزے میں عمداً قے کرنا	۴۰۵
۴۹۱: روزے میں بھول کر کھانے پینا	۴۰۶
۴۹۲: قصداً روزہ توڑنا	
۴۹۳: رمضان میں روزہ توڑنے کے کفارہ کے متعلق	۴۰۷
۴۹۴: روزے میں مسواک کرنا	۴۰۸
۴۹۵: روزے میں سرمہ لگانا	
۴۹۶: روزے میں بوسہ لینا	۴۰۹
۴۹۷: روزہ میں بوس وکنار کرنا	
۴۹۸: اس کا روزہ درست نہیں جو رات سے نیت نہ کرے	۴۱۰
۴۹۹: نفل روزہ توڑنا	
۵۰۰: نفل روزے کی قضا واجب ہے	۴۱۲
۵۰۱: شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھنا	۴۱۳
۵۰۲: تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے	۴۱۴
۵۰۳: شعبان کی پندرھویں رات کے بارے میں	۴۱۵
۵۰۴: محرم کے روزوں کے بارے میں	
۵۰۵: جمعہ کے دن روزہ رکھنا	۴۱۶
۵۰۶: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۰۷: ہفتے کے دن روزہ رکھنا	۴۱۷
۵۰۸: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا	۴۱۸
۵۰۹: بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا	
۵۱۰: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں	۴۱۹
۵۱۱: عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۱۲: عاشورہ کے روزہ کی ترغیب کے بارے میں	۴۲۰
۵۱۳: عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے	۴۲۱
۵۱۴: عاشورہ کونسا دن ہے	
۵۱۵: ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا	۴۲۲
۵۱۶: ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صالحہ کی فضیلت	
۵۱۷: شوال کے چھ روزوں کے بارے میں	۴۲۳
۵۱۸: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا	۴۲۴

عنوان	صفحہ
۵۱۹: روزہ کی فضیلت کے بارے میں	۴۲۵
۵۲۰: ہمیشہ روزہ رکھنا	۴۲۶
۵۲۱: پے درپے روزے رکھنا	۴۲۷
۵۲۲: عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت	۴۲۸
۵۲۳: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے	
۵۲۴: روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے	۴۲۹
۵۲۵: روزہ دار کو پچھنے لگانے کی اجازت کے متعلق	
۵۲۶: روزوں میں وصال کی کراہت کے متعلق	۴۳۱
۵۲۷: صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا	۴۳۲
۵۲۸: روزہ دار کو دعوت قبول کرنا	۴۳۳
۵۲۹: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے	
۵۳۰: رمضان کی قضاء میں تاخیر کے بارے میں	
۵۳۱: روزہ دار کے ثواب کے متعلق جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں	۴۳۴
۵۳۲: حائضہ روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں	۴۳۵
۵۳۳: روزہ دار کیلئے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے	
۵۳۴: جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے	
۵۳۵: اعتکاف کے بارے میں	۴۳۶
۵۳۶: شب قدر کے بارے میں	۴۳۷
۵۳۷: اسی سے متعلق	۴۳۹
۵۳۸: سردیوں کے روزے کے بیان میں	
۵۳۹: ان لوگوں کا روزہ رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں	
۵۴۰: جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے	۴۴۱
۵۴۱: روزہ دار کے تحفے کے بارے میں	
۵۴۲: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کب ہوتی ہے	
۵۴۳: ایام اعتکاف گزر جانا	۴۴۲
۵۴۴: کیا معتکف اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے یا نہیں؟	۴۴۳
۵۴۵: رمضان میں رات کو نماز پڑھنا	۴۴۴
۵۴۶: روزہ افطار کرانے کی فضیلت کے بارے میں	۴۴۵
۵۴۷: رمضان میں نماز تراویح کی ترغیب اور فضیلت	
ابواب حج	۴۴۷
۵۴۸: مکہ کے حرم ہونا	
۵۴۹: حج اور عمرے کے ثواب کے بارے میں	۴۴۸

عنوان	صفحہ
۵۵۰: ترک حج کی مذمت میں	۴۴۸
۵۵۱: زادراہ اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہو جاتا ہے	۴۴۹
۵۵۲: کتنے حج فرض ہیں	
۵۵۳: نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے	۴۵۰
۵۵۴: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے	۴۵۱
۵۵۵: نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا	۴۵۲
۵۵۶: نبی ﷺ نے کب احرام باندھا	
۵۵۷: حج افراد کے بیان میں	۴۵۳
۵۵۸: حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا	۴۵۴
۵۵۹: تمتع کے بارے میں	
۵۶۰: تلبیہ (لبیک کہنے) کہنا	۴۵۵
۵۶۱: تلبیہ اور قربانی کی فضیلت کے بارے میں	۴۵۷
۵۶۲: تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا	۴۵۸
۵۶۳: احرام باندھتے وقت غسل کرنا	
۵۶۴: آفاقی کے لئے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں	۴۵۹
۵۶۵: محرم "احرام والے" کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں	
۵۶۶: اگر تہبند اور جوتے نہ ہوں تو پاجامہ اور موزے پہن لے	
۵۶۷: جو شخص قمیص یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے	۴۶۰
۵۶۸: محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے	
۵۶۹: محرم کے پچھنے لگانا	۴۶۲
۵۷۰: احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے	
۵۷۱: محرم کو نکاح کی اجازت کے متعلق	۴۶۳
۵۷۲: محرم کو شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں	۴۶۴
۵۷۳: محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے	۴۶۶
۵۷۴: محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے	
۵۷۵: محرم کے لئے بجو کے شکار کا حکم	۴۶۷
۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا	
۵۷۷: نبی اکرم ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے	۴۶۸
۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے	
۵۷۹: بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے	
۵۸۰: طواف کی کیفیت کے بارے میں	۴۶۹
۵۸۱: حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنا	
۵۸۲: حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے	۴۷۰

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۵۸۳: نبی اکرم ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا	۴۷۰	۶۱۷: بکریوں کی تقلید کے بارے میں	
۵۸۴: حجر اسود کو بوسہ دینا		۶۱۸: اگر ہدی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے	۴۹۳
۵۸۵: سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے	۴۷۱	۶۱۹: قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا	
۵۸۶: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا	۴۷۲	۶۲۰: سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں	۴۹۴
۵۸۷: سواری پر طواف کرنا		۶۲۱: بال منڈوانے اور کتروانا	
۵۸۸: طواف کی فضیلت کے بارے میں	۴۷۳	۶۲۲: عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے	۴۹۵
۵۸۹: عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو ''نفل'' پڑھنا		۶۲۳: جو آدمی سر منڈوالے ذبح سے پہلے اور قربانی کرلے کنکریاں	
۵۹۰: طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے	۴۷۴	مارنے سے پہلے	
۵۹۱: ننگے ہو کر طواف کرنا حرام ہے		۶۲۴: احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائے	۴۹۶
۵۹۲: خانہ کعبہ میں داخل ہونا	۴۷۵	۶۲۵: حج میں لبیک کہنا کب ترک کیا جائے	۴۹۷
۵۹۳: کعبہ میں نماز پڑھنا	۴۷۶	۶۲۶: عمرے میں تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے	
۵۹۴: خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا		۶۲۷: رات کو طواف زیارت کرنا	۴۹۸
۵۹۵: حطیم میں نماز پڑھنا		۶۲۸: وادی ابطح میں اترنا	
۵۹۶: حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت	۴۷۷	۶۲۹: باب	۴۹۹
۵۹۷: منیٰ کی طرف جانے اور قیام کرنا	۴۷۸	۶۳۰: لڑکے کے حج کے بارے میں	
۵۹۸: منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے		۶۳۱: بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنا	۵۰۰
۵۹۹: منیٰ میں قصر نماز پڑھنا	۴۷۹	۶۳۲: اسی سے متعلق	۵۰۱
۶۰۰: عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنا		۶۳۳: عمرہ واجب ہے یا نہیں	۵۰۲
۶۰۱: تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے	۴۸۰	۶۳۴: اسی سے متعلق	
۶۰۲: عرفات سے واپسی کے بارے میں	۴۸۲	۶۳۵: عمرے کی فضیلت کے بارے میں	۵۰۳
۶۰۳: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا		۶۳۶: تنعیم سے عمرے کے لئے جانا	
۶۰۴: امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا	۴۸۳	۶۳۷: جعرانہ سے عمرے کے لئے جانا	۵۰۴
۶۰۵: ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا	۴۸۴	۶۳۸: رجب میں عمرہ کرنا	
۶۰۶: باب	۴۸۵	۶۳۹: ذیقعدہ میں عمرہ کرنا	۵۰۵
۶۰۷: مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا	۴۸۶	۶۴۰: رمضان میں عمرہ کرنا	
۶۰۸: چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا	۴۸۷	۶۴۱: جو حج کے لئے لبیک پکارنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جائے	
۶۰۹: زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا		۶۴۲: حج میں شرط لگانا	۵۰۶
۶۱۰: سوار ہو کر کنکریاں مارنا		۶۴۳: اسی سے متعلق	۵۰۷
۶۱۱: کنکریاں کیسے ماری جائیں	۴۸۸	۶۴۴: طواف زیارت کے بعد کسی عورت کو حیض آجانا	
۶۱۲: رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت کے متعلق	۴۸۹	۶۴۵: حائضہ کون کون سے افعال کرسکتی ہے	۵۰۸
۶۱۳: اونٹ اور گائے میں شراکت کے بارے میں		۶۴۶: جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں	
۶۱۴: قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بارے میں	۴۹۰	بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے	۵۰۹
۶۱۵: باب	۴۹۲	۶۴۷: قارن صرف ایک طواف کرے	
۶۱۶: مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا		۶۴۸: مہاجر حج کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے	۵۱۰

عنوان	صفحہ
۶۴۹: حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے	۵۱۱
۶۵۰: محرم کے بارے میں جو احرام میں مرجائے	
۶۵۱: محرم اگر آنکھوں کی تکلیف جائے تو ایلوے کا لیپ کرے	۵۱۲
۶۵۲: اگر محرم احرام کی حالت میں سر منڈا دے تو کیا حکم ہے	
۶۵۳: چرواہوں کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں	۵۱۳
۶۵۴: باب ۵۶۴ تا ۵۰۰	۵۱۴
میت (جنازے) کے ابواب	۵۱۸
۶۶۱: بیماری کے ثواب کے بارے میں	
۶۶۲: مریض کی عیادت کرنا	
۶۶۳: موت کی تمنا کرنا منع ہے	۵۲۰
۶۶۴: مریض کے لئے تعوذ کے بارے میں	۵۲۱
۶۶۵: وصیت کی ترغیب کے بارے میں	
۶۶۶: تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت کے بارے میں	۵۲۲
۶۶۷: حالت نزع میں مریض کو تلقین کرنے اور دعا کرنا	۵۲۳
۶۶۸: موت کی سختی کے بارے میں	۵۲۴
۶۶۹: باب	۵۲۵
۶۷۰: باب	
۶۷۱: کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے	
۶۷۲: صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو	۵۲۶
۶۷۳: میت کو بوسہ دینا	۵۲۷
۶۷۴: میت کو غسل دینا	
۶۷۵: میت کو مشک لگانا	۵۲۸
۶۷۶: میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا	۵۲۹
۶۷۷: کفن کس طرح دینا مستحب ہے	
۶۷۸: باب	۵۳۰
۶۷۹: نبی اکرم ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے	۵۳۱
۶۸۰: اہل میت کے لئے کھانا پکانا	۵۳۲
۶۸۱: مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے	
۶۸۲: نوحہ حرام ہے	
۶۸۳: میت پر بلند آواز سے رونا منع ہے	
۶۸۴: میت پر چلائے بغیر رونا جائز ہے	۵۳۴
۶۸۵: جنازہ کے آگے چلنا	۵۳۵
۶۸۶: جنازہ کے پیچھے چلنا	۵۳۶

عنوان	صفحہ
۶۸۷: جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے	۵۳۷
۶۸۸: جنازے کے پیچھے سواری پر سوار ہو کر جانے کی اجازت	
۶۸۹: جنازہ کو جلدی لے جانا	۵۳۸
۶۹۰: شہدائے احد اور حضرت حمزہؓ کے بارے میں	۵۳۹
۶۹۱: باب ۶۹۱ تا ۶۹۳	۵۴۰
۶۹۴: جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا	۵۴۱
۶۹۵: مصیبت پر صبر کی فضیلت کے بارے میں	
۶۹۶: تکبیرات جنازہ کے بارے میں	۵۴۲
۶۹۷: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے	۵۴۳
۶۹۸: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا	۵۴۴
۶۹۹: نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے شفاعت کے متعلق	۵۴۵
۷۰۰: طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے	۵۴۶
۷۰۱: بچوں کی نماز جنازہ کے بارے میں	۵۴۷
۷۰۲: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد روئے نہ تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے	۵۴۸
۷۰۳: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	
۷۰۴: مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو	
۷۰۵: شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا	۵۴۹
۷۰۶: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	
۷۰۷: نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا	۵۵۰
۷۰۸: نماز جنازہ کی فضیلت کے بارے میں	۵۵۱
۷۰۹: دوسرا باب	
۷۱۰: جنازہ کے لئے کھڑا ہونا	۵۵۲
۷۱۱: جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا	
۷۱۲: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے	۵۵۳
۷۱۳: میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے	
۷۱۴: قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا	۵۵۴
۷۱۵: قبروں کو زمین کے برابر کر دینا	۵۵۵
۷۱۶: قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے	
۷۱۷: قبروں کو پختہ کرنا اور انکے اردگرد اور ان کے اوپر لکھنا حرام ہے	۵۵۶
۷۱۸: قبرستان جانے کی دعا کے بارے میں	
۷۱۹: قبروں کی زیارت کی اجازت کے متعلق	
۷۲۰: عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے	۵۵۷

عنوان	صفحہ
۷۲۱: عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا	۵۵۸
۷۲۲: رات کو دفن کرنا	
۷۲۳: میت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا	۵۵۹
۷۲۴: جس کا بیٹا فوت ہوجائے اس کے ثواب کے بارے میں	
۷۲۵: شہداء کون ہیں	۵۶۱
۷۲۶: طاعون سے بھاگنا منع ہے	
۷۲۷: جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے	۵۶۲
۷۲۸: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ	۵۶۳
۷۲۹: قرض دار کی نماز جنازہ کے بارے میں	
۷۳۰: عذاب قبر کے بارے میں	۵۶۴
۷۳۱: مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر کے بارے میں	۵۶۵
۷۳۲: جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت کے بارے میں	۵۶۶
۷۳۳: جنازہ میں جلدی کرنا	
۷۳۴: تعزیت کی فضیلت کے بارے میں	
۷۳۵: نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا	
۷۳۶: مؤمن کا جی قرض کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کردے	۵۶۷
نکاح کے ابواب	۵۶۸
۷۳۷: نکاح کے باب جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں	
۷۳۸: ترک نکاح کی ممانعت کے متعلق	۵۶۹
۷۳۹: جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو	
۷۴۰: لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں	۵۷۰
۷۴۱: جس عورت سے پیغام نکاح کرے اس کو دیکھنا	۵۷۱
۷۴۲: نکاح کا اعلان کرنا	
۷۴۳: نکاح کرنیوالے کو کیا کہا جائے	۵۷۲
۷۴۴: جب بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے	
۷۴۵: ان وقتوں کے متعلق جن میں نکاح کرنا مستحب ہے	۵۷۳
۷۴۶: ولیمہ کے بارے میں	
۷۴۷: دعوت قبول کرنا	۵۷۴
۷۴۸: اس شخص کے متعلق جو بن بلائے ولیمہ میں جائے	
۷۴۹: کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنا	۵۷۵
۷۵۰: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا	
۷۵۱: بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں	۵۷۸
۷۵۲: خطبہ نکاح کے بارے میں	۵۷۹

عنوان	صفحہ
۷۵۳: کنواری اور بیوہ کی اجازت کے متعلق	۵۸۰
۷۵۴: یتیم لڑکی پر نکاح کے لئے زبردستی صحیح نہیں	۵۸۲
۷۵۵: اگر دو ولی دو مختلف جگہ نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے	
۷۵۶: غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا	۵۸۳
۷۵۷: عورتوں کے مہر کے بارے میں	۵۸۴
۷۵۸: آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا	۵۸۵
۷۵۹: (آزاد کردہ لونڈی سے) نکاح کی فضیلت کے متعلق	
۷۶۰: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس سے صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں	۵۸۶
۷۶۱: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور اس کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کرلے لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے	۵۸۷
۷۶۲: حلالہ کرنے اور کرانے والے کے بارے میں	۵۸۸
۷۶۳: باب نکاح متعہ کے بارے میں	۵۸۹
۷۶۴: نکاح شغار کی ممانعت کے متعلق	۵۹۰
۷۶۵: پھوپھی، خالہ، بھانجی، بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں	۵۹۱
۷۶۶: عقد نکاح کے وقت شرائط کے بارے میں	۵۹۲
۷۶۷: اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے	۵۹۳
۷۶۸: نومسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے	
۷۶۹: وہ شخص جو حاملہ لونڈی خریدے	۵۹۴
۷۷۰: اگر شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں	
۷۷۱: زنا کی اجرت حرام ہے	۵۹۵
۷۷۲: کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے	
۷۷۳: عزل کے بارے میں	۵۹۶
۷۷۴: عزل کی کراہت کے بارے میں	
۷۷۵: کنواری اور بیوہ کے لئے رات کی تقسیم کے بارے میں	۵۹۸
۷۷۶: سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا	
۷۷۷: مشرک میاں بیوی مسلمان ہوجائے تو کیا حکم ہے	۵۹۹
۷۷۸: جو شخص نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہوجائے تو اس کا حکم	۶۰۰
رضاعت (دودھ پلانے) کے ابواب	۶۰۲
۷۷۹: جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رضاعت سے بھی	

عنوان	صفحہ
حرام ہوتے ہیں	
۷۸۰: دودھ مرد کی طرف منسوب ہے	۶۰۳
۷۸۱: ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی	
۷۸۲: رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے	۶۰۴
۷۸۳: رضاعت کی حرمت صرف دو سال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے	۶۰۶
۷۸۴: دودھ پلانے والی کے حق کی ادائیگی کے بارے میں	
۷۸۵: شادی شدہ لونڈی کو آزاد کرنا	
۷۸۶: لڑکا صاحب فراش کے لئے ہے	۶۰۸
۷۸۷: مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آجائے	
۷۸۸: بیوی پر شوہر کے حقوق	۶۰۹
۷۸۹: عورت کے حقوق کے بارے میں جو اس کے خاوند پر ہیں	
۷۹۰: عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے	۶۱۰
۷۹۱: عورتوں کو بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے	۶۱۱
۷۹۲: غیرت کے بارے میں	۶۱۲
۷۹۳: عورت کا اکیلے سفر کرنا صحیح نہیں	
۷۹۴: غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے	۶۱۳
۷۹۵: باب ۷۹۵ تا ۷۹۷	۶۱۴
طلاق اور لعان کے باب	۶۱۵
۷۹۸: طلاق سنت کے بارے میں	
۷۹۹: جو شخص اپنی بیوی کو ''البتہ'' کے لفظ سے طلاق دے	۶۱۶
۸۰۰: عورت سے کہنا کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے	
۸۰۱: بیوی کو طلاق کا اختیار دینا	۶۱۸
۸۰۲: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کا نان نفقہ اور گھر شوہر کے ذمہ نہیں	
۸۰۳: نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی	۶۲۰
۸۰۴: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں	۶۲۱
۸۰۵: کوئی شخص اپنے دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے	۶۲۲
۸۰۶: ہنسی اور مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے	
۸۰۷: خلع کے بارے میں	۶۲۳
۸۰۸: خلع لینے والی عورتوں کے بارے میں	۶۲۴
۸۰۹: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں	
۸۱۰: اس شخص کے بارے میں جس کو باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو	
۸۱۱: عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے	۶۲۵

عنوان	صفحہ
۸۱۲: پاگل کی طلاق کے بارے میں	۶۲۵
۸۱۳: باب	۶۲۶
۸۱۴: وہ حاملہ جو خاوند کی وفات کے بعد جنے	
۸۱۵: جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کے بارے میں	۶۲۸
۸۱۶: جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی	۶۲۹
۸۱۷: کفارہ ظہار کے بارے میں	۶۳۰
۸۱۸: ایلاء عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	
۸۱۹: لعان کے بارے میں	۶۳۱
۸۲۰: جب عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ عدت کہاں گزارے	۶۳۲
خرید و فروخت کے ابواب	۶۳۴
۸۲۱: شبہات کو ترک کرنا	
۸۲۲: سود کھانا	۶۳۵
۸۲۳: جھوٹ اور جھوٹی گواہی دینے کی مذمت کے متعلق	
۸۲۴: تاجروں کو نبی اکرم ﷺ کا ''تجار'' کا خطاب دینا	
۸۲۵: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا	۶۳۶
۸۲۶: صبح سویرے تجارت کے متعلق	۶۳۷
۸۲۷: کسی چیز کی قیمت معینہ مدت تک ادھار کرنا جائز ہے	
۸۲۸: بیع کی شرائط لکھنا	۶۳۹
۸۲۹: ناپ تول کے بارے میں	
۸۳۰: نیلام کے ذریعے خرید و فروخت کے بارے میں	۶۴۰
۸۳۱: مدبر کی بیع کے بارے میں	
۸۳۲: بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت کے بارے میں	۶۴۱
۸۳۳: کوئی شہر کا رہنے والا گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے	
۸۳۴: محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت کے بارے میں	۶۴۳
۸۳۵: پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں	۶۴۴
۸۳۶: حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت کے بیان میں	۶۴۵
۸۳۷: دھوکے کی بیع حرام ہے	
۸۳۸: ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے	۶۴۶
۸۳۹: جو چیز بیچنے والے کے پاس نہ ہو اس کو بیچنا منع ہے	
۸۴۰: حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہیں	۶۴۸
۸۴۱: جانور کے عوض جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں	۶۴۹
۸۴۲: دو غلاموں کے بدلے میں ایک غلام خریدنا	
۸۴۳: گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنے کا جواز اور کمی بیشی کا عدم جواز	۶۵۰

عنوان	صفحہ
٨٤٤: بیع صرف کے بارے میں	٦٥١
٨٤٥: پیوندکاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی بیع کے بارے میں	٦٥٣
٨٤٦: بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے	٦٥٤
٨٤٧: باب	٦٥٥
٨٤٨: جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے	٦٥٦
٨٤٩: دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع کے بارے میں	
٨٥٠: جانور بیچتے وقت سواری کی شرط لگانا	٦٥٧
٨٥١: رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا	
٨٥٢: ایسا ہار خریدنا جس میں سونے اور ہیرے ہوں	
٨٥٣: غلام یا باندی آزاد کرتے ہوئے ولاء کی شرط کی ممانعت	٦٥٨
٨٥٤: باب	٦٥٩
٨٥٥: مکاتب کے پاس ادائیگی کے لئے مال ہو تو کیا حکم ہے	٦٦٠
٨٥٦: کوئی شخص مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے	٦٦١
٨٥٧: مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لئے نہ دے	
٨٥٨: باب	٦٦٢
٨٥٩: مستعار چیز کا واپس کرنا ضروری ہے	
٨٦٠: غلے کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں	٦٦٣
٨٦١: دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت کرنا	٦٦٤
٨٦٢: جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال غصب کرنا	
٨٦٣: اگر خریدنے اور فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے	٦٦٥
٨٦٤: ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنا	
٨٦٥: نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت	٦٦٦
٨٦٦: کتے کی قیمت کے بارے میں	٦٦٧
٨٦٧: پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں	
٨٦٨: باب پچھنے لگانے والے کی اجرت کے جواز میں	٦٦٨
٨٦٩: کتے اور بلی کی قیمت لینا حرام ہے	
٨٧٠: باب	٦٦٩
٨٧١: گانے والی لونڈیوں کی فروخت حرام ہے	
٨٧٢: ماں اور اس کے بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے	
٨٧٣: غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا	٦٧٠
٨٧٤: راہ گزرنے والے کے لئے راستے کے پھل کھانے کی اجازت کے بارے میں	٦٧١
٨٧٥: خرید وفروخت میں استثناء کی ممانعت کے بارے میں	
٨٧٦: غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے	٦٧٢
٨٧٧: اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے	٦٧٣
٨٧٨: شراب بیچنے کی ممانعت کے بارے میں	
٨٧٩: جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ نکالنے کے متعلق	٦٧٥
٨٨٠: جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنا	
٨٨١: کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا ممنوع ہے	٦٧٦
٨٨٢: بیع عرایا اور اس کی اجازت کے متعلق	
٨٨٣: دلالی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے	
٨٨٤: تولتے وقت جھکاؤ رکھنا	٦٧٨
٨٨٥: تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی میں مہلت دینے اور نرمی کرنا	٦٧٩
٨٨٦: مالدار کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے	
٨٨٧: بیع منابذہ اور ملامسہ کے بارے میں	٦٨٠
٨٨٨: غلہ اور کھجور میں بیع سلم کے بارے میں	٦٨١
٨٨٩: مشترکہ زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم	
٨٩٠: بیع مخابرہ اور معاومہ کے بارے میں	
٨٩١: باب	٦٨٢
٨٩٢: بیع میں دھوکہ دینا حرام ہے	
٨٩٣: اونٹ یا کوئی جانور قرض لینا	٦٨٣
٨٩٤: باب	٦٨٤
٨٩٥: مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت کے بارے میں	٦٨٥
حکومت اور قضاء کے بارے میں	٦٨٦
٨٩٦: قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث	
٨٩٧: قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی	٦٨٧
٨٩٨: قاضی کیسے فیصلے کرے	
٨٩٩: عادل امام کے بارے میں	٨٩٩
٩٠٠: قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک فریقین کے بیانات نہ سن لے	
٩٠١: رعایا کی خبر گیری کے بارے میں	٦٨٩
٩٠٢: قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے	
٩٠٣: امراء کو تحفے دینا	٦٩٠
٩٠٤: مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والے کے متعلق	
٩٠٥: تحفہ اور دعوت قبول کرنا	٦٩١
٩٠٦: اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جائز نہیں	۶۹۱	۹۳۷: باب	۷۱۴
۹۰۷: مدعی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے	۶۹۲		
۹۰۸: ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا	۶۹۳		
۹۰۹: مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا	۶۹۴		
۹۱۰: عمر بھر کے لئے کوئی چیز ھبہ کرنا	۶۹۵		
۹۱۱: رقبیٰ کے بارے میں	۶۹۶		
۹۱۲: لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث	۶۹۷		
۹۱۳: پڑوسی کی دیوار پر لکڑی رکھنا			
۹۱۴: قسم دلانے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے			
۹۱۵: اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے	۶۹۸		
۹۱۶: والدین کی جدائی کے وقت بچے کو اختیار دیا جائے			
۹۱۷: باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے	۶۹۹		
۹۱۸: کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو کیا حکم ہے؟			
۹۱۹: مرد وعورت کب بالغ ہوتے ہیں	۷۰۰		
۹۲۰: جو شخص اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرے	۷۰۱		
۹۲۱: دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی دینے سے متعلق جن میں سے ایک کا کھیت اونچا اور دوسرے کا کھیت پست ہو			
۹۲۲: جو شخص موت کے وقت اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کردے اوران کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو	۷۰۲		
۹۲۳: اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غلامی میں آجائے	۷۰۳		
۹۲۴: کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرنا	۷۰۴		
۹۲۵: اولاد کو ہبہ کرتے وقت برابری قائم رکھنا	۷۰۵		
۹۲۶: شفعہ کے بارے میں			
۹۲۷: غائب کے لئے شفعہ کے بارے میں			
۹۲۸: جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ نہیں	۷۰۶		
۹۲۹: ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے	۷۰۷		
۹۳۰: گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ یا بکری کے بارے میں	۷۰۸		
۹۳۱: وقف کے بارے میں	۷۱۰		
۹۳۲: اگر حیوان کسی کو زخمی کردے تو اس کا قصاص نہیں	۷۱۱		
۹۳۳: بنجر زمین کو آباد کرنا	۷۱۲		
۹۳۴: جاگیر دینا	۷۱۳		
۹۳۵: درخت لگانے کی فضیلت کے بارے میں			
۹۳۶: باب کھیتی باڑی کرنا	۷۱۴		

اَبْوَ ابُ الزَّکٰوۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

ابوابِ زکوٰۃ جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۴۲۸: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فِی مَنْعِ الزَّکٰوۃِ مِنَ التَّشْدِیْدِ

۵۹۶: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ نَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ جَالِسٌ فِی ظِلِّ الْکَعْبَةِ قَالَ فَرَاٰنِیْ مُقْبِلاً فَقَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَالِیْ لَعَلَّهٗ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ھُمُ الْاَ کْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَحَثٰی بَیْنَ یَدَیْهِ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلاً اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَیْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلُهٗ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَةِ وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ وَعَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ذَرٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاسْمُ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدَبُ بْنُ السَّکَنِ وَ یُقَالُ ابْنُ جُنَادَةَ.

۴۲۸: باب زکوٰۃ نہ دینے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید

۵۹۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں! میں نے سوچا کیا ہوگیا۔ شائد میرے متعلق کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ فدا ہوں یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں ۔فرمایا! وہ مالدار لوگ ہیں مگر جس نے ایسے ایسے اور ایسے دیا پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے لپ بنا کر دائیں بائیں اور سامنے کیا طرف اشارہ کی پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص مرتے وقت اونٹ گائے وغیرہ بغیر زکوٰۃ کے چھوڑ جاتا ہے قیامت کے دن یہی جانور اس سے زیادہ طاقتور اور موٹا ہوکر آئے گا اور اس کو اپنے کھروں تلے روندتے اور سینگ مارتے ہوئے گزر جائے گا۔ جب وہ گزر جائے گا تو پچھلا جانور لوٹے گا اور اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں ۔اس باب میں حضرت ابوہریرۃؓ سے بھی اسی کی مثل بروایت مروی ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے۔قبیصہ بن ہلب اپنے والد وہ جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی روایت کرتے ہیں ۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوذرؓ حسن صحیح ہے۔ابوذرؓ کا نام جندب بن سکن ہے انہیں ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَصْحَابُ عَشْرَةِ الْاٰفٍ.

۵۹۷: ہم سے روایت کی عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے۔ انہوں نے کہا کہ "اَكْثَرُوْنَ" یعنی مالدار سے مراد دس ہزار والے ہیں (یعنی سکہ رائج الوقت جیسے روپیہ، ریال، درہم)

خلاصۃ الباب: لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی ''طہارت و پاکیزگی'' کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے زکوٰۃ کی فرضیت تو ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ ہی میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا نیز اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی مدینہ طیبہ میں نصاب وغیرہ کی تحدید حافظ ابن حجرؒ کی تحقیق کے مطابق ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے ہوئی واللہ اعلم۔ اس حدیث شریف میں زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود جو شخص ادا نہ کرے اس کو وعید سنائی ہے اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اُس نے اُس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اُس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گی جس کی انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں (جس سانپ میں یہ دو باتیں پائی جائیں وہ انتہائی زہریلہ سمجھا جاتا ہے) پھر وہ سانپ اُس (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل) کے گلے کا طوق بنا دیا جائیگا (یعنی اس کے گلے میں لپٹ جائے گا) پھر اُس کی دونوں باچھیں پکڑے گا (اور کاٹے گا) اور کہے گا کہ میں تیری دولت ہوں میں تیرا خزانہ ہوں یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سورۃ اٰل عمران رکوع ۱۹ کی آیت تلاوت فرمائی۔

۴۲۹: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

۴۲۹: باب زکوٰۃ کی ادائیگی سے کا فرض ادا ہونا

۵۹۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ اَنَّهُ ذَكَرَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَتَطَوَّعَ وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْبَصْرِيُّ.

۵۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زکوٰۃ کا تذکرہ فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تم خوشی سے صدقہ دینا چاہو۔ ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ بصری ہے۔

۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

۵۹۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی

عَبْدُالْحَمِيْدِ الْكُوْفِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَبْتَدِئَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَ نَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنْ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا

عقلمند دیہاتی نبی اکرم ﷺ سے سوال پوچھے تو ہم بھی وہاں موجود ہوں۔ ہم اس خیال میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور آپ ﷺ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ ﷺ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا قسم ہے اس رب کی جس نے آسمانوں کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو گاڑا۔ کیا اللہ ہی نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا آپ ﷺ کا قاصد کہتا ہے آپ ﷺ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض بتاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ ﷺ کو اس کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ ہم پر ہر سال ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اعرابی نے کہا: آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمارے اموال پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اعرابی نے کہا اس پروردگار کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا کیا اس کا حکم بھی اللہ نے دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ ہم میں سے جو صاحب استطاعت ہو اس کے لئے بیت اللہ کا حج فرض قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو رسول بنایا، کیا یہ حکم بھی اللہ نے دیا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پھر اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی اس سے زیادہ کروں گا۔ پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اعرابی سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

الْوَجْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِقْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْقِرَاءَةَ عَلَى الْعَالِمِ وَالْعَرْضَ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ الْاَعْرَابِيَّ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَقَرَّبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

اس سند سے حسن ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ بعض محدثین اس حدیث سے یہ حکم مستنبط کرتے ہیں کہ استاد کے سامنے پڑھنا اور پیش کرنا سماع ہی کی طرح جائز ہے۔ ان کی دلیل اعرابی کی یہ حدیث ہے کہ اس نے آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا جس پر آپ ﷺ نے اقرار کیا۔

۴۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

۴۳۰: باب سونے اور چاندی پر زکوٰۃ

۶۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ وَ اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِيْ صَحِيْحٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ عَنْهُمَا جَمِيْعًا.

۶۰۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے (خدمت کے) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی پس تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو۔ چالیس درہموں میں ایک درہم ہے۔ پھر مجھے ایک سو نوے (۱۹۰) درہم میں سے زکوٰۃ نہیں چاہیے۔ ہاں اگر دو سو (درہم) ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے۔ اس باب میں ابوبکر صدیقؓ اور عمرو بن حزمؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اعمش اور ابوعوانہ وغیرہ، ابواسحٰق سے وہ حارث سے وہ عاصم بن ضمرہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی راوی بھی ابواسحٰق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میرے نزدیک دونوں صحیح ہیں۔ ممکن ہے کہ ابواسحٰق دونوں سے روایت کرتے ہوں۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے پھر اکثر علماء ہند کے نزدیک دو سو درہم ساڑھے باون تولہ چاندی مساوی ہیں اور ایک درہم تین ماشہ ایک رتی اور ایک پانچ رتی (ایک رتی کا پانچواں حصہ) کے مساوی ہے الحاصل دو سو درہم سے کم مال پر زکوٰۃ نہیں البتہ جب دو سو درہم ہو جائیں تو اس میں پانچ درہم واجب ہونگے پھر دو سو سے زائد پر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کچھ واجب نہیں البتہ جب دو سو درہم چالیس درہم سے زیادہ ہو جائیں تو اس وقت ایک درہم اور واجب ہوگا یعنی دو سو انتالیس پر بھی پانچ درہم واجب ہونگے اس کے برعکس امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دو سو درہم سے زائد میں بھی اسی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

۴۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي زَكٰوةِ الْاِ بِلِ وَالْغَنَمِ

۶۰۱: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْهَرَوِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ اِلٰى عُمَّالِهٖ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهٗ بِسَيْفِهٖ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَ عُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ فِيْهِ فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَ فِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِيَاهٍ وَفِيْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِيْ خَمْسٍ وَ عِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَ ثَلٰثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَ اَرْبَعِيْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَازَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِي الشَّاءِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَازَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَاكَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَّمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ ثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ

۴۳۱: باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

۶۰۱: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب زکوٰۃ لکھوائی لیکن ابھی اپنے عمال کو بھیج نہ پائے تھے کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار کے پاس رکھ دیا تھا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک ۔ اس میں یہ تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں اونٹ کا ایک سال کا بچہ، پینتیس (۳۵) سے پینتالیس (۴۵) تک دو سال کی اونٹنی ۔ پینتالیس سے ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی۔ ساٹھ سے پچھتر تک چار سال کی اونٹنی۔ اگر اس سے زیادہ ہوں تو نوے تک دو سال کی دو اونٹنیاں ، اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک سو بیس (۱۲۰) اونٹوں تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں۔ اور اگر ایک سو بیس سے بھی زیادہ ہوں۔ تو ہر پچاس اونٹوں پر ایک تین سال کی اونٹنی اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ ہے۔ جب کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں پھر ایک سو بیس سے دو سو بکریوں تک دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور ہر سو (۱۰۰) بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں تو سو (۱۰۰) تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔ پھر متفرق اشخاص کی بکریاں یا اونٹ جمع نہ کئے جائیں ۔ اور اسی طرح کسی ایک شخص کی متفرق نہ کی جائیں تا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنی پڑے۔ اور اگر ان میں دو شریک ہوں تو آپس میں برابر تقسیم کر لیں اور زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار جانور نہ لیا جائے۔ زہری کہتے ہیں کہ جب زکوٰۃ لینے والا (عامل) آئے تو بکریوں کو تین حصوں (یعنی اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ میں) تقسیم کرے اور وصول کرتے وقت اوسط درجے سے زکوٰۃ وصول کرے۔ زہری نے گائے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

وَبَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَقَدْ رَوٰی يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَرْ فَعُوْهُ وَاِنَّمَا رَفَعَهٗ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ۔

اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے، ابوذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن ہے اور عام فقہا کا اس پر عمل ہے۔ یونس بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے زہری سے بحوالہ سالم موقوفاً روایت کیا ہے اور سفیان بن حسین نے مرفوع روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے مذہب کی دلیل ہے یعنی کہ اس عدد میں جتنی اربعینات (چالیس) ہوں اتنی بنت لبون (دو سالہ) اور جتنی خمینات (پچاس) ہوں اتنے حقے واجب ہونگے مثلاً ایک سو بیس تک باتفاق دو حقے تھے اب ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہو جائیں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اربعینات ہیں (تین چالیس) پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک حِقہ واجب ہوگا کیونکہ یہ عدد دو اربعینات اور ایک خمینات پر مشتمل ہے اور ایک سو پچاس پر تین حِقے واجب ہونگے علیٰ ھذا القیاس ہر دس پر فریضہ تبدیل ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک انکے برخلاف یہ ہے کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے اس کے استیناف نیا فریضہ ناقص ہو یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو چالیس پر دو حِقے اور چار بکریاں ہوں گی اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حِقے واجب ہونگے اس کے بعد استیناف کامل ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو ستر پر تین حقے اور چار بکریاں واجب ہوں گی۔ حنفیہ کا استدلال حضرت عمرو بن حزمؓ کے صحیفہ سے ہے۔ طحاویؒ اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں حضرت علیؓ کے آثار اور حضرت ابن مسعودؓ کے آثار مروی ہیں پھر خاص طور سے حضرت علیؓ کا اثر اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ صحیحین کی روایت کے مطابق ان کے پاس احادیث نبوی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا ایک صحیفہ موجود تھا جو ان کی تلوار کی قراب (نیام) میں رہتا تھا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسرے امور کے علاوہ اونٹوں کی عمروں کے احکام بھی لکھوائے تھے لہٰذا ظاہر یہی ہے کہ ان کی بیان کردہ تفصیل اسی صحیفہ کے مطابق ہوگی جہاں تک حدیث کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزمؓ کی روایت مفصل ہے لہٰذا مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف ائمہ ثلاثہ اور حنفیہ کے درمیان یہ ہے کہ اگر کوئی مال دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو زکوٰۃ ہر شخص کے الگ الگ حصے پر نہیں بلکہ مجموعے پر واجب ہوتی ہے مثلاً اگر اسّی بکریاں دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہیں تو ایک بکری دونوں پر واجب ہوگی بشرطیکہ دونوں شخص مال کی ملکیت میں شریک اور مال دونوں میں مشترک ہو اس کا نام خلطۃ الشیوعی ہے۔ دوسری صورت یہ کہ دونوں اشخاص مال کی ملکیتوں میں تو باہم شریک نہ ہوں بلکہ دونوں کی ملکیت جدا جدا ہوں لیکن دونوں کا باڑا ایک ہو چرواہا، چراگاہ، دودھ دوہنے والا، بیاجنے والا نہر ایک ہو۔ اس کا نام خلطۃ الجوار ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں پر الگ الگ زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی اسّی بکریوں میں ہر ہر شخص پر ایک ایک بکری ہوگی، تفصیل کیلئے علماء سے رجوع کیا جائے۔

۴۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۴۳۲: باب گائے، بیل کی زکوٰۃ

۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارِبِیُّ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ

۶۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الْاَشَجُّ قَالَا نَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِیْ ثَلٰثِیْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِیْعٌ اَوْ تَبِیْعَةٌ وَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةٌ وَ فِی الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰکَذَا رَوٰی عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَیْفٍ وَ عَبْدُالسَّلَامِ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوٰی شَرِیْکٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْهِ.

علیہ نے فرمایا تیس گائے (یا بیل) پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا ہے اور ہر چالیس گائے (یا بیل) پر دو سال کی گائے ہے۔ اس باب میں معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبدالسلام بن حرب نے بھی خصیف سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالسلام ثقہ اور حافظ ہیں۔ شریک اس حدیث کو خصیف سے وہ ابوعبیدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۶۰۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ بَقَرَةً تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَةً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْعِدْلَهٗ مَعَافِرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ وَ هٰذَا اَصَحُّ.

۶۰۳: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم علیہ نے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ تیس گائے پر ایک سال کی گائے یا بیل اور چالیس پر دو سال کی گائے زکوٰۃ لوں اور پھر ہر جوان آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے (جزیہ کے طور پر) لوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے اور وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا زکوٰۃ لینے کا......الخ۔ یہ حدیث اصح ہے۔

۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عُبَیْدَةَ هَلْ تَذْکُرُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ شَیْئًا قَالَ لَا.

۶۰۴۔ ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر انہوں نے شعبہ انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ آپ کو عبداللہ کی کچھ باتیں یاد ہیں فرمایا نہیں۔

۴۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَخْذِ خِیَارِ الْمَالِ فِی الصَّدَقَةِ

۴۳۳: باب زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے

۶۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ نَا زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ الْمَکِّیُّ نَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَهْلَ کِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ

۶۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا! تم اہل کتاب کی ایک قوم پر سے گزرو گے لہٰذا تم انہیں دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اسے قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان

رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِيَّاکَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهٗ نَافِذٌ.

پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بھی قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے اموال پر بھی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جاتی ہے اگر وہ لوگ اسے بھی قبول کر لیں تو تم ان کے بہترین مال میں سے زکوٰۃ لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو معبد، ابن عباسؓ کے مولیٰ ہیں انکا نام نافذ ہے۔

۴۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَدَقَةِ وَالزَّرْعِ وَالثَّمَرِ وَالْحُبُوْبِ

۴۳۴: باب کھیتی پھلوں اور غلّے کی زکوٰۃ

۶۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْ مَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۶۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اس طرح پانچ اوقیہ[1] (ساڑھے باون تولہ چاندی) چاندی سے کم پر اور پانچ وسق[2] (ساٹھ صاع) سے کم غلے پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ وَ شُعْبَةُ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَخَمْسَةُ

۶۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہؓ اور مالک بن انسؓ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے عبدالعزیز کی عمرو بن یحییٰ سے مروی حدیث کے مثل۔ اور یہ انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پانچ اوسق سے کم غلے وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ اوسق تین سو صاع ہوئے۔ نبی

[1] پانچ اوقیہ چاندی تقریباً ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

[2] اوسق وسق کی جمع ہے اس پیمانہ کی مقدار ساٹھ صاع ہوتی ہے اور پانچ وسق تقریباً (۲۵) پچیس من کا ہوتا ہے۔ (مترجم)۔

اَوْ سُقِ ثَلٰثُ مِائَةِ صَاعٍ وَصَاعُ اَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةُ اَرْطَالٍ وَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَالْاُوْقِيَةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَخَمْسُ اَوَاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ يَعْنِي لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ فَاِذَابَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ وَفِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ شَاةٌ۔

اکرم ﷺ کا صاع پانچ اور ایک تہائی رطل کا ہے (یعنی 3÷1×5) اوراہل کوفہ کا صاع آٹھ رطل کا ہےاور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ۔اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دوسودرہم ہوئے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب پچیس اونٹ ہوجائیں تو ایک سال کی اونٹنی اور اگراس سے کم ہوں تو ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

خلاصة الباب: امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زرعی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ اس کی ہر قلیل وکثیر مقدار پر عشر واجب ہے امام صاحب دلیل اولاً قرآنی آیت ہے (وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ) سورہ انعام آیت ۱۴۱) اس زرعی پیداوار پر جس حق کا ذکر کیا گیا ہے وہ مطلق ہے اس میں قلیل وکثیر کی کوئی تفریق نہیں ۔دوسری دلیل بخاری کی حدیث ہے جہاں تک حدیث کا تعلق ہے اس حدیث میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہ اُس زرعی پیداوار کا بیان ہے جو تجارت کے لئے حاصل کی گئی ہو اس کی پیداوار جب دوسودرہم کی قیمت کو پہنچ جائے اُس زمانہ میں چونکہ پانچ وسق دوسودرہم کے مساوی ہوتے تھے اس لئے پانچ وسق کو نصاب مقرر کیا گیا۔

۴۳۵: بَابُ مَاجَاءَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ

۴۳۵: باب گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ نہیں

۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهٖ وَلَا فِي عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَلِيٍّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الرَّقِيقِ اِذَا كَانُوْا لِلْخِدْمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنُوْا لِلتِّجَارَةِ فَاِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ فَفِي اَثْمَانِهِمُ الزَّكٰوةُ اِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ۔

۶۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام پر زکوٰۃ نہیں ۔اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لئے رکھے ہوئے غلاموں پر زکوٰۃ نہیں ۔البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان پر سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمتوں پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔

خلاصة الباب: ائمہ ثلاثہ کے نزدیک گھوڑوں پر جو کہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ نہیں ہے ان کی دلیل حدیث باب ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے ان کی دلیل صحیح مسلم شریف میں ہے۔ نیز حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے پر ایک دینار وصول فرمایا کرتے تھے چنانچہ

امام صاحبؒ کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہے۔

۴۳۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْعَسَلِ

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ نَا عَمْرُوبْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ التِّنِّیْسِیُّ عَنْ صَدَقَۃَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ مُوْسَی بْنِ یَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشْرَۃِ اَزْقٍ زِقٌّ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَیَّارَۃَ الْمُتَعِیِّ وَ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ فِیْ اِسْنَادِہٖ مَقَالٌ وَلَا یَصِحُّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ کَبِیْرُ شَیْءٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَ قَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَیْسَ فِی الْعَسَلِ شَیْءٌ.

۴۳۶: باب شہد کی زکوٰۃ

۶۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سیارہ متعی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی وجہ سے احناف امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے۔ جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر نہیں۔

۴۳۷: بَابُ مَاجَاءَ لَا زَکٰوۃَ عَلَی الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ

۶۱۰: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا ھَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِیُّ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَکٰوۃَ عَلَیْہِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَرَّاءَ بِنْتِ نَبْھَانَ.

۴۳۷: باب مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں جب اس پر سال نہ گزر جائے

۶۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں سراء بنت نبہان سے بھی روایت ہے۔

۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ نَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَکٰوۃَ فِیْہِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّہٖ وَھٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَرَوَاہُ اَیُّوْبُ وَعُبَیْدُاللّٰہِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ

۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زکوٰۃ کا نصاب مکمل ہونے کے بعد مال پایا اس پر اللہ کے نزدیک ایک سال مکمل ہونے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی حدیث سے اصح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اسے ایوب، عبیداللہ اور کئی حضرات بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی

بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ لَا زَكٰوةَ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ مَالٌ تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنِ اسْتَفَادَ مَالًا قَبْلَ اَنْ يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَاِنَّهٗ يُزَكِّي الْمَالَ الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِيْ وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ۔

اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ انہیں احمد بن حنبلؒ اور علی بن مدینی اور کئی دوسرے علماء نے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہیں۔ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمد بن حنبلؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگر مال زکوٰۃ پر سال پورا ہونے سے پہلے کچھ اور مال حاصل ہوگیا تو پہلے مال کیساتھ نئے مال کی زکوٰۃ بھی دینی پڑے گی۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الباب: مال مستفاد اصطلاح شریعت میں اُس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ مکمل ہو جانے کے بعد درمیان سال میں حاصل ہوا ہو اس کی کئی صورتیں ہیں۔ ۱۔ پہلے سونا چاندی بقدر نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ اونٹ آگئے اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے حاصل ہونے والے مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا سال الگ الگ شمار کیا جائے گا کیونکہ ان دونوں مالوں کی جنس ایک نہیں ہے اگر دونوں مال ایک جنس میں سے ہوں اور حاصل ہونے والا مال پہلے مال کی بڑھوتری ہے مثلاً پہلے مال تجارت تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا تو اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے مال کو ملایا جائے گا اور دونوں کا سال ایک شمار کیا جائے گا اور پہلے مال پر سال گذرنے پر دونوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۴۳۸: بَابُ مَاجَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ

۴۳۸: باب مسلمانوں پر جزیہ نہیں

۶۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَكْثَمَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظِبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ۔

۶۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جگہ دو قبلے والوں کا رہنا ٹھیک نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

۶۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَجَدِّ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْرُوِيَ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظِبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ

۶۱۳: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے اوپر کی حدیث مثل۔ اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبیداللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابن

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلاً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّصْرَانِيَّ اِذَا اَسْلَمَ وُضِعَتْ عَنْهُ جِزْيَةُ رَقَبَتِهٖ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةُ عُشُوْرٍ اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ جِزْيَةَ الرَّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يُفَسِّرُ هٰذَا حَيْثُ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ.

عباسؓ کی حدیث قابوس بن ابوظبیان سے اور وہ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی نصرانی اسلام قبول کر لے تو اس سے جزیہ معاف ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ مسلمانوں پر جزیہ عشور نہیں ''اس سے مراد جزیہ ہی ہے'' اس حدیث سے اس کی تفسیر ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا عشور یہود و نصاریٰ کیلئے ہی مسلمانوں کے لئے نہیں۔

خلاصۃ الباب: یہ حکم جزیرہ عرب کے ساتھ مختص ہے لہٰذا ایسے تمام افراد جن کا قبلہ مسلمانوں کے قبلہ سے مختلف ہے ان کو جزیرہ عرب میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے یہود کو جزیرۂ عرب سے نکال دیا تھا تفصیل کیلئے بخاری ج ا ص ۲۲۶ اور معارف السنن للعلامہ البنوریؒ۔

۴۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

۴۳۹: باب زیور کی زکوٰۃ

۶۱۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنِ ابْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

۶۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے عورتو! صدقہ کرو اگر چہ اپنے زیورات ہی سے دو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

۶۱۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاوَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللهِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهِمَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ وَالصَّحِيْحُ اِنَّمَا هُوَ عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةً فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةَ

۶۱۵: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہ ابووائل عمرو بن حارث جو عبداللہ کی بیوی زینب کے بھتیجے ہیں زینب سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے اصح ہے۔ ابومعاویہ کو حدیث میں وہم ہوگیا ہے پس وہ کہتے ہیں ''عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ'' جب کہ صحیح یہ ہے ''عَمْرُوبْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَخِيْ زَيْنَبَ'' اور عمرو بن شعیب سے بھی مروی ہے وہ اپنے والد اور ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیور میں زکوٰۃ تجویز کی۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؒ کہتے ہیں کہ زیور مین زکوٰۃ ہے جو سونے

مَا كَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ وَ بِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَوَعَآئِشَةَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

اور چاندی کا ہو۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارکؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور اسی طرح بعض فقہاء تابعینؒ سے بھی مروی ہے اور مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ اَتَتَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهٗ فَقَالَتَالَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَازَكٰوتَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْرَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَاالْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْءٌ.

۶۱۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو مثنی بن صباح نے بھی عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث حنفیہ کے مسلک کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے استعمالی زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے بعض دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نہیں۔

۴۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي زَكٰوةِ الْخَضْرَاوَاتِ

۴۴۰: باب سبزیوں کی زکوٰۃ

۶۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَهِيَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَلَيْسَ يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْءٌ وَاِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

۶۱۷: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ سبزیوں یعنی ترکاریوں وغیرہ کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کچھ نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور یہ روایت موسیٰ بن طلحہ سے مرسلاً مروی ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سبزیوں (ترکاری)

مُرْسَلاً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ وَ تَرَكَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.

پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ حسن وہ ابن عمارہ ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبداللہ بن مبارک نے ان سے روایت لینا چھوڑ دیا۔

۴۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالْاَنْهَارِ وَغَيْرِهٖ

۴۴۱: باب نہری زمین کی کھیتی پر زکوٰۃ

۶۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْمُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ عَاصِمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ نَاالْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُكَيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلاً وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي هٰذَاالْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ.

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھیتی بارش کے پانی یا چشموں (نہروں) کے پانی سے سیراب کی جائے اس کا دسواں حصہ اور جسے جانوروں (یا رہٹ اور ٹیوب ویل وغیرہ) سے پانی دیا جائے اس کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث صحیح ہے اور اسی پر اکثر فقہاء کا عمل ہے۔

۶۱۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ سَنَّ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۱۹: سالم اپنے والد اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری[1] زمین میں دسواں حصہ مقرر فرمایا اور جس زمین کو ڈول وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ مقرر فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيْمِ

۴۴۲: باب یتیم کے مال کی زکوٰۃ

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ

۶۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل

[1] عشری زمین سے مراد وہ اشجار یا فصلیں ہیں جو پانی کے کنارے ہوتے ہیں انہیں پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود ہی اپنی جڑوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔

مُوْسٰى نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنَّى ابْنَ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَرَاٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةً مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا وَاهٍ وَمَنْ ضَعَّفَهٗ فَاِنَّمَا ضَعَّفَهٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّهٗ يُحَدِّثُ مِنْ صَحِيْفَةِ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَمَّا اَكْثَرُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فَيَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَيُثْبِتُوْنَهٗ مِنْهُمْ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَغَيْرُهُمَا.

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا جو کسی مالدار یتیم کا والی ہو تو اسے چاہئے کہ اس مال سے تجارت کرتا رہے اور یوں ہی نہ چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ دیتے دیتے اس کا مال ختم ہو جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے خطبہ پڑھا.....الخ اور پھر یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ کئی صحابہ کرامؓ کے نزدیک یتیم کے مال پر زکوٰۃ ہے ان صحابہ کرام میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ شامل ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ عمرو بن شعیب، عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاصی ہیں۔ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے احادیث سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں کلام کیا ہے اور فرمایا وہ ہمارے نزدیک ضعیف ہیں۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) جس نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے اس کے نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اکثر علماء محدثین عمرو بن شعیب کی حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہیں جن میں احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں۔

خلاصة الابواب: (۱) اس حدیث سے استدلال کر کے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور صاحبین یہ کہتے ہیں کہ ترکاری وغیرہ پر عشر واجب نہیں ان کے نزدیک عشر صرف ان چیزوں پر ہے جو سڑنے والی نہ ہو۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ عشر واجب ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ عامل کی جانب سے مطالبہ نہیں ہوگا۔ (۲)۔ حدیث باب کی بنا پر ائمہ ثلاثہ اس بات کے قائل ہیں کہ یتیم نابالغ کے مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں بچے کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ان کا استدلال سنن نسائی اور ابوداؤد وغیرہ کی مرفوع روایت سے ہے جس طرح نابالغ پر نماز وغیرہ دوسرے عبادات واجب نہیں ہیں اس طرح زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔

۴۴۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْعَجْمَاءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ

۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيسٰی هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۴۳: باب حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے

۶۲۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیوان کے کسی کو زخمی کرنے پر اور کسی کے کنویں یا کان میں گر کر زخمی یا ہلاک ہونے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔ اس باب میں انس بن مالکؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبادہ بن صامتؓ، عمرو بن عوفؓ مزنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ''عجماء'' کے معنی حیوان اور ''جبار'' کے معنی ہدر (معاف) ہیں (۱) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی حیوان کسی کو زخمی کر دے تو یہ زخم معاف ہے اور اس کی دیت کسی پر واجب نہ ہوگی لیکن یہ حکم اس وقت ہے جبکہ حیوان کے ساتھ کوئی ہانکنے والا نہ ہو اور اگر کوئی اس کو چلانے والا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ زخمی کرنے میں اس کی غلطی اور غفلت کو دخل ہے تو ضمان و دیت اس چلانے والے پر ہوگی اور موجودہ دور میں موٹروں وغیرہ کا حکم یہی ہے (۲) اگر کوئی شخص کسی کی کان میں گر کر ہلاک ہو جائے یا اس کو کوئی زخم آ جائے تو اس کا خون ہدر (معاف ہے) (۳) رکاز لغت میں مرکوز کے معنی میں ہے اور ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین میں دفن کی گئی ہو چنانچہ اگر کسی شخص کو کہیں سے مدفون خزانہ ہاتھ آ جائے تو بالاتفاق۔ اس کا خمس ۱/۵ بیت المال کو دینا واجب ہے۔

فائدہ: اسلام نے مقادیر زکوٰۃ کی تعیین میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ جس مال کے حصول میں جتنی دشواری ہو اس پر زکوٰۃ اتنی ہی کم واجب ہو چنانچہ سب سے زیادہ آسانی سے مال مدفون حاصل ہوتا ہے لہٰذا اس پر سب سے زیادہ شرح عائد کی گئی ہے پھر اس سے کچھ زیادہ مشقت اس زرعی پیداوار کے حصول میں ہوتی ہے چنانچہ اس پر اس سے کم شرح یعنی عشر لگایا گیا۔

۴۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْخَرْصِ

۶۲۲: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ يَقُولُ جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ اِلٰی مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَتَّابِ

۴۴۴: باب غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا

۶۲۲: حبیب بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مسعود بن نیار سے نقل کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی چیز کا اندازہ لگالو تو اسے لے لو اور تیسرا حصہ چھوڑ دو۔ اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا و عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ

بْنِ اَسِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِى الْخَرْصِ وَبِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَاَحْمَدُ وَالْخَرْصُ اِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ مِنَ الرُّطَبِ وَالْعِنَبِ مِمَّا فِيْهِ الزَّكٰوةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا فَخَرَصَ عَلَيْهِمْ وَالْخَرْصُ اَنْ يَنْظُرَ مَنْ يُبْصِرُ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا مِنَ الزَّبِيْبِ كَذَا وَمِنَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَيُحْصِىْ عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذٰلِكَ فَيُثْبِتُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُخَلِّىْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثِّمَارِ فَيَصْنَعُوْنَ مَا اَحَبُّوْا وَاِذَا اَدْرَكَتِ الثِّمَارُ اَخَذَ مِنْهُمُ الْعُشْرَ هٰكَذَا فَسَّرَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقَ.

اکثر اہل علم کا عمل سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ خرص یعنی تخمینہ سے مراد یہ ہے کہ جب ایسی کھجور اور انگور وغیرہ کا پھل پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو حکمران ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیجتا ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ اس سے کتنی مقدار میں پھل وغیرہ اترے گا۔ اس اندازہ لگانے والے کو" خارص" کہتے ہیں۔ خارص اندازہ لگانے کے بعد انہیں اس کا عشر بتا دیتا ہے کہ پھلوں کے اترنے پر اتنی زکوٰۃ ادا کرنا۔ پھر وزن کرنے کے بعد مالک کو اختیار دیتا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں پھر جب پھل پک جائے تو ان سے اس کا عشر (یعنی دسواں حصہ) لے لے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۶۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَمُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدَنِىُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِىْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَصَحُّ.

۶۲۳: حضرت عتاب بن اسیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خارص کو لوگوں کے پھلوں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے اور ایسی اسناد سے یہ بھی مروی ہے نبی ﷺ نے انگوروں کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے، پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔ امام ابوموسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن جریج نے اسے ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابن جریج کی حدیث غیر محفوظ ہے اور سعید بن مسیب کی عتاب بن اسید سے روایت اصح ہے۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ اور احناف یہ کہتے ہیں کہ محض اندازے سے عشر نہیں وصول کیا جا سکتا بلکہ پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔

۴۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

۶۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَايَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَصَحُّ.

۴۴۵: باب انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والا عامل

۶۲۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والا عامل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین (رحمہم اللہ) کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ محمد بن اسحٰق رحمہ اللہ کی روایت اصح ہے۔

۴۴۶: بَابُ فِي الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ

۶۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نِعِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِيْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ وَهٰكَذَا يَقُوْلُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ وَالصَّحِيْحُ سِنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهٗ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نِعِهَا يَقُوْلُ عَلَى الْمُعْتَدِيْ مِنَ الْاِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ اِذَا مَنَعَ.

۴۴۶: باب زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنا

۶۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ام سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس لیے کہ احمد بن حنبلؒ نے سعد بن سنان کے متعلق کلام کیا ہے۔ لیث بن سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے اور وہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا کہ صحیح نام سنان بن سعد ہے۔ اور آپ ﷺ کا فرمان کہ "زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا گناہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہے۔

۴۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رِضَى الْمُصَدِّقِ

۶۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُجَالِدٍ

۴۴۷: باب زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنا

۶۲۶: حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ اِلَّا عَنْ رِضًى.

فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ کا عامل آئے تو اسے اس وقت تک جدا نہ کرو جب تک وہ تم سے خوش نہ ہو جائے۔

۶۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

۶۲۷: روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی انہوں نے داؤد انہوں نے جریر انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں داؤد کی شعبی سے مروی حدیث مجالد کی حدیث سے اصح ہے اور مجالد کو بعض اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے اور وہ بہت غلطیاں کرنے والے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) صدقہ مالک اور عامل کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ سے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہیں اب اگر عامل حق سے زائد طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گنہگار ہوگا۔ (۲) اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی وصولیابی کے سلسلے میں عامل اور مالک دونوں کو کچھ آداب سکھائے ہیں چنانچہ جہاں عامل کو ظلم وزیادتی سے رُکنے اور حق وانصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں اصحاب اموال کو اس کی تلقین کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں وسیع القلبی کا مظاہرہ کریں اور مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) عامل کو بہر صورت راضی رکھیں۔

۴۴۸: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

۴۴۸: باب زکوٰۃ مالداروں سے لے کر فقراء میں دی جائے

۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيْمًا فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قَلُوْصًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۲۸: عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کا عامل زکوٰۃ آیا اور اس نے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد ہمارے غریبوں میں تقسیم کر دی۔ ایک میں یتیم بچہ تھا پس مجھے بھی اس میں سے ایک اُونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن جحیفہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۴۴۹: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

۴۴۹: باب کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ وَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا شَرِيْكٌ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۶۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سوال کیا اس حال میں کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس

يَزِيدَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئَلَتُهُ فِي وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

طرح آئے گا کہ اس سوال کی وجہ سے اس کا منہ چھلا ہوگا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے ''خموش'' فرمایا یا ''خدوش'' یا ''کدوح'' آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کفایت کے بقدر مال کتنا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے۔ شعبہ نے حکیم بن جبیر پر اس حدیث کی وجہ سے کلام کیا ہے۔

۶۳۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَاسُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ جُبَيْرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْغَيْرُ حَكِيْمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَالِحَكِيْمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِنَا وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَوَسَّعُوْا فِي هٰذَا وَقَالُوْا اِذَا كَانَ عِنْدَهٗ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْاَكْثَرَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ لَهٗ اَنْ يَاْخُذَ مِنَ الزَّكٰوةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ.

۶۳۰ : محمود بن غیلان یحیٰی بن آدم سے وہ سفیان سے اور وہ حکیم بن جبیر سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اس پر شعبہ کے ساتھی عبداللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کاش کہ شعبہ کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی۔ سفیان نے کہا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ سفیان نے کہا میں نے زبید کو بھی محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ہمارے بعض علماء کا عمل ہے اور یہی ثوریؒ عبداللہ بن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ محتاج ہو اور یہ امام شافعیؒ اور دوسرے علماء و فقہاء کا قول ہے۔

۴۵۰ : بَابُ مَاجَاءَ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

۴۵۰ : باب کس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاسُفْيَانُ ح وَثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَفِي

۶۳۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسٰی

الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِیْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ وَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ قَوِیًّا مُحْتَاجًا وَلَمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ شَیْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَیْهِ اَجْزَاَ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَی الْمَسْئَلَةِ.

ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی سعد بن ابراہیم کے حوالے سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ امیر اور تندرست آدمی کے لئے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر کوئی شخص تندرست ہونے کے باوجود محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس صورت میں اسے زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ اہل علم کے نزدیک ادا ہو جائے گی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ایسے شخص کو سوال کرنا جائز نہیں۔

۶۳۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِیْدٍ الْکِنْدِیُّ نَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِیٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهٖ فَسَاَلَهٗ اِیَّاهُ فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ حَرُمَتِ الْمَسْئَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِیُثْرِیَ بِهٖ مَالَهٗ کَانَ خُمُوْشًا فِیْ وَجْهِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَرَضْفًا یَاْکُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْیُکْثِرْ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۳۲: حبشی بن جنادہ سلولی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کھڑے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونہ پکڑ لیا پھر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ دیا تو وہ چلا گیا اور اسی وقت سوال کرنا حرام ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''امیر اور تندرست آدمی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں''۔ ہاں اگر کوئی فقیر یا سخت حاجت مند ہو تو اس کے لئے جائز ہے اور جو آدمی مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔ ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں سے بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے جو چاہے کم کھائے اور جو چاہے زیادہ کھائے۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے اور وہ عبدالرحیم بن سلیمان سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۴۵۱: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِیْنَ وَغَیْرِهِمْ

۴۵۱: باب مقروض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۳۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَکَثُرَ دَیْنُهٗ

۶۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے پھل خریدے۔ اسے ان میں اتنا نقصان ہوا کہ وہ مقروض ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو لیکن لوگوں کے صدقہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوْا مَاوَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجُوَيْرِيَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دینے کے باوجود اس کا قرض ادا نہ ہوسکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا جو تمہیں مل جائے لے لو اس علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جویریہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۵۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَمَوَالِيْهِ

۴۵۲ : باب رسول اللہ ﷺ، اہل بیت اور آپؐ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۴ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَكِّيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الضُّبَعِيُّ قَالَا نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ اَصَدَقَةٌ هِيَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ اَكَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَبِيْ عَمِيْرَةَ جَدِّ مُعَرَّفِ بْنِ وَاصِلِ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُهٗ رُشَيْدُ بْنُ مٰلِكٍ وَمَيْمُوْنٍ اَوْمِهْرَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ رَافِعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَقِيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَجَدُّ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ اسْمُهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۳۴ : بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اگر کوئی چیز پیش کی جاتی تو پوچھتے: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھا لیتے۔ اس باب میں سلمان رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ، حسن بن علی رضی اللہ عنہ، ابوعمیرہ معرف بن واصل کے دادا رشید بن مالک رضی اللہ عنہ، میمون رضی اللہ عنہ، مہران رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابو رافع رضی اللہ عنہ، اور عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ بھی عبدالرحمٰن بن ابوعقیل سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بہز بن حکیم کی حدیث حسن غریب ہے۔

۶۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اَصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ وَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

۶۳۵ : حضرت ابورافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافعؓ سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تمہیں بھی حصہ دوں۔ ابورافعؓ نے کہا: میں آپ ﷺ سے پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا۔ پس وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ ہمارے لئے حلال نہیں اور

اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اسْمُهٗ اَسْلَمُ وَابْنُ اَبِيْ رَافِعٍ هُوَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

کسی قوم کے غلام بھی انہی میں سے ہوتے ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابورافعؓ نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے۔ان کا نام اسلم ہے اور ابن ابی رافع، عبید اللہ بن ابی رافع ہیں۔یہ علیؓ ابن ابی طالب کے کاتب ہیں۔

۴۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِى الْقَرَابَةِ

٦٣٦: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى ابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ.

۴۵۳: باب عزیز و اقارب کو زکوٰۃ دینا

٦٣٦: سلمان بن عامر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ یہ باعث برکت ہے اور اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے پھر فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار کو صدقہ دینے پر دو مرتبہ صدقے کا ثواب ہے۔ایک صدقے کا دوسرا صلہ رحمی کا۔اس باب میں جابرؓ، زینبؓ (زوجہ عبداللہ بن مسعودؓ) اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث سلمان بن عامر حسن ہے۔رباب، رائح کی والدہ اور صلیع کی بیٹی ہیں۔اسی طرح سفیان ثوری بھی عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین، وہ رباب، وہ اپنے چچا سلمان بن عامر، اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔شعبہ، عاصم سے وہ حفصہ بنت سیرین سے اور وہ سلمان بن سیرین سے روایت کرتی ہیں اور وہ رباب کا ذکر نہیں کرتیں۔سفیان اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔اسی طرح ابن عون اور ہشام بن حسان بھی حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے اور وہ سلمان بن عامر سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) حدیث کا ظاہر اس پر دلالت کر دیا ہے کہ جس شہر اور جس علاقہ سے زکوٰۃ لیجائے اسی شہر اور اسی علاقہ کے فقراء پر خرچ کی جائے کسی دوسرے شہر اور دوسری بستی میں نہ بھیجی جائے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی بہتر یہی ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک بھی۔(۲) جس شخص کے پاس مال بقدر نصاب ہو لیکن وہ نامی ہو تو اس پر سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہے اور ایسے شخص کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں البتہ جس شخص کے پاس مال غیر نامی بھی بقدر نصاب نہ ہو اس کے لئے

حکم زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہے لیکن سوال کرنا اس کے لئے بھی جائز نہیں جب تک کہ اس کے پاس ایک دن رات کی خوراک کا انتظام ہو البتہ جس کے پاس ایک دن اور ایک رات کی غذا کا بھی انتظام نہ ہو تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے۔(۳) احناف کے نزدیک غارم وہ مقروض ہے جس پر قرضہ اس مال سے زیادہ ہو جو اس کی اپنی ملکیت اور قبضہ میں ہو۔ اور اگر قرضہ اس مال کے برابر ہو یا اس مال سے کم ہو لیکن قرضہ کو خارج کر کے بقیہ مال نصاب سے کم بنتا ہو تو ایسا شخص بھی ہمارے نزدیک غارم کے مصداق میں داخل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک غارم وہ شخص ہے جس نے کسی مقتول کی دیت کو اپنے ذمہ لے لیا ہو۔ ان کے نزدیک قرضہ وجوب زکوٰۃ سے مانع نہیں ہے۔(۴) بنو ہاشم کو زکوٰۃ وغیرہ دینا جائز نہیں۔(۵) امام شافعیؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمد کا مسلک یہ ہے کہ عورت کے لئے اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ امام مالک اور سفیان ثوریؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ کے نزدیک عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنے شوہر کو دے۔

٦٣٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَدُّوْيَةَ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمُ الْاٰيَةَ۔

٦٣٧: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں میں نے یا کسی اور نے نبی کریم ﷺ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی آیت ''لَیْسَ الْبِرَّ ......'' تلاوت فرمائی۔ (نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی یہ ہے......''

٦٣٨: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ وَاَبُوْحَمْزَةَ مَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُ يُضَعَّفُ وَرَوٰى بَيَانٌ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَوْلُهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

٦٣٨: عامر سے روایت ہے وہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ابوحمزہ میمون اعور حدیث میں ضعیف ہیں۔ بیان اور اسمٰعیل بن سالم اسے شعبی سے انہی کا قول روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

٤٥٥ بَابُ مَاجَاءَ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

٤٥٥: باب زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

٦٣٩: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُوْا فِيْ

٦٣٩: سعید بن یسار حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص جب اپنے حلال مال میں سے زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے اگر چہ وہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو پھر وہ رحمٰن کے ہاتھ میں بڑھنے لگتا ہے یہاں تک

كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْفَصِيْلَهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى وَ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَبُرَيْدَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ اس باب میں عائشہؓ، عدی بن حاتمؓ، انسؓ عبداللہ بن ابی اوفیؓ، حارثہ بن وہبؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ ﷺ اَىُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَىُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّدَقَةُ فِىْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذٰلِكَ الْقَوِىِّ.

۶۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ رمضان شریف کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ فرمایا رمضان کی تعظیم کیلئے شعبان کے روزے رکھنا۔ پوچھا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا رمضان میں صدقہ دینا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۶۴۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِىُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عِيْسَى الْخَزَّازُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۶۴۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا اور بری موت کو دور کرتا ہے (یعنی بری حالت میں مرنا)۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۶۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيْعٌ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهٗ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ اُحُدٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰو وَيُرْبِى الصَّدَقَاتِ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ

۶۴۲: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے اور داہنے ہاتھ میں لیکر اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم سے کوئی گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھتے بڑھتے احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: " وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ ...... " یعنی وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا، صدقات لیتا، سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل منقول ہے۔ کئی اہل علم اس اور اس جیسی کئی احادیث جن میں اللہ کی صفات کا ذکر ہے جیسے کہ اللہ کا ہر رات کو دنیا کے آسمان پر اترنا وغیرہ علماء کہتے ہیں کہ ان (کے متعلق) روایات ثابت ہیں۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور وہم

اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالُوْا قَدْ تَثْبُتُ الرِّوَايَاتُ فِيْ هٰذَا وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَمِرُّوْهَا بِلَا كَيْفَ وَهٰكَذَا قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَاَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَاَنْكَرَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَقَالُوْا هٰذَا تَشْبِيْهٌ وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ فَتَاَوَّلَتِ الْجَهْمِيَّةُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَ فَسَّرُوْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا فَسَّرَ اَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ اٰدَمَ بِيَدِهِ وَقَالُوْا اِنَّمَا مَعْنَى الْيَدِ الْقُوَّةُ وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّمَا يَكُوْنُ التَّشْبِيْهُ اِذَا قَالَ يَدٌ كَيَدٍ اَوْ مِثْلُ يَدٍ اَوْ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْمِثْلُ سَمْعٍ فَاِذَا قَالَ سَمْعٌ كَسَمْعٍ اَوْمِثْلُ سَمْعٍ فَهٰذَا تَشْبِيْهٌ وَاَمَّا اِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ يَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَلَا يَقُوْلُ كَيْفَ وَ لَا يَقُوْلُ مِثْلُ سَمْعٍ وَلَا كَسَمْعٍ فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ تَشْبِيْهًا وَهُوَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ.

میں مبتلا نہیں ہوتے پس یہ نہیں کہا جاتا کہ کیسے؟ اس کی کیفیت کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح مالک بن انسؒ، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارکؒ کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان احادیث پر صفات کی کیفیت جانے بغیر ایمان لانا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہی قول ہے لیکن جہمیہ ان روایات کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ اپنے ہاتھ و سماعت اور بصیرت کا ذکر کیا ہے۔ جہمیہ ان آیات کی تاویل کرتے ہوئے ایسی تفسیر کرتے ہیں جو علماء نے نہیں کی۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ پس ان کے نزدیک ہاتھ کے معنی قوت کے ہیں۔ اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ تشبیہ تو اس صورت میں ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ کسی ہاتھ جیسا یا کسی کے ہاتھ کی مثل ہے۔ یا اس کی سماعت کسی سماعت سے مماثلت رکھتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ اس کی سماعت فلاں کی سماعت جیسی ہے تو یہ تشبیہ ہے۔ لہٰذا اگر وہی کہے جو اللہ نے کہا ہے کہ ہاتھ، سماعت، بصر اور یہ نہ کہے کہ اس کی کیفیت کیا ہے یا اس کی سماعت فلاں کی سماعت کی طرح ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اسی طرح ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے وصف میں فرمادیا ہے کہ "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ...... " کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

۴۵۶. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حَقِّ السَّائِلِ.

۴۵۶: باب سائل کا حق

۶۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِيْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدِيْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْهِ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ

۶۴۳: عبدالرحمٰن بن بجید اپنی دادی ام بجید سے جوان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کئی مرتبہ فقیر دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے اور گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جلے ہوئے کھر کے علاوہ گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہ پاؤ تو وہی اسے دیدو۔ اس باب میں علیؓ، حسین بن علیؓ، ابو ہریرہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں

بُجَیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

حدیث ام بجید حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: زکوٰۃ کے وہ حقوق بھی ہیں (۱) مہمان کا حق ہے (۲) حق ماعون ہے۔ ماعون کی تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ سے اس طرح منقول ہے گھریلو استعمال کی اشیاء مثلاً ڈول ہانڈی وغیرہ اس بناء پر بعض فقہاء کے نزدیک اپنے پڑوسیوں کو اس قسم کی استعمال کی اشیاء عاریۃً دینا واجب ہے۔

۴۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُھُمْ

۶۴۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَیَّ فَمَازَالَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ بِھٰذَا اَوْ شِبْھِہٖ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ صَفْوَانَ رَوَاہُ مَعْمَرٌ وَغَیْرُہٗ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ قَالَ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَکَاَنَّ الْحَدِیْثَ اَصَحُّ وَاَشْبَہُ اِنَّمَا ھُوَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِیْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُھُمْ فَرَاٰی اَکْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا یُعْطَوْا وَقَالُوْا اِنَّمَا کَانُوْا قَوْمًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَکَانَ یَتَاَلَّفُھُمْ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی اَسْلَمُوْا وَلَمْ یَرَوْا اَنْ یُعْطَوا الْیَوْمَ مِنَ الزَّکٰوةِ عَلٰی مِثْلِ ھٰذَا الْمَعْنٰی وَھُوَقَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَھْلِ الْکُوْفَةِ وَغَیْرِھِمْ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ مَنْ کَانَ الْیَوْمَ عَلٰی مِثْلِ حَالِ ھٰؤُلَاءِ وَرَاَی الْاِمَامُ اَنْ یَّتَاَلَّفَھُمْ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَعْطَاھُمْ جَازَ ذٰلِکَ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ.

۴۵۷: باب تالیف قلب کے لئے زکوٰۃ دینا

۶۴۴: حضرت صفوان بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر مجھے کچھ مال دیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ساری مخلوق سے برے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے یہاں تک کہ وہ اب میرے نزدیک مخلوق میں محبوب ترین ہو گئے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حسن بن علیؒ نے بھی اسی طرح یا اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے کہ صفوان کی حدیث کو معمر وغیرہ زہری سے بحوالہ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ صفوان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا ......الخ گویا کہ یہ حدیث اصح اور اشبہ ہے۔ اہل علم کا مولفۃ القلوب کو مال دینے کے متعلق اختلاف ہے۔ اکثر علماء کا کہنا ہے کہ انہیں دینا ضروری نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مخصوص جماعت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں کی مسلمانی ہونے کے لئے تالیف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اس دور میں اس مقصد کیلئے ان کو زکوٰۃ وغیرہ نہ دی جائے۔ یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس دور میں بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں جن کے متعلق (مسلمانوں کے) امام کا خیال ہو کہ ان کے دلوں کی تالیف کی جائے تو اس صورت میں نہیں دینا جائز ہے۔ یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱)امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ کے نزدیک مؤلفۃ القلوب (دل جیتنے کیلئے زکوٰۃ وغیرہ کافروں کو دینا) منسوخ ہو چکا ہے (۲) جمہور کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی حدیث باب منسوخ ہے یا مطلب یہ کہ ان صحابیہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزے اپنی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب اپنی والدہ کو پہنچا دو (واللہ اعلم)

۴۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهٗ

۶۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذْاَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَ صُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَاقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَ حُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فَاِذَا وَرِثَهَا فَيَجِبُ اَنْ يَصْرِفَهَا اِلٰى مِثْلِهٖ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَطَاءٍ.

۴۵۸: باب جسے زکوٰۃ میں دیا ہوا مال وراثت میں ملے

۶۴۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں نے اپنی والدہ کو زکوٰۃ میں ایک لونڈی دی تھی اور اب میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ فرمایا تمہیں تمہارا اجر مل گیا اور اسے میراث نے تمہاری طرف لوٹا دیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ پر ایک ماہ کے روزے بھی قضا تھے۔ کیا میں ان کے بدلے میں روزے رکھ لوں۔ فرمایا ہاں رکھ لو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں۔ فرمایا ہاں کر لو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بریدہ کی حدیث سے اس سند کے علاوہ نہیں پہچانی جاتی۔ عبداللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص نے زکوٰۃ کے طور پر کوئی چیز ادا کی اور پھر وراثت میں اسے وہی چیز مل گئی تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ زکوٰۃ ایسی چیز ہے جسے اس نے اللہ کے لئے مخصوص کر دیا ہے لہٰذا اگر وہ وراثت کے ذریعے دوبارہ اس کے پاس آجائے تو اس کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہے۔ سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِفِي الصَّدَقَةِ

۶۴۶: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

۴۵۹: باب صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹانا مکروہ ہے

۶۴۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو چنانچہ نبی

رَاٰھَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَشْتَرِیَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَا تَعُدْفِیْ صَدَقَتِکَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو نہ لوٹاؤ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔

۴۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَیِّتِ

۴۶۰: باب میت کی طرف سے صدقہ دینا

۶۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ نَا زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ اَفَیَنْفَعُھَا اَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِیْ مَخْرَفًا فَاُشْھِدُکَ اَنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَنْھَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ بِہٖ یَقُوْلُ اَھْلُ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ لَیْسَ شَیْءٌ یَصِلُ اِلَی الْمَیِّتِ اِلَّا الصَّدَقَۃُ وَالدُّعَاءُ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُھُمْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ لِیْ مَخْرَفًا یَعْنِیْ بُسْتَانًا۔

۶۴۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہوچکی ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اسے اس کا فائدہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا میرے پاس ایک باغ ہے آپ ﷺ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کردیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میت کو صدقہ اور دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ بعض راوی اس حدیث کو عمرو بن دینار سے بحوالہ عکرمہ مرسلاً نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مخرف کا معنی باغ ہے۔

۴۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا

۴۶۱: باب بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا

۶۴۸: حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ نَا شُرَحْبِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَۃٌ شَیْئًا مِّنْ بَیْتِ زَوْجِھَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِھَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَسْمَاءَ ابْنَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَبْدِاللہِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اُمَامَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

۶۴۸: حضرت ابی امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا کسی کو کھانا بھی نہ دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ہمارے مالوں میں سے افضل ترین ہے۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاصؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوامامہؓ حسن ہے۔

۶۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ

۶۴۹: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا قَالَ تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهٖ شَيْئًا لَهٗ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور اس کے خاوند کیلئے اس کی مثل ہے اور خاتون کے لئے بھی اس کے برابر (اجر) ہے۔ اور کسی ایک کو اجر ملنے سے کسی دوسرے کا اجر کم نہیں ہوتا۔ شوہر کیلئے کمانے کا اور بیوی کے لئے خرچ کرنے کا اجر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا اَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَاِنَّ لَهَا مِثْلُ اَجْرِهٖ لَهَا مَانَوَتْ حَسَنًا وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ لَا يَذْكُرُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مَسْرُوْقٍ.

۶۵۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ، فساد کی نیت کے بغیر صدقہ دے تو اسے اس کے شوہر کے برابر ثواب ہوگا۔ عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور خزانچی کیلئے بھی اس کے برابر اجر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے۔ عمرو بن مرہ اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کرتے۔

خلاصۃ الباب: عورت کو اگر شوہر کی جانب سے صراحۃً یا عرفاً اجازت ہو تو اس کے لئے شوہر کے مال سے خرچ کرنا جائز ہے بلکہ اس خرچ پر ثواب کی بھی مستحق ہوگی البتہ اجازت نہ ہونے کی صورۃ میں جائز نہیں یہ خرچہ آخرت میں وبال ہوگا۔

۴۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۴۶۲: باب صدقہ فطر کے بارے میں

۶۵۱ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْصَاعًا مِنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اِنِّيْ لَاَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ

۶۵۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع غلہ، ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع پنیر سے دیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ امیر معاویہؓ مدینہ آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میرے خیال میں گیہوں (گندم) کے دو شامی مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ راوی کہتے لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طرح دیتا رہا جس طرح پہلے دیا کرتا تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا جائے۔ امام

بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرِهِم مِنْ كُلِّ شَیْءٍ صَاعٌ اِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَاِنَّهٗ یُجْزِیٌٔ نِصْفُ صَاعٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ یَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہؓ وغیرہ کا کہنا ہے کہ ہر چیز کا ایک صاع لیکن گیہوں (گندم) کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ سفیان ثوریؒ ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک گیہوں (گندم) کا نصف صاع صدقہ فطر میں دیا جائے۔

۶۵۲: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِیُّ نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِیًا فِیْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ۔

۶۵۲: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو: صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، غلام، آزاد چھوٹے اور بڑے (سب پر) واجب ہے۔ دو مُد گیہوں (گندم) میں سے یا اس کے علاوہ کسی بھی غلے سے ایک صاع ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۶۵۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَی الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰی نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ وَ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِیْ صُعَیْرٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو۔

۶۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت اور آزاد و غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر فرض (واجب) کیا۔ پھر لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کر دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، حارثؓ بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب کے دادا ثعلبہ بن ابوصغیرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۶۵۴: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ عَلٰی كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ وَفِیْهِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَوَاهُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ یَذْكُرُوْا فِیْهِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ

۶۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو مقرر فرمایا اور اسے ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد اور عورت پر فرض (واجب) قرار دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوایوب کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہوئے اس میں ''من المسلمین'' کا لفظ زیادہ روایت کرتے ہیں اور اسے کئی اور راوی بھی نافع سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ''من المسلمین'' کے الفاظ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس

هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِيْنَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُؤَدِّيْ مِنْهُمْ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ مُسْلِمِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ.

مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے غلام مسلمان نہ ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر غلام مسلمان نہ بھی ہوں تب بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے اور یہ سفیان ثوریؒ ، ابن مبارکؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے۔

خلاصۃ الباب: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک صدقۃ الفطر کے لئے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ایک دن اور ایک رات کی خوراک ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صدقۃ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے اگر چہ مال نامی ہونا شرط نہیں ہے اور سال گذرنا بھی شرط نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقۃ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جَو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث جس کے راوی حضرت ابوسعید خدریؓ ہیں اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ جوار یا باجرہ وغیرہ ہے کیونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارا طعام (خوراک) جو کشمش کھجور اور پنیر تھے۔ وجہ یہی ہے کہ گندم اس دور میں بہت کم تھی اور حضرت ابوسعید خدریؓ کا مذہب یہی تھا کہ گندم میں نصف صاع واجب ہوتا ہے۔

۴۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَقْدِيْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

۴۶۳: باب صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینے کے بارے میں

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنِ اَبُوْ عَمْرٍو الْحَذَّآءُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يُّخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الصَّلٰوةِ.

۶۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک نماز کیلئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

۴۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ

۴۶۴: باب وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں

۶۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا سَعِيْدُ بْنُ

۶۵۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

مَنْصُوْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ .

عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے وقت سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

۶۵۷ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ اَنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا اَعْرِفُ حَدِيْثَ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَدِيْثُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِيْ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَعْجِيْلِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَاٰى طَائِفَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يُعَجِّلَهَا وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ عَجَّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا اَجْزَاَتْ عَنْهُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۶۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم عباس سے گزشتہ سال اس سال کی بھی زکوٰۃ لے چکے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ تعجیل زکوٰۃ کے بارے میں اسرائیل کی حجاج بن دینار سے مروی حدیث کو میں اس سند کے علاوہ نہیں جانتا اور میرے نزدیک اسماعیل بن زکریا کی حجاج سے مروی حدیث اسرائیل کی حجاج سے مروی حدیث سے اصح ہے اور یہ حدیث حکم بن عتیبہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کا وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں اختلاف ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ زکوٰۃ وقت سے پہلے ادا نہ کی جائے۔ سفیان ثوریؒ کا بھی یہی قول ہے کہ میرے نزدیک اس میں جلدی بہتر نہیں۔ اکثر اہل علم کے نزدیک وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۶۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۴۶۵: باب سوال کرنے کی ممانعت

۶۵۸ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبُ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيَسْتَغْنِيْ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ وَ عَطِيَّةَ

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر کوئی شخص صبح نکلے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لے کر واپس ہو پھر اس میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے سوال کرنے سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی شخص کسی سے سوال کرے پھر اس کی مرضی وہ اسے دے یا نہ دے۔ پس اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے خرچ کرو ان پر جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔ اس باب میں حکیم بن حزام، ابو سعید خدری، زبیر بن

السَّعْدِيِّ وَعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَسْعُوْدِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَوْبَانَ وَزِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِيِّ وَاَنَسٍ وَحُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ.

عوام، عطیہ سعدی، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباس، ثوبان، زیاد بن حارث صدائی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق، سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔ اور بیان کی قیس سے روایت کی وجہ سے غریب ہے۔

۶۵۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۵۹: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ آدمی اس سے اپنی آبرو کو خراب کرتا ہے یا ایک زخم ہے کہ اس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص حکمران سے سوال کرے یا کسی ضروری امر میں سوال کرے (تو جائز ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی نماز عید کے لئے جانے سے پہلے مستحب ہے۔ (۲) نصاب مکمل ہونے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کرے تو بالاتفاق ادائیگی درست نہ ہوگی اگر نصاب مکمل ہونے کے بعد حولان حول سے زکوٰۃ ادا کی جائے تو اکثر ائمہ کرام کے نزدیک درست ہے۔ (۳) اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خرچ کرنے والا مانگنے والے سے بہتر ہے۔ یا ہاتھ سے مراد نعمت ہے مطلب یہ ہے کہ زیادہ عطیہ قلیلہ کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

اَبْوَابُ الصَّوْمِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
روزوں کے متعلق ابواب
جو ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۴۶۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۶۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَاكَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ يُنَادِیْ مُنَادِيًا بَاغِیَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَابَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَلْمَانَ.

۶۶۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعَبْدَةُ وَالْمُحَارِبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الَّذِیْ رَوَاهُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ نَا اَبُوْالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلُهٗ قَالَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهٰذَا اَصَحُّ

۴۶۶: باب رمضان کی فضیلت

۶۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے۔ اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار ٹھہر جا اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کر دیے جاتے ہیں۔ یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ، ابن مسعودؓ اور سلیمانؓ سے بھی روایت ہے۔

۶۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور رات ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی لیلۃ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی ابوبکر بن عیاش سے مروی روایت غریب ہے ہم اسے ابوبکر بن عیاش کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوبکر بن عیاش، اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ البتہ ہم اس حدیث کو ابوبکر کی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ہم سے حسن بن

عِنْدِیْ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ.

ربیع نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے نبی اکرم ﷺ کا یہ قول روایت کیا ہے " اذاکان ...... الخ." یعنی یہی حدیث امام بخاریؒ فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اصح ہے۔

فائدہ: جہاں اس طرح کی احادیث ہیں وہاں صغائر کے ساتھ کبائر بھی معاف ہوں گے کہ جب آدمی عبادت کرے گا تو توبہ بھی یقیناً کرے گا۔ توبہ گناہوں کو کھا جاتی ہے البتہ حقوق العباد معاف نہ ہوں گے جب تک جس کا حق مارا، غصب کیا یا کسی پر بے جا الزام لگایا اس سے معافی کے بعد خدا سے معافی طلب کی جائے کہ یا اللہ! اس شخص نے تو معاف کر دیا اب تو بھی معاف کر دے۔ اگر متعلقہ شخص یا اشخاص فوت ہو چکے ہوں تو ان کے ورثاء سے رجوع کیا جائے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے اگر کوئی مال رشوت میں یا دھوکے سے لیا ہے تو وہ واپس ان کے مالکوں کو دیا جائے اگر زندہ نہیں ہیں تو ورثاء تلاش کر کے ان کو دیا جائے ورنہ مسکینوں محتاجوں کو دیا جائے۔ اگر جائیداد بھی فروخت کرنا پڑے تو سستا سودا ہے ورنہ قیامت کو حساب کتاب میں اپنی نیکیاں اسکو دینا پڑیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہوگئیں تو متعلقہ شخص کے گناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص سب سے بڑا افلاس ہے۔

۴۶۷: بَابُ مَاجَآءَ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

۶۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَافْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ ثُمَّ افْطِرُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ قَبْلَ دُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنٰى رَمَضَانَ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يَصُوْمُ صَوْمًا فَوَافَقَ صِيَامُهُ ذٰلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ عِنْدَهُمْ.

۴۶۷: باب رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

۶۶۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھو البتہ کسی کے ایسے روزے جو وہ ہمیشہ سے رکھتا آ رہا ہے ان دنوں میں آ جائیں (مثلاً جمعہ وغیرہ کو روزہ رکھنا) تو ایسی صورت میں رکھ لے۔ اور رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں بعض صحابہؓ سے بھی روایت ہے۔ منصور بن معتمر، ربعی بن حراش سے اور وہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ رمضان سے ایک دو دن پہلے اس کی تعظیم اور استقبال کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی ایسا دن آ جائے کہ اس میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

۶۶۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلًا كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو لیکن اگر کوئی شخص پہلے سے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۶۸: بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۴۶۸: باب شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُاللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْخَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَاُتِىَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّىْ صَآئِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ وَمَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِىْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَاالْقَاسِمِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَمَّارٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَعَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ كَرِهُوْا اَنْ يَّصُوْمَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِىْ يُشَكُّ فِيْهِ وَرَاٰى اَكْثَرُهُمْ اِنْ صَامَهُ وَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يَّقْضِىَ يَوْمًا مَكَانَهُ.

۶۶۴: حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے کہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ۔ پس کچھ لوگ ایک طرف ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم روزے سے ہیں۔ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمار رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعینؒ وغیرہ شامل ہیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر کسی نے اس دن روزہ رکھ لیا پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ دن واقعی رمضان کا دن تھا تو وہ روزے کی قضا کرے وہ روزہ اس کے لئے کافی نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) یوم الشک سے مراد تیس شعبان ہے اس دن اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا باتفاق ائمہ مکروہ تحریمی ہے پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نفلی روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے یوم الشک ہو تو اس کے لئے بنیت نفل روزہ رکھنا باتفاق جائز ہے (۲) اس حدیث میں صراحت فرمادی کہ ثبوت ''شہر'' کا مدار چاند کے دیکھنے پر ہے لہٰذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہوسکتا۔

۴۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِىْ اِحْصَآءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

۴۶۰: باب رمضان کیلئے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے

٦٦٥ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ نَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيْحُ مَارُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَهٰكَذَا رُوِیَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ.

٦٦٥: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کے دن گنتے رہو امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم ابو معاویہ کی اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور صحیح وہی ہے جو محمد بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ مروی ہے۔ ابوسلمہؓ، ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیثی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٧٠: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْاِفْطَارَ لَهُ

٤٧٠: باب چاند دیکھ کر روزہ رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے

٦٦٦ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ بَكْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

٦٦٦: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ ابوبکرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

٤٧١: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ

٤٧١: باب مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے

٦٦٧ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا بْنُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ ضِرَارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلٰثِيْنَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

٦٦٧: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر تیس روزے ہی رکھے انتیس کا اتفاق کم ہی ہوا۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ،

وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّ جَابِرٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ یَكُوْنُ تِسْعًا وَّ عِشْرِیْنَ.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۶۶۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهٖ شَهْرًا فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ آلَیْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۶۶۸: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک نہ ملنے کی قسم کھائی اور انتیس دن تک ایک بالائی کمرے میں رہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۴۷۲: بَاب مَاجَاءَ فِی الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

۴۷۲: باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا

۶۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا.

۶۶۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

۶۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا حُسَیْنُ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْهِ اخْتِلَافٌ وَرَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَغَیْرُهٗ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَاَكْثَرُ اَصْحَابِ سِمَاكٍ رَوَوْا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا تُقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ فِی الصِّیَامِ وَبِهٖ یَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ اِسْحٰقُ لَا یُصَامُ اِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَیْنِ وَلَمْ یَخْتَلِفْ اَهْلُ الْعِلْمِ فِی الْاِفْطَارِ اَنَّهٗ لَا یُقْبَلُ فِیْهِ اِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَیْنِ.

۶۷۰: ہم سے روایت کی ابو کریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ سماک بن حرب سے وہ عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ اور سماک کے اکثر ساتھی اسے عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ہی روایت کرتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رمضان کے روزے کے لئے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ جب کہ اسحٰقؒ دو آدمیوں کی گواہی کو معتبر سمجھتے ہیں لیکن عید کے چاند کے متعلق علماء متفق ہیں کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

فائدہ: یہ ایسے دو آدمی ہونے چاہئیں جن کی شہادت بروئے شریعت عدالت میں صحیح تسلیم کی جائے۔

خلاصۃ الباب: شہادت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو یعنی کوئی بادل یا غبار یا دھواں اُفق پر ایسا چھایا ہوا ہو جو چاند کو چھپادے تو رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے بشرطیکہ ان میں گواہ کے اوصاف موجود ہوں۔ اگر مطلع صاف ہو تو عید کے لئے دو چار گواہوں کے بیان کا اعتبار نہ ہوگا کہ ہم نے اس بستی یا شہر میں چاند دیکھا ہے بلکہ اس صورت میں بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آئے ہوں یہ اس وقت شرط ہے جبکہ کسی بستی یا شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہ آیا ہو۔ رمضان کے چاند کیلئے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک ثقہ مسلمان مرد یا عورت کی شہادت کافی ہے لیکن مطلع صاف ہونے کی صورت میں بڑی جماعت کی شہادۃ ضروری ہوگی۔

۴۷۳: بَابُ مَاجَآءَ شَهْرًا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

۶۷۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ اَحْمَدُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ لَا يَنْقُصَانِ مَعًا فِيْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ شَهْرُ رَمَضَانَ وَذُوالْحِجَّةِ اِنْ نَقَصَ اَحَدُ هُمَا تَمَّ الْاٰخَرُ وَقَالَ اِسْحٰقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُوْلُ وَاِنْ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نُقْصَانٍ وَعَلٰى مَذْهَبِ اِسْحٰقَ يَكُوْنُ يَنْقُصُ الشَّهْرَ اِنْ مَعًا فِيْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ.

۴۷۳: باب عید کے دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے

۶۷۱: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذوالحج) ایک ساتھ کم نہیں ہوتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوبکرہ حسن ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلاً روایت کی گئی ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں رمضان اور ذوالحج دونوں انتیس، انتیس دن کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس کا لیکن اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ دونوں ماہ اگر انتیس دن کے بھی ہوں تب بھی ان میں اجر وثواب تیس دن کا ہی ہوتا ہے۔ اس میں کمی نہیں ہوتی چنانچہ اس قول کے مطابق دونوں ماہ انتیس دن کے بھی ہو سکتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کا اصل مفہوم ہی یہ ہے کہ اگر انتیس کے بھی ہوں تو اجر میں کمی نہیں ہوتی لیکن اس میں ایک اشکال ہے کہ ذوالحجہ (عیدالاضحیٰ یا حج) ہر سال نو اور دس ہی کی ہوگی (واللہ اعلم)

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر ایام کی تعداد کے اعتبار سے کم بھی ہو جائیں تب بھی اجر وثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

۴۷۴: بَابُ مَاجَآءَ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

۶۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنْ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا اَوْنَرَاهُ فَقُلْتُ اَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ لِكُلِّ اَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ۔

۴۷۴: باب ہر شہر والوں کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

۶۷۲: روایت کی کریب نے کہ ام فضل بنت حارث نے مجھے کو امیر معاویہؓ کے پاس شام بھیجا۔ کریب کہتے ہیں میں شام گیا اور ان کا کام پورا کیا۔ اسی اثناء میں رمضان آ گیا۔ پس ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ واپس آیا تو ابن عباسؓ نے مجھ سے چاند کا ذکر کیا اور پوچھا کہ تم نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا جمعہ کی شب کو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے دیکھا اور روزہ رکھا، امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہم نے تو ہفتے کی رات چاند دیکھا تھا لہٰذا ہم تیس روزے رکھیں گے یا یہ کہ عید الفطر کا چاند نظر آ جائے۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں نے کہا کیا آپ کے لئے امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ ہر شہر والوں کیلئے انہی کا چاند دیکھنا معتبر ہے۔

خلاصۃ الباب: رؤیت ہلال کے معاملہ میں ایک اہم سوال اختلاف مطالع (یعنی ایک علاقہ میں چاند کے نظر آنے کا دوسرے علاقہ میں اعتبار ہے یا نہیں) کا بھی سامنے آتا ہے وہ یہ کہ سورج اور چاند سے یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ آفتاب ایک جگہ طلوع ہوتا ہے تو دوسری جگہ غروب ایک جگہ دو پہر ہے تو دوسری جگہ عشاء کا وقت اسی طرح چاند ایک جگہ ہلال بن کر چمک رہا ہے تو دوسری جگہ پورا چاند بن کر اور کسی جگہ بالکل غائب ہے علماء کے اس بارے میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا شرعاً اعتبار ہے لہٰذا ایک مطلع کی رؤیت دوسرے مطلع کے لئے کافی نہیں بلکہ ہر شہر کے لوگ اپنی رؤیت کا الگ اعتبار کریں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں لہٰذا اگر کسی ایک شہر میں چاند نظر آ جائے تو دوسرے شہر کے لوگ اس کے مطابق رمضان یا عید کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس شہر میں شرعی طریقہ سے ثبوت ہو جائے لیکن متاخرین حنفیہ میں بعض حضرات نے فرمایا کہ دور دراز کے ممالک میں چاند دیکھنے کا اعتبار نہیں ہے۔ یعنی جو ممالک اتنے دور ہوں کہ ان کے اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرنے سے دو دن کا فرق پڑ جائے وہاں اختلاف مطالع کا اعتبار ہوگا۔

۴۷۵: بَابُ مَاجَآءَ مَايُسْتَحَبُّ

۴۷۵: باب کس چیز

عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَاِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هٰذَا غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ اَصْلًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رَوٰى اَصْحَابُ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ ابْنِ عَامِرٍ وَهٰكَذَا رَوَوْا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ شُعْبَةُ عَنِ الرَّبَابِ فَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَوْنٍ يَقُوْلُ عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالرَّبَابُ هِيَ اُمُّ الرَّائِحِ.

۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے وہ اس سے روزہ افطار کرے اور جس کے پاس کھجور نہ ہو تو وہ پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ اس باب میں سلمان بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث کو سعید بن عامر کی کے علاوہ کسی اور کے شعبہ سے اس طرح روایت کرنے کا ہمیں علم نہیں اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہم اسے عبدالعزیز بن صہیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ عبدالعزیز بن صہیب اسے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ شعبہ کے ساتھی بھی حدیث شعبہ سے وہ عاصم احول سے وہ حفصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے وہ سلمان بن عامر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ روایت سعید بن عامر کی روایت سے اصح ہے۔ اسی طرح یہ حضرات شعبہ سے وہ عاصم وہ حفصہ بنت سیرین اور وہ سلیمان بن عامر سے بھی روایت کرتے ہیں اور رباب کا نام ذکر نہیں کرتے۔ پس صحیح روایت سفیان ثوریؒ کی ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن عیینہ اور کئی حضرات سے وہ عاصم احوال سے وہ حفصہ بنت سیرین وہ رباب اور وہ سلیمان بن عامر اور ابن عون سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ام رائح بنت صلیع، سلمان بن عامر کے حوالے سے روایت کرتی ہیں۔ رباب، رائح کی والدہ ہیں۔

۶۷۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ح وَثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَآءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۷۴: حضرت سلیمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے! اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَآءٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ سے افطار کرتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۶: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

۴۷۶: باب عیدالفطر اس دن جس دن سب افطار کریں اور عید الاضحیٰ اس دن جس دن سب قربانی کریں

۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ نَا اِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الصَّوْمُ وَالْفِطْرُ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعِظَمِ النَّاسِ.

۶۷۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ (رمضان کا) اس دن ہے جب تم سب روزہ رکھو۔ عیدالفطر اس روز ہے جب تم سب افطار کرو اور عیدالاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم سب قربانی کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان اور عیدین میں جماعت فرض ہے اور تمام لوگوں کا اس کے لئے اہتمام ضروری ہے۔

۴۷۷: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

۴۷۷: باب جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے

۶۷۷: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۷۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات آجائے دن چلا جائے اور سورج غروب ہوجائے تو افطار کرو۔ اس باب میں ابن أبي اوفی رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

۴۷۸: باب جلدی روزہ کھولنا

۶۷۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ عَنْ

۶۷۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِیْ اِخْتَارَهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَغَيْرِ هِمْ اِسْتَحَبُّوْا تَعْجِيْلَ الْفِطْرِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے ہمیشہ بھلائی سے رہیں گے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء صحابہؓ وغیرہ نے کہ جلدی روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۷۹ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا.

۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

۶۸۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ مُغِيْرَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۶۸۰: ہم سے روایت کی عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ابو عاصم اور ابو مغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے

۶۸۱ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ مَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُ هُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ الْاِفْطَارَ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عَطِيَّةَ اسْمُهٗ مَالِكُ بْنُ اَبِیْ عَامِرٍ الْهَمْدَانِیُّ وَيُقَالُ مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ الْهَمْدَانِیُّ وَهُوَ اَصَحُّ.

۶۸۱: ابو عطیہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ام المؤمنین کے دو صحابی ایسے ہیں کہ جن میں سے ایک افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں جب کہ دوسرے افطار اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: افطار اور نماز میں جلدی کون کرتا ہے۔ نے عرض کیا عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ دوسرے جو صحابی تاخیر کرتے ہیں وہ ابو موسیٰؓ ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عطیہ کا نام مالک بن ابو عامر ہمدانی ہے۔ انہیں مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

۴۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ

۴۷۹: باب سحری میں تاخیر کرنا

۶۸۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ

۶۸۲: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ کَمْ کَانَ قَدْرُ ذٰلِکَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً.

کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر (فجر) کی نماز کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کھانے اور نماز میں کتنا وقفہ ہوگا تو حضرت زیدؓ نے فرمایا پچاس آیتیں پڑھنے کا۔

۶۸۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَکِیْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِیْنَ اٰیَةً وَفِی الْبَابِ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَبِهٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اسْتَحَبُّوْا تَاْخِیْرَ السُّحُوْرِ.

۶۸۳: ہم روایت کی وکیع نے ہشام سے اسی حدیث کی مثل لیکن اس ''قراءت'' کے الفاظ زیادہ ہیں۔ اس باب میں حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

۴۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیَانِ الْفَجْرِ

۴۸۰: باب صبح صادق کی تحقیق

۶۸۴. حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ طَلْقُ بْنُ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَهِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَعْتَرِضَ لَکُمُ الْاَحْمَرُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا یَحْرُمُ عَلَی الصَّائِمِ الْاَکْلُ وَالشُّرْبُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْفَجْرُ الْاَحْمَرُ الْمُعْتَرِضُ وَبِهٖ یَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ

۶۸۴: قیس بن طلق بن علی، ابوطلق سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی شب میں کھاؤ پیو اور چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں گھبراہٹ میں مبتلا نہ کرے پس اس پر کھانا پینا نہ چھوڑو یہاں تک کہ شفق احمر (صبح صادق) ظاہر ہو جائے۔ اس باب میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، ابو ذر رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ شفق احمر کے ظاہر ہونے تک روزہ دار کیلئے کھانا پینا جائز ہے اور یہ اکثر علماء کا قول ہے۔

۶۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَیُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا وَکِیْعٌ عَنْ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِنْ سُحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ وَلٰکِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْرُ فِی الْاُفُقِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۶۸۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور لمبی فجر یعنی صبح کاذب کی وجہ سے باز نہ آؤ اور پھیلی ہوئی فجر یعنی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر کھانا پینا چھوڑ دو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

فائدہ: صبح صادق اور صبح کاذب کا جیسے روایت میں بیان ہوا اس کی وضاحت غیر ضروری ہے تاہم جو لوگ صبح جلدی اٹھ کر جانب مشرق دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے افق پر مینار کی طرح بلند روشنی ہوگی چند منٹ بعد وہ غائب ہو جاتی ہے اور پھر شمالاً جنوباً سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ پہلی کو صبح کاذب اور دوسری کو صادق کہا جاتا ہے۔ اسکا دیہات اور صحرا میں (مطلع صاف ہو تو) بخوبی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّآئِمِ

(۱) ۶۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۸۱: باب جوروزہ دار غیبت کرے اس کی برائی

(۱)۶۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی باتیں اور ان پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُوْرِ

۶۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِى السَّحُوْرِ بَرَكَةً وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَاَبِى الدَّرْدَآءِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحَرِ.

۴۸۲: باب سحری کھانے کی فضیلت

۶۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ اس میں برکت ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، عمرو بن عاصؓ، عرباض بن ساریہؓ، عتبہ بن عبد اور ابو درداءؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے۔

۶۸۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِذٰلِكَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى ابْنُ عُلَيٍّ وَهُوَ مُوْسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ.

۶۸۷: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل مصر کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی اور موسیٰ علی بن رباح لخمی کے بیٹے ہیں۔

۴۸۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۶۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

۴۸۳: باب سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۸۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ وَفِى الْبَابِ عَنْ كَعْبِ ابْنِ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِى السَّفَرِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِى الصَّوْمِ فِى السَّفَرِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ الْفِطْرَ فِى السَّفَرِ اَفْضَلُ حَتّٰى رَاٰى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْاِعَادَةَ اِذَا صَامَ فِى السَّفَرِ وَاخْتَارَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الْفِطْرَ فِى السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اِنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَهُوَ اَفْضَلُ وَ اِنْ اَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِى السَّفَرِ وَقَوْلِهٖ حِيْنَ بَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ فَوَجْهُ هٰذَا اِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهٗ قَبُوْلَ رُخْصَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ رَاٰى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَصَامَ وَقَوِىَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ اَعْجَبُ اِلَىَّ۔

ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ "کُرَاعَ الْغَمِیْمِ" کے مقام تک پہنچے آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی روزے رکھے۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ بھاری ہوگیا اور وہ آپ ﷺ کے فعل کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہے تھے پس بعض نے روزہ افطار کرلیا اور بعض نے مکمل کیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی کہ کچھ لوگوں نے پھر بھی روزہ نہیں توڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں۔ اس باب میں کعب بن عاصمؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اہل علم کا سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو دوبارہ رکھنا پڑے گا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہی افضل ہے اور اگر نہ رکھے تب بھی بہتر ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ اور مالک بن انسؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں" اور اسی طرح آپ ﷺ نے سفر میں روزہ نہ توڑنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ نافرمان ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت پر راضی نہ ہو لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتا ہو اور اسے طاقت بھی ہو تو اس کا روزہ مجھے پسند ہے۔

فائدہ: جیسے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اسی طرح شرعی عذر رکھنے والے مریض کو اور شیخ فانی کو جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو بہت بوڑھا ہو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن روزہ نہ رکھنا اور بات ہے اور نہ رکھ کر سر عام شارع عام پر

کھانا پینا اللہ کی عبادت کا مذاق ہے۔ جس طرح مساجد عبادت یعنی نماز کیلئے ظرفِ مکان ہیں اسی طرح رمضان کا مہینہ سحر سے لیکر غروب آفتاب تک ظرفِ زمان ہے۔ مساجد میں بیٹھ کر لہو ولعب کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اس طرح برسرعام رمضان میں کھلے عام پینے کی اجازت نہیں۔ مساجد کے احترام کی طرح ماہ رمضان کا بھی احترام ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں اگر کوئی رمضان میں برسرعام کھائے پیئے تو بعض فقہا نے فتویٰ دیا ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ ایسے شخص کو قتل کرے۔ اسلامی ممالک میں کافروں اور ذمیوں کے لئے احترام ضروری ہوگا۔

۴۸۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۶۸۹: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي الدَّرْدَآءِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۹۰: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِرَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّآئِمِ صَوْمَهُ وَلاَ عَلَى الْمُفْطِرِفِطْرُهُ.

۶۹۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاالْجُرَيْرِيُّ ح وَنَاسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَاعَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُفَلاَ يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّآئِمِ وَلاَ الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَفَحَسَنٌ

۴۸۴: باب سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت

۶۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو روزے رکھو اور چاہو نہ رکھو۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمزہ بن عمرو اسلمی والی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا کرتے تھے۔ پس کوئی بھی (ایک دوسرے کو) برا نہ کہتا تھا (یعنی) روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

۶۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو ہم میں سے بعض کا روزہ ہوتا اور بعض بغیر روزے کے ہوتے۔ پس نہ روزہ دار بغیر روزے دار پر اور نہ ہی بے روزہ روزہ دار پر غصے ہوتا۔ بلکہ وہ جانتے تھے کہ جس میں طاقت ہو اور روزہ رکھے وہ بہتر ہے اور جو ضعیف (کمزور) ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اس نے بھی اچھا کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ الْمُحَارِبِ فِي الْاِ فْطَارِ

۴۸۵: باب لڑنے والے کیلئے افطار کی اجازت

۶۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَالَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِيْهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْفِطْرِ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوُ هٰذَا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْاِ فْطَارِ عِنْدَ لِقَآءِ الْعَدُوِّ وَبِهِ يَقُوْلُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۶۹۲: معمر بن ابی حیبہ نے ابن مسیّب سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ ساتھ رمضان میں دو جنگیں لڑیں، غزوہ بدر اور غزوہ فتح مکہ ان دونوں جنگوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم عمرؓ کی حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوسعید سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک غزوہ میں افطار کا حکم بھی دیا تھا اور حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی دشمن سے مقابلے کے وقت افطار کی اجازت دیتے تھے۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔

۴۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاِ فْطَارِ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

۴۸۶: باب حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے

۶۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا وَكِيْعٌ نَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدّٰى فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَآئِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ اَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّيَامَ وَلَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَيْهِمَا اَوْ اِحْدٰهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ

۶۹۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لشکر نے ہمارے قبیلہ پر حملہ کیا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں (راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مسافر کیلئے آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے روزہ معاف کر دیا ہے۔ (یہاں بھی راوی کو صوم اور صیام میں شک ہے) اللہ کی قسم آپ ﷺ نے حاملہ اور دودھ پلانے والی دونوں یا ایک کا ذکر کیا۔ مجھے اپنے اوپر افسوس ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔ اس باب میں ابو امیہ سے بھی

اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلاَ نَعْرِفُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ يُفْطِرَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُطْعِمَانِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفْطِرَانِ وَيُطْعِمَانِ وَلاَ قَضَآءَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ شَآءَ تَا قَضَتَا وَلاَ اِطْعَامَ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ۔

روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ انس بن مالک کعبی کی حدیث حسن ہے۔اور ہم انس بن مالک کعبی کی اس روایت کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حاملہ اور مرضعہ دونوں روزہ نہ رکھیں پھر قضا کریں اور اس کے ساتھ ہی صدقہ فطر کے برابر فقیروں کو ہر روزے کے بدلے میں کھانا بھی کھلائیں۔سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ بھی یہی کہتے ہیں۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ (حائضہ اور دودھ پلانے والی) دونوں افطار کریں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں اور ان دونوں پر قضا نہیں ہے اور اگر چاہیں تو قضا کرلیں اور اس صورت میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری نہیں۔اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

۴۸۷: باب میت کی طرف سے روزہ رکھنا

۶۹۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَآءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْكَانَ عَلٰى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَآئِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۶۹۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس کے متواتر دو مہینے کے روزے ہیں (یعنی کفارہ کے)۔آپ ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق ادائیگی کا اس سے زیادہ مستحق ہے۔اس باب میں حضرت بریدہؓ، ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلاَ عَنْ

۶۹۵: ابوکریب، ابوخالد احمر سے اور وہ اعمش سے اسی سند سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوخالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے راویوں نے بھی حدیث بیان کی ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابومعاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث اعمش سے وہ مسلم بطین سے وہ سعید بن جبیرؓ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس میں سلمہ بن کہیل،

عَطَآءٍ وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ. عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں کرتے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) مطلب یہ ہے کہ جب شرعی ثبوت کے بعد روزہ رکھ لیا یا شرعی ثبوت کے بعد افطار کر لیا یا عید منا لی تو اب دوسرے قرائن کی وجہ سے خواہ مخواہ شکوک وشبہات میں مبتلا نہ ہونا چاہئے بلکہ روزہ اور عید درست ہو گئے (۲) حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کر لو۔ (۳) سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا تمام امت کے نزدیک مستحب ہے (۴) روزہ دار کے لئے کس وقت تک کھاتے رہنے کی گنجائش ہے؟ اس بارے میں بہت ہی صحیح قول یہ ہے کہ صبح صادق تک کھانے پینے کی اجازت ہے (۵) حدیث کا مطلب جمہور ائمہ کرام کے نزدیک یہ ہے کہ غیبت' چغلی اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں لیکن روزہ کی برکات اور مقصد روزہ فوت ہو جاتا ہے یعنی گناہ نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں (۶) مطلب یہ ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے اس کی بڑی حکمت اہل کتاب کی مخالفت ہے ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے جو ہر کام میں یہود ونصاریٰ کی تقلید کرتے ہیں (۷) اگر سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے (۸) کسی بھی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو اس کی قضاء واجب اور ضروری ہے۔

۴۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْثَرُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا قَوْلُهُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ قَالَا اِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يَصُوْمُ عَنْهُ وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَضَآءُ رَمَضَانَ اُطْعِمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى.

۴۸۸: باب روزوں کا کفارہ

۶۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہوں تو اس کے بدلے ہر روزے کے مقابلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے اور صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے اور انہی کا قول ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھے جائیں اور اگر رمضان کے روزے ہوں تو مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور سفیانؒ کہتے ہیں کہ کوئی کسی کی طرف سے روزے نہ رکھے۔ اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہیں۔

۴۸۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصِّيَامِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

۶۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۸۹: باب صائم' جس کو قے آجائے

۶۹۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا حجامت، قے اور احتلام۔ امام ابوعیسیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَ الْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَقَدْرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِبْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مُرْسَلاً وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ السَّجْزِيَّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَقَالَ اَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ ثِقَةٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَرْوِيْ عَنْهُ شَيْئًا.

ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔عبداللہ بن زید بن اسلم ،عبدالعزیز بن محمد اور کئی راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً روایت کی ہے اور ابوسعید کا ذکر نہیں کیا۔عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سجزی سے سنا کہ انہوں نے احمد بن حنبلؒ سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبداللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں ۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا انہوں نے علی بن عبداللہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

۴۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا

۴۹۰: باب روزے میں عمداً قے کرنا

۶۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا فَلْيَقْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى ابْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا اَرَاهُ مَحْفُوْظًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ وَثَوْبَانَ وَفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ وَاِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَآئِمًا مُتَطَوِّعًا فَقَاءَ فَضَعُفَ فَاَفْطَرَلِذٰلِكَ هٰكَذَارُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا

۶۹۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جسے خود بخود قے آجائے اس پر قضا واجب نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے اسے قضا روزہ رکھنا چاہیے۔اس باب میں ابو درداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے ہشام کی ابن سیرین اوران کی ابو ہریرہؓ سے روایت کے متعلق عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے علاوہ نہیں جانتے۔امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں یہ محفوظ نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں ۔ابو درداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قے فرمائی اور روزہ توڑ دیا ۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نفلی روزے سے تھے۔آپ ﷺ کو قے آئی اور آپ ﷺ نے کمزوری محسوس کرتے ہوئے روزہ کھول دیا۔بعض

وَالْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الصَّائِمَ اِذَا ذَرَعَهُ الْقَىْءُ فَلَا قَضَآءَ عَلَيْهِ وَاِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

احادیث میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔ اہل علم کا حدیث ابو ہریرہؓ پر عمل ہے کہ خود بخود قے پر قضا نہیں البتہ اگر جان بوجھ کر قے کرے تو قضاء ہے۔ امام شافعیؒ، سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۱: بَابُ مَاجَاءَ فِى الصَّائِمِ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ نَاسِيًا

۴۹۱: باب روزے میں بھول کر کھانا پینا

۶۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ اَوْشَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ.

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزے میں بھول کر کھایا پیا وہ روزہ نہ توڑے۔ اس نے جو کچھ کھایا پیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق تھا۔

۷۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَخَلَّاسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اَوْنَحْوَهٗ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ اِسْحٰقَ الْغَنَوِيَّةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اِذَا اَكَلَ فِىْ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۷۰۰: ہم سے روایت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور ام اسحٰق غنویہؓ سے بھی رویت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر کچھ کھا پی لے تب بھی قضا کرنا ہوگی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۴۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

۴۹۲: باب قصداً روزہ توڑنا

۷۰۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ نَا اَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَبُوالْمُطَوِّسِ اِسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا

۷۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں بغیر عذر یا مرض کے روزہ افطار کیا (توڑ دیا) وہ اگر ساری عمر بھی روزے رکھے تب بھی اس ایک روزے کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابوالمطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں ان کی اس حدیث کے علاوہ کوئی

اَعْرِفُ لَهٗ غَيْرِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

حدیث نہیں جانتا۔

۴۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَفَّارَةِ الفِطْرِفِي رَمَضَانَ

۴۹۳: باب رمضان میں روزہ توڑنے کا کفارہ

۷۰۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُوْعَمَّارٍ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَا نَاسُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَاقَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَا بِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ قَالَ فَخُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ مَنْ اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ جِمَاعٍ وَاَمَّا مَنْ اَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ اَكْلٍ اَوْ شُرْبٍ فَاِنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَآءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ بِالْجِمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةُ فِی الْجِمَاعِ وَلَمْ يُذْكَرْ عَنْهُ فِی الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَالُوْا لَا يُشْبِهُ الْاَ

۷۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رمضان کے روزے کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا (عرق بہت بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو۔ اس شخص نے کہا مدینہ کے لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انیاب (یعنی سامنے کے دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ اس باب میں ابن عمرؓ، عائشہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ جو شخص جماع سے روزہ توڑ دے اور جو شخص کھانے پینے سے روزہ توڑ دے ان کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں اور جماع اور کھانے پینے میں کوئی فرق نہیں۔ اسحٰقؒ، سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر صرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔ اس لئے کہ صرف جماع پر ہی آپ ﷺ سے کفارہ ادا کرنے کا حکم مروی ہے،

كُلُ وَالشُّرْبُ الْجِمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ اَفْطَرَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ يَحْتَمِلُ هٰذَا مَعَانِيَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ الْكَفَّارَةُ عَلٰى مَنْ قَدَرَ عَلَيْهِ وَهٰذَا رُجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا اَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا اَحَدٌ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ لِاَنَّ الْكَفَّارَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوْتِهٖ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلٰى مِثْلِ هٰذَا الْحَالِ يَاْكُلَهُ وَتَكُوْنُ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتٰى مَامَلَكَ يَوْمًا كَفَّرَ.

کھانے پینے میں نہیں۔ ان علماء کے نزدیک کھانے پینے اور جماع میں کوئی مشابہت نہیں لہٰذا ان دونوں کا حکم بھی ایک نہیں ہوسکتا یہ شافعیؒ اور احمدؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس شخص کو وہ کھجوریں اپنے اہل وعیال کو کھلانے میں کئی احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جس میں قدرت ہو۔ اور اس شخص میں اس کی قدرت نہیں تھی پھر جب وہ ٹوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا تو اس نے عرض کی کہ مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ لے جاؤ اور اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ۔ یہ حکم اس لئے تھا کہ کفارہ کا وجوب اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہو۔ امام شافعیؒ اس مسئلے میں یہ مذہب اختیار کرتے ہیں کہ ایسے آدمی پر کفارہ قرض ہوگا جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کردے۔

۴۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

۷۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَصَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بِالْعُوْدِ الرَّطْبِ وَكَرِهُوْالَهُ السِّوَاكَ اٰخِرَالنَّهَارِ وَلَمْ يَرَالشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاكِ بَاْسًا اَوَّلَ النَّهَارِوَاٰخِرَهٗ وَكَرِهَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ السِّوَاكَ اٰخِرَ النَّهَارِ.

۴۹۴: باب روزے میں مسواک کرنا

۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ روزے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم روزہ دار کیلئے ہر گیلی لکڑی کو مکروہ کہتے ہیں۔ بعض علماء نے دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ اسحٰقؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک دن کے کسی بھی حصے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۹۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۷۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ عَطِيَّةَ نَا اَبُوْعَاتِكَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْتَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

۴۹۵: باب روزے میں سرمہ لگانے کے بارے میں

۷۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ میری آنکھیں خراب ہوگئیں ہیں۔ کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَاَبُوْ عَاتِكَةَ يُضَعَّفُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَكَرِهَهٗ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

انسؓ کی حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں۔ اہل علم کا روزے میں سرمہ لگانے میں اختلاف ہے۔ بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ شامل ہیں۔ بعض اہل علم نے اس کی رخصت (اجازت) دی ہے اور یہی امام شافعیؒ کا قول ہے۔

۴۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

۴۹۶: باب روزے میں بوسہ لینا

۷۰۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَّ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَلَمْ يُرَخِّصُوْا لِلشَّابِّ مَخَافَةَ اَنْ لَا يَسْلَمَ لَهٗ صَوْمُهٗ وَالْمُبَاشَرَةُ وَعِنْدَهُمْ اَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تُنْقِصُ الْاَجْرَوَلَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ وَرَاَوْا اَنَّ لِلصَّائِمِ اِذَامَلَكَ نَفْسَهٗ اَنْ يُقَبِّلَ وَاِذَا لَمْ يَاْمَنْ عَلٰى نَفْسِهٖ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِيَسْلَمَ لَهٗ صَوْمُهٗ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۷۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا روزے میں بوسہ لینے کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس کی صرف بوڑھے شخص کو اجازت دی ہے اور جوان کو اس کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے اور مباشرت ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے روزے کے اجر میں کمی آجاتی ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ان کے نزدیک اگر روزہ دار کو اپنے نفس پر قدرت ہو تو اس کے لئے بوسہ لینا جائز ہے ورنہ نہیں تاکہ اس کا روزہ محفوظ رہے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۴۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

۴۹۷: باب روزہ میں بوس و کنار کرنا

۷۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَاوَكِيْعٌ نَااِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ.

۷۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں مجھ سے بوس و کنار کرتے تھے اور وہ تم سب سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھنے والے تھے۔

۷۰۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ

۷۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب

صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِ رْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ مَيْسَرَةَ اسْمُهٗ عَمْرُوبْنُ شُرَحْبِيْلَ وَمَعْنٰى لِاِرْبِهٖ يَعْنِىْ لِنَفْسِهٖ۔

سے زیادہ شہوت پر قابو پانے والے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

(ف) یہاں مباشرت کا معنی صرف جسم سے جسم ملانا ہے اور قرآن پاک میں جہاں آتا ہے کہ فَالْئٰنَ باشروھن اب تم اپنی عورتوں سے مباشرت کرو، وہاں سے جماع مراد ہے۔

۴۹۸: بَابُ مَاجَاءَ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

۷۰۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَفْصَةَ حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِىَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهٗ وَهُوَ اَصَحُّ وَ اِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِفِىْ رَمَضَانَ اَوْفِىْ قَضَاءِ رَمَضَانَ اَوْفِىْ صِيَامِ نَذْرٍ اِذَالَمْ يَنْوِهٖ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهٖ وَاَمَّا صِيَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَهٗ اَنْ يَنْوِيَهٗ بَعْدَ مَا اَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ۔

۴۹۸: باب اس کا روزہ درست نہیں جو رات سے نیت نہ کرے

۷۰۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حفصہؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ یہ نافع سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما انہی کا قول مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ معنی ہے کہ جو شخص رمضان، قضاء رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا لیکن نفلی روزوں میں صبح کے بعد بھی نیت کرسکتا ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِىْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّىْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْلِىْ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ

۴۹۹: باب نفل روزہ توڑنا

۷۰۹: حضرت ام ھانیؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی پینے والی چیز پیش کی گئی آپ ﷺ نے اس میں سے پیا پھر مجھے دیا میں نے بھی پیا پھر میں نے کہا مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے پس آپ ﷺ میرے لیے استغفار کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا گناہ ہوا؟ میں نے کہا: میں روزے سے تھی اور روزہ ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے قضا روزہ رکھا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا اس میں کوئی حرج

فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ اِذَا اَفْطَرَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ اَنْ يَقْضِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَالشَّافِعِيِّ.

نہیں۔اس باب میں ابوسعیدؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ام ھانیؓ کی حدیث میں کلام ہے۔بعض اہل علم صحابہ وغیرہ کا اسی پرعمل ہے کہ اگر کوئی آدمی نفلی روزہ توڑ دے تو اس پر قضاء واجب نہیں البتہ اگر وہ چاہے تو قضاء کر لے۔سفیان ثوریؒ، احمدؒ، اسحٰقؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۷۱۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدُ بَنِيْ اُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِيْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ بِنْتِ اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ اَحْسَنُ هٰكَذَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ فَقَالَ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ وَحَدَّثَنَا غَيْرُ مَحْمُوْدٍ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ فَقَالَ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اَوْ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ عَلَى الشَّكِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ شُعْبَةَ اَمِيْرُ اَوْ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ عَلَى الشَّكِّ.

۷۱۰: سماک بن حرب نے ام ھانیؓ کی اولاد میں سے کسی سے یہ حدیث سنی اور پھر ان میں سے افضل ترین شخص جعدہ سے ملاقات کی۔ام ھانیؓ ان کی دادی ہیں۔پس وہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کے لئے طلب کیا اور پیا۔پھر ام ھانیؓ کو دیا تو انہوں نے بھی پیا۔پھر انہوں نے کہا یارسول اللہؐ میں تو روزے سے تھی۔آپؐ نے فرمایا نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہوتا ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کر لے۔شعبہ نے کہا کیا تم نے خود یہ ام ھانیؓ سے سنا تو (جعدہ) نے کہا نہیں۔مجھے یہ واقعہ میرے گھر والوں اور ابوصالح نے سنایا ہے۔حماد بن سلمہ یہ حدیث سماک سے روایت کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ ام ھانیؓ کے نواسے ہارون اپنی نانی ام ھانیؓ سے روایت کرتے ہیں اور شعبہ کی روایت احسن ہے۔محمود بن غیلان نے ابوداؤد کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے ''اَمِيْنُ نَفْسِهٖ'' کے الفاظ نقل کئے ہیں۔محمود کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابو داؤد سے شک کے ساتھ (اَمِيْرُ نَفْسِهٖ یا اَمِيْنُ نَفْسِهٖ) کے الفاظ نقل کئے ہیں۔اسی کئی طرق سے شعبہ سے راوی کا یہی شک مروی ہے کہ ''اَمِيْرُ نَفْسِهٖ یا اَمِيْنُ نَفْسِهٖ'' ہے۔

۷۱۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ.

۷۱۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا کہ کھانے کیلئے کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روزے سے ہوں۔

۷۱۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ

۷۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانِيْ يَوْمًا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَاهِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ﷺ جب دن میں میرے ہاں آتے تو پوچھتے کہ کچھ کھانے کیلئے ہے؟ اگر میں کہتی نہیں تو آپؐ فرماتے میں روزے سے ہوں۔ پس ایک مرتبہ آپؐ لائے تو میں نے عرض کیا ! آج ہمارے ہاں کھانا ہدیے کے طور پر آیا ہے۔ پوچھا: کیا ہے میں نے کہا حیس (ایسا کھانا جو گھی چھوارے اور پنیر وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے) ہے۔ فرمایا میں نے تو صبح روزے کی نیت کر لی تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپؐ اسے کھایا۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

۷۱۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ ابْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَ رَتْنِيْ اِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ اِبْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ رَوٰى صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا وَ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ لِاَنَّهُ رُوِيَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ فَقُلْتُ اَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا شَيْئًا وَلٰكِنْ سَمِعْتُ فِيْ خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۵۰۰: باب نفل روزے کی قضا واجب ہے

۷۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور حفصہؓ روزے سے تھیں کہ ہمیں کھانا پیش کیا گیا۔ ہمارا جی چاہا کہ ہم کھالیں پس ہم نے اس میں سے کچھ لیا پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے حفصہؓ آپ ﷺ سے پوچھنے میں مجھ سے سبقت لے گئیں کیونکہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمرؓ کی طرح بہادر) یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں روزے سے تھیں کہ کھانا آ گیا اور اسے دیکھ کر ہمارا کھانے کو جی چاہا پس ہم نے اس میں سے کھا لیا فرمایا اس روزے کے بدلے کسی دوسرے دن اس کی قضا میں روزہ رکھو۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ صالح بن ابواخضر اور محمد بن ابوحفصہ بھی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انسؒ، معمر، عبداللہ بن عمر، زیاد بن سعد، اور کئی حفّاظ حدیث زہری سے بحوالہ عائشہؓ مرسلا روایت کرتے ہیں اور اپنی روایت میں عروہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث اصح ہے اس لئے کہ ابن جریج نے زہری سے پوچھا کہ کیا آپ سے عروہؓ نے عائشہؓ کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کی ہے تو انہوں نے کہا میں نے اس کے متعلق عروہ سے کوئی چیز نہیں سنی البتہ سلیمان بن عبدالملک کے دور حکومت میں لوگوں سے ان حضرات کا قول سنا جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تھا۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کھانے کی حریص تھیں عین ممکن ہے کہ گھر میں کچھ کھانے کو نہ ہوا نہوں نے نفلی روزہ رکھ لیا ہو پھر جب کھانا آیا تو اللہ کی طرف سے انعام سمجھ کر کھا لیا ایسی احادیث نبی اکرم ﷺ سے مروی گزر چکیں کہ ایسی حالت میں نفلی روزے کی نیت کر لیتے جب گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا۔

۷۱۴: حَدَّثَنَا بِهٰذَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ الْبَغْدَادِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَاَوْا عَلَيْهِ الْقَضَاءَ اِذَا اَفْطَرَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

۷۱۴: ہم سے یہ حدیث روایت کی علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے۔ علماء صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت اسی حدیث پر عمل پیرا ہے ان کے نزدیک نفلی روزہ توڑنے والے پر قضا واجب ہے یہ مالک بن انسؒ کا بھی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: حدیث اس مسئلہ میں جمہور کی دلیل ہے کہ میّت کی جانب سے روزہ نیابت درست نہیں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ فدیہ کو روزہ کا بدل قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور شخص کا روزہ اس کے روزے کا بدل نہیں ہو سکتا (۲) ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر قصداً قے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے علامہ ابن نجم نے بارہ صورتیں بیان کی ہیں تفصیل کیلئے دیکھئے (البحر الرائق ج:۲۔ص:۲۷۴) (۳) امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا حدیث باب ان کی دلیل ہے البتہ امام مالکؒ کے نزدیک اس کے ذمہ قضاء واجب ہے (۴) اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمداً (جان بوجھ کر) روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں۔ جمہور کے نزدیک رمضان کے روزوں کی قضاء واجب ہے وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے زمانہ بھر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا (۵) احناف کے نزدیک اگر جان بوجھ کر کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا اب اس کے ذمہ قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہے۔ حدیث باب کی دلالۃ النص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہی علت کھانے پینے میں بھی پائی جاتی ہے (۶) روزہ میں مسواک کرنا اس حدیث سے استحباب معلوم ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آئے اس طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا (۷) روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد اور کنٹرول ہو تو بوسہ لینا بغیر کراہت کے جائز ہے ورنہ مکروہ ہے (۸) حدیث سے ائمہ نے یہ مسئلہ مستنبط کیا کہ قضاء روزہ اور نذر غیر معین میں رات کو نیت کرنا ضروری ہے لیکن رمضان نذر معین اور نفلی روزوں میں سے کسی میں بھی رات کو نیت کرنا ضروری ان تمام میں نصف نہار سے پہلے نیت کی جا سکتی ہے (۹) بعض ائمہ کے نزدیک نفلی روزہ بغیر عذر کے بھی توڑا جا سکتا ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بلا عذر روزہ توڑنا ناجائز ہے۔ اگر روزہ توڑ دیا تو اس کی قضاء واجب ہے اس کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث دونوں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۰۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۵۰۱: باب شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھنا

۷۱۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

۷۱۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں

سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَارَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَهْرٍ اَکْثَرَ صِیَامًا مِنْهُ فِیْ شَعْبَانَ کَانَ یَصُوْمُهٗ اِلَّا قَلِیْلًا بَلْ کَانَ یَصُوْمُهٗ کُلَّهٗ.

۷۱۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو وَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ وَرَوٰی سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ وَغَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ رِوَایَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَهُوَ جَائِزٌ فِیْ کَلَامِ الْعَرَبِ اِذَا صَامَ اَکْثَرَ الشَّهْرِ اَنْ یُّقَالَ صَامَ الشَّهْرَ کُلَّهٗ وَیُقَالُ قَامَ فُلَانٌ لَیْلَهٗ اَجْمَعَ وَلَعَلَّهٗ تَعَشّٰی وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ اَمْرِهٖ کَانَ ابْنُ الْمُبَارَکِ قَدْ رَاٰی کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ مُتَّفِقَیْنِ یَقُوْلُ اِنَّمَا مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ کَانَ یَصُوْمُ اَکْثَرَ الشَّهْرِ.

۵۰۲: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الصَّوْمِ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

۷۱۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِیَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ عَلٰی هٰذَا اللَّفْظِ وَمَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان اور شعبان کے علاوہ دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا حسن ہے۔ یہ حدیث ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت عائشہؓ کے واسطے سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ ﷺ اس ماہ کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

۷۱۶: حضرت عائشہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ سالم بن ابوالنضر اور کئی راوی بھی ابوسلمہؓ سے بحوالہ حضرت عائشہؓ محمد بن عمرو کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اس حدیث کے متعلق ابن مبارک سے مروی ہے کہ کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص پوری رات (عبادت کے لئے) کھڑا رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہو۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک ام سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ دونوں کی حدیث ایک ہی ہیں اور اس سے مراد یہی ہے کہ آپ ﷺ مہینے کے اکثر دنوں کے روزے رکھتے تھے۔

۵۰۲: باب تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے

۷۱۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شعبان کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزے نہ رکھا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ہم اس حدیث کو اس سند اور ان الفاظ ہی سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزے نہیں رکھ رہا تھا پھر جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ گئے تو

بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ مُفْطِرًا فَاِذَابَقِى شَىْءٌ مِنْ شَعْبَانَ اَخَذَ فِى الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ قَدْرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ قَوْلَهُ وَهٰذَا حَيْثُ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُقَدِّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ اِلَّاَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ وَ قَدْ دَلَّ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا الْكَرَاهِيَّةُ عَلٰى مَنْ يَّتَعَمَّدَ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ.

اس نے روزے رکھنا شروع کر دیئے (یہ ناجائز ہے) اس کی مثل حضرت ابوہریرہؓ سے دوسری حدیث مروی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو البتہ اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھنے کا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آ جائے (تو رکھ سکتا ہے) پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے کہ آدمی رمضان کی تعظیم واستقبال کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھے۔

۵۰۳: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

۵۰۳: باب شعبان کی پندرھویں رات

۷۱۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَ كْثَرَمِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ وَ فِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ لاَ نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْحَجَّاجِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَجَّاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ.

۷۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تو آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ ﷺ بقیع میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ڈر رہی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم نہ کریں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم حدیث عائشہؓ کو حجاج کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن کثیر نے عروہ سے اور حجاج نے یحییٰ بن کثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۵۰۴: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

۵۰۴: باب محرم کے روزوں کے بارے میں

۷۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ

۷۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

عنہ) حسن ہے۔

۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَسْأَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ یَسْأَلُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللهِ اَیُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهُ شَهْرُ اللهِ فِیْهِ یَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِیْهِ عَلٰی قَوْمٍ وَ یَتُوْبُ فِیْهِ عَلٰی قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۷۲۰: نعمان بن سعد حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپؐ رمضان کے علاوہ کون سے مہینے کے روزے رکھنے کا مجھے حکم فرماتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے صرف ایک آدمی کے علاوہ کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے نہیں سنا۔ میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ مجھے رمضان کے علاوہ کون سے مہینے میں روزرے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اگر رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھا کرو کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور اسی دن دوسری قوم کی بھی توبہ قبول کرے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

۵۰۵: باب جمعہ کے دن روزہ رکھنا

۷۲۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ نَا عُبَیْدُاللهِ بْنُ مُوْسٰی وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ کُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَقَلَّ مَا کَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللهِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدِ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صِیَامَ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ اِنَّمَا یُکْرَهُ اَنْ یَصُوْمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا یَصُوْمُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ لَمْ یَرْفَعْهُ.

۷۲۱: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے ابتدائی تین دن روزہ رکھتے اور جمعہ کے دن بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے نہ ہوں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبداللہؓ حسن غریب ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب کہا ہے۔ ان کے نزدیک جمعہ کا روزہ اس صورت میں رکھنا کہ اس سے پہلے اور بعد کوئی روزہ نہ رکھے تو یہ مکروہ ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے موقوف روایت کی ہے۔

۵۰۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کِرَاهِیَةِ صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ

۵۰۶: باب صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی

۷۲۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے بلکہ

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَصُوْمُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ یَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَّ جَابِرٍ وَّ جُنَادَةَ الْاَزْدِیِّ وَ جُوَیْرِیَةَ وَ اَنَسٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَهُوْنَ اَنْ یَّخْتَصَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِیَامٍ لَا یَصُوْمُ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ وَ بِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ۔

اس سے پہلے اوراس کے بعد بھی روزہ رکھے۔اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ضیادہ ازدیؓ، جویریہؓ، انسؓ، اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اسی پرعمل ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے روزہ رکھے اور نہ ہی بعد میں تو یہ مکروہ ہے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ یَوْمِ السَّبْتِ

۵۰۷: باب ہفتے کے دن روزہ رکھنا

۷۲۳: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْیَانُ بْنُ حَبِیْبٍ عَنْ ثَوْرِبْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُ کُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْیَمْضُغْهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ مَعْنٰی الْکَرَاهِیَةِ فِیْ هٰذَا اَنْ یَّخْتَصَّ الرَّجُلُ یَوْمَ السَّبْتِ بِصِیَامٍ لِاَ نَّ الْیَهُوْدَ یُعَظِّمُوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ۔

۷۲۳: حضرت عبداللہ بن بسرؓ اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتے کے دن فرض روزوں کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھا کرو۔پس اگر کسی کو اس دن انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے (یعنی روزہ نہ رکھے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اوراس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لئے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

(فائدہ): یہودی اس دن کی کس قدر تعظیم کرتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ گذشتہ دنوں امریکہ کے صدارتی امیدوار کو ہفتے کے دن کہیں جانا پڑا تو وہ کئی میل پیدل چل کر گئے تو عام حالات میں یہودی ایسا نہ کرتے ہوں گے لیکن یہاں چونکہ صدارتی امیدواروں کا ایک ایک دن اور لمحہ رپورٹ ہوتا تھا لہٰذا انہوں نے اپنی قوم کو خوش کرنے اور اپنے یہودی ہونے کا یوں اظہار کیا۔

خلاصۃ الابواب: اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ شعبان کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے جبکہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے پورے روزے نہیں رکھے جس سے ایک طرح کا تعارض ہوجاتا ہے اس کا جواب امام ترمذیؒ نے دیا ہے کہ عرب کے لوگ اکثر پر کُل کا لفظ بولتے ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شعبان کے روزے رکھتے تھے۔(۲) شعبان کے دوسرے نصف میں روزے رکھنے کی کراہت اس صورت میں ہے کہ ابتداء ماہ سے روزہ رکھتا نہ چلا آرہا ہو اور قضاء روزے بھی نہ ہوں نیز اُن دنوں میں روزہ رکھنے کی عادت بھی نہ ہو یہ کراہت بھی شفقۃً ہے کہ میری امت شعبان کے آخری روزوں کی وجہ سے رمضان کے روزوں میں کسی قسم کی کمزوری نہ محسوس کرے۔قربان جائیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔(۳) شب براءت کی فضیلت میں بہت سی روایات مروی ہیں جن میں سے بیشتر علامہ سیوطیؒ نے الدر المنصود میں جمع کردی ہیں یہ تمام روایات سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ کی حدیث باب بھی ضعیف ہے لیکن ان روایات کے ضعف کے باوجود شب براءت عبادت کا انفرادی طور پر اہتمام کرنا بدعت نہیں ہے اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ سے اس رات میں جاگنا اور اعمال مسنونہ پر عمل کرنا قابل اعتماد روایات سے ثابت

ہوا ہے البتہ اس رات میں سو رکعات نماز کی روایت موضوع اور گھڑی ہوئی ہے اس کی تصریح ابن الجوزیؒ نے کی ہے اسی طرح اس رات قبرستان کو جانا سنت مستمرہ نہیں۔ اس رات میں معمول سے زیادہ روشنی کرنا اور گھروں پر موم بتیاں روشن کرنا پٹاخے اور بارود چلانا بدعت شنیعہ ہے اللہ تعالیٰ ہدایت فرمادے بدعات سے محفوظ رکھے آمین۔ (۴) محرم کی فضیلت کو بیان کرنا ہے شاید کہ نبی کریم ﷺ کو محرم کے روزوں کی اس درجہ فضیلت کا اپنی بالکل آخری حیات میں علم ہوا ہو۔ (۵) جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے اگرچہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے جن حدیثوں میں صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے یہ ابتداء اسلام کا ہے اس وقت خطرہ یہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اسی طرح عبادت کیلئے مخصوص نہ کرلیا جائے جس طرح یہود نے صرف یوم السبت (ہفتہ) کو عبادت کے لئے مخصوص کرلیا تھا باقی دنوں میں عبادت کی چھٹی کرلی تھی۔

۵۰۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

۷۲۴ حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَ اَبِيْ قَتَادَةَ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۷۲۵ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءِ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ رَوٰى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۷۲۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَ اَنَا صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۵۰۸: باب پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا

۷۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو خاص طور پر روزہ رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے ماہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ حسن ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۷۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوہریرہؓ اس باب میں حسن غریب ہے۔

۵۰۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ

۵۰۹: باب بدھ اور جمعرات کے دن

الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْسِ

۷۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَدُّوِيَةَ قَالَا نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى نَا هَارُوْنُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَ هْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّاثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَ كُلَّ اَرْبَعَاءَ وَ خَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سُلْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ.

روزہ رکھنا

۷۲۷: حضرت عبیداللہ مسلم قریشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی اکرم ﷺ سے پورا سال روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے پھر فرمایا رمضان کے روزے رکھو پھر شوال کے (یعنی چھ روزے) اور اس کے بعد ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ لیا کرو اگر تم نے ایسا کیا تو گویا کہ تم نے سارے سال کے روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث بعض حضرات ہارون بن سلیمان سے بحوالہ مسلم بن عبیداللہ اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

۷۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدِ اسْتَحَبَّ اَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلَّا بِعَرَفَةَ.

۵۱۰: باب عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت

۷۲۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر میدان عرفات میں نہ ہو۔ (یعنی جب میدان عرفات میں ہو تو مستحب نہیں)

۵۱۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

۷۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ

۵۱۱: باب عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا پس ام فضلؓ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے پی لیا۔ اس باب

بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ يَعْنِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الْاِفْطَارَ بِعَرَفَةَ لِيَتَقَوّٰى بِهِ الرَّجُلُ عَلَى الدُّعَآءِ وَقَدْ صَامَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ.

میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ام فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ تو آپ ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی عرفہ کے دن حج میں روزہ نہیں رکھا۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ حاجی دعاؤں وغیرہ کے وقت کمزوری محسوس نہ کرے۔ بعض اہل علم نے عرفات میں یوم عرفہ کے دن روزہ رکھا ہے۔

۷۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ نَجِيْحٍ اسْمُهٗ يَسَارٌ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۷۳۰: حضرت ابن ابی نجیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا (یعنی عرفہ کے دن) اور اسی طرح میں نے حج کیا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ساتھ ان میں سے کسی نے بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا پس میں اس دن روزہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی کو اس کا حکم دیتا یا اس سے منع کرتا ہوں۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو نَجِیح کا نام یسار ہے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے یہ حدیث سنی ہے۔ ابن ابی نَجِیح نے اس حدیث کو ابو نَجِیح اور ایک دوسرے راوی کے واسطہ سے بھی حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۱۲: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۵۱۲: باب عاشورہ کے روزہ کی ترغیب

۷۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَ هِنْدِ بْنِ

۷۳۱: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ (یعنی محرم کی دس تاریخ) کا روزہ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سال کے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، محمد بن صیفیؓ، سلمہ بن اکوعؓ، ہند بن اسماءؓ، ابن عباسؓ، ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ، اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بھی

اَسْمَآءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اُمِّهِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ حَثَّ عَلٰى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى لَا نَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهُ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَ بِحَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

روایت ہے۔ عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعیؓ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہؓ کی حدیث کے علاوہ کسی روایت میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ عاشورے کا روزہ پورے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ابوقتادہؓ کی حدیث کے قائل ہیں۔

۵۱۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

۵۱۳: باب اس بارے میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

۷۳۲: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَا يَرَوْنَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ رَغِبَ فِيْ صِيَامِهِ لِمَا ذُكِرَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ.

۷۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھتے چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو صرف رمضان کے روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کی فرضیت ختم ہوگئی۔ پھر جس نے چاہا رکھ لیا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، قیس بن سعدؓ، جابر بن سمرہؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا حضرت عائشہؓ کی حدیث پر ہی عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جس کا جی چاہے وہ رکھ لے کیونکہ اس کی بہت فضیلت ہے۔

۵۱۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ هُوَ

۵۱۴: باب اس بارے میں کہ عاشورہ کونسا دن ہے

۷۳۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَ اَبُوْكُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ اَصُوْمُ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ

۷۳۳: حکم بن اعرج سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا کہ مجھے عاشورہ کے متعلق بتائیے کہ وہ کونسا دن ہے۔ انہوں نے فرمایا جب تم محرم کا چاند دیکھو تو دن گننا شروع کر دو اور نویں دن روزہ رکھو میں نے کہا کیا رسول

صَائِمًا قَالَ قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں۔

۷۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ التَّاسِعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ الْعَاشِرِ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ صُوْمُوا التَّاسِعَ وَالْعَاشِرَ وَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ.

۷۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ دس محرم کو رکھنے کا حکم دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا عاشورہ کے دن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک نو محرم اور بعض دس محرم کو عاشورہ کا دن کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے کہ نویں اور دسویں محرم کو روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۵۱۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صِيَامِ الْعَشْرِ

۵۱۵: باب ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا

۷۳۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِى الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰكَذَارَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَصَائِمًا فِى الْعَشْرِ وَ رَوٰى اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنِ الْاَ سْوَدِ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِى الْحَدِيْثِ وَرِوَايَةُ الْاَعْمَشِ اَصَحُّ وَاَوْصَلُ اِسْنَادًا قَالَ سَمِعْتُ اَبَابَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ الْاَعْمَشُ اَحْفَظُ لِاِسْنَادِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ مَنْصُوْرٍ.

۷۳۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کئی راویوں نے اس طرح اعمش سے روایت کیا ہے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری وغیرہ بھی یہ حدیث منصور سے اور وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزے سے نہیں دیکھا گیا۔ ابو احوص، منصور سے وہ ابراہیم سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں اسود کا ذکر نہیں کیا۔ منصور کی روایت میں علماء کا اختلاف ہے جب کہ اعمش کی روایت اصح اور اس کی سند متصل ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ محمد بن ربان وکیع کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اعمش ابراہیم کی سند کے معاملے میں منصور سے زیادہ احفظ ہیں۔

۵۱۶: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْعَمَلِ فِىْ اَيَّامِ الْعَشْرِ

۵۱۶: باب ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صالحہ کی فضیلت

۷۳۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۷۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِی عِمْرَانَ الْبَطِیْنُ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ.

نے فرمایا کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کئے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان دس دنوں کے علاوہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تب بھی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں تب بھی انہی ایام کا عمل زیادہ محبوب ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان و مال دونوں چیزیں لے کر جہاد میں نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ تو واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا) تو یہ افضل ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباسؓ حسن غریب صحیح ہے۔

۷۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِیُّ نَا مَسْعُوْدُ ابْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یَتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَ قِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مَسْعُوْدِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هٰذَا وَقَالَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ شَیْءٌ مِنْ هٰذَا.

۷۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک ذوالحج کے پہلے دس دنوں کی عبادت تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ان ایام میں سے (یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں) ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں اور رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مسعود بن واصل کی نہاس سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہیں بھی اس سند کے علاوہ کسی اور طریق کا علم نہیں تھا ان کا کہنا ہے کہ قتادہؓ، سعید بن مسیّب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۵۱۷: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۵۱۷: باب شوال کے چھ روزے

۷۳۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِکَ صِیَامُ الدَّهْرِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَثَوْبَانَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ اَیُّوْبَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدِ

۷۳۸: حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں بھی چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابو ہریرہؓ، اور ثوبانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ایوبؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم اس حدیث کی وجہ سے شوال کے چھ

اِسْتَحَبَّ قَوْمٌ صِيَامَ سِتَّةٍ مِنْ شَوَّالٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ حَسَنٌ مِثْلُ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ يُرْوٰى فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَيُلْحَقُ هٰذَا الصِّيَامُ بِرَمَضَانَ وَ اخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَنْ يَّكُوْنَ سِتَّةَ اَيَّامٍ فِيْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ اِنْ صَامَ سِتَّةَ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ مُتَفَرِّقًا فَهُوَ جَائِزٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَقَدْ رَوٰى عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَ سَعْدُ ابْنُ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَاَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

روزوں کو مستحب کہتے ہیں۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ یہ روزے رکھنا ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کی طرح بہتر ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ بعض روایات میں مروی ہے کہ ان روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھے۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک مہینے کے شروع سے چھ روزے رکھنا مختار ہے البتہ ان کے نزدیک شوال میں متفرق ایام میں چھ روزے رکھنا بھی جائز ہے۔ یعنی ان میں تسلسل ضروری نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد، صفوان بن سلیم سے اور وہ سعد بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت کے حوالے سے روایت کرتے ہیں وہ ابوایوب سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعبہ بھی یہ حدیث ورقاء بن عمر سے اور وہ سعد بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۵۱۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ ثَلٰثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

۵۱۸: باب ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

۷۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصَوْمَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاَنْ اُصَلِّيَ الضُّحٰى.

۷۳۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ لیا۔ ایک یہ کہ وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں دوسرا یہ کہ ہر مہینے کے تین روزے رکھوں اور تیسرا یہ کہ چاشت کی نماز پڑھا کروں۔

۷۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ عَقْرَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَقَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ

۷۴۰: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر اگر تم مہینے میں تین دن روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔ اس باب میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوعقرب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، اور جریر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو

وَ جَرِيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ اَنَّ مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ.

عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے بعض روایات میں ہے کہ ''جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے پورا سال روزے رکھے''

۷۴۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ اَيَّامٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ شِمْرٍ وَاَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَقَالَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۴۱: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پورا سال روزے رکھنے کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب (میں) نازل فرمائی۔ ''مَنْ جَآءَ ......'' جو ایک نیکی کرے گا اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب ہے'' لہٰذا ایک دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہوا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ نے یہ حدیث ابوشمر اور ابو تیاح سے وہ عثمان اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا..... الخ''

۷۴۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَ يَزِيْدُ الرِّشْكُ هُوَ يَزِيْدُ الضُّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيْدُ ابْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَّامُ وَ الرِّشْكُ هُوَ الْقَسَّامُ فِيْ لُغَةِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ.

۷۴۲: حضرت یزید رشک، معاذہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کونسے دنوں میں ام المؤمنین نے فرمایا حضور ﷺ کچھ پرواہ نہ کرتے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یزید رشک وہ یزید ضبعی ہیں۔ یزید بن قاسم اور قسام ہیں۔ رشک اہل بصرہ کی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی اقسام کے ہیں (یعنی تقسیم کرنے والا)

۵۱۹: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ

۵۱۹: باب روزہ کی فضیلت

۷۴۳: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ

۷۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ایک نیکی (کا ثواب) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور روزہ صرف میرے لئے ہے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا۔ روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم میں کوئی جاہل کسی روزے دار سے جھگڑنے لگے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

صَـائِـمٌ فَلْيَـقُلْ اِنِّی صَائِمٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ وَسَلَامَةَبْنِ قَيْصَرٍ وَ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَـاصِيَّةِ وَ اسْمُ بَشِيْرٍ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْخَصَـاصِيَّةُ هِیَ اُمُّهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی وَحَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اس باب میں معاذ بن جبلؓ، سہل بن سعدؓ، کعب بن عجرہؓ، سلامہ بن قیصرؓ، اور بشیر بن خصاصیہؓ سے بھی روایت ہے۔ بشیر بن خصاصہؓ کا نام زحم بن معبد ہے، خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۴۴: حَدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِیُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَی الرَّيَّانُ يُدْعٰی لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهٗ وَمَنْ دَخَلَهٗ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۷۴۴: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' ہے اس میں سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا پس جو روزہ دار ہوگا وہ اس میں سے داخل ہوگا اور جو اس میں سے داخل ہوگیا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰی رَبَّهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری اس وقت جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَوْمِ الدَّهْرِ

۵۲۰: باب ہمیشہ روزہ رکھنا

۷۴۶: حَدَّثَـنَـا قُتَيْبَةُ وَ اَحْـمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ قَالَا نَا حَمَّـادُ بْنُ زَيْـدٍ عَـنْ غَيْلَانَ بْـنِ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَـدٍ عَـنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الـدَّهْـرَ قَـالَ لَا صَـامَ وَلَا اَفْـطَـرَ اَوْلَـمْ يَصُمْ وَلَمْ يُـفْـطِـرْ وَفِـی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ وَ عِـمْـرَانَ بْـنِ حُـصَيْـنٍ وَاَبِـیْ مُوْسٰی قَـالَ اَبُوْعِيْسٰـی حَدِيْثُ اَبِیْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ كَرِهَ قَـوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَقَالُوْا اِنَّمَا يَكُوْنُ صِيَامُ الـدَّهْـرِ اِذَا لَـمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ الْاَضْحٰی وَاَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَمَنْ اَفْطَرَ فِیْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّالْكَرَاهِيَةِ وَلَا يَكُوْنُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ هٰكَذَارُوِیَ

۷۴۶: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزہ رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا راوی کو شک ہے کہ ''لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ'' یا ''لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ'' فرمایا (معنی دونوں کے ایک ہی ہیں) اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عبداللہ بن شخیرؓ، عمران بن حصینؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوقتادہ حسن ہے اہل علم کی ایک جماعت نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے پس جو شخص ان دنوں میں روزے نہ رکھے

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَ قَالَا لَا يَجِبُ اَنْ يُفْطِرَ اَيَّامًا غَيْرَ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْاَيَّامِ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ۔

وہ کراہت کے حکم سے خارج ہے۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے امام احمدؒ اور اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ ان پانچ دنوں کے علاوہ روزہ چھوڑنا واجب نہیں جن میں روزے رکھنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق۔

۵۲۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ سَرْدِ الصَّوْمِ

۵۲۱: باب پے در پے روزے رکھنا

۷۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۷۴۷: حضرت عبداللہ بن شقیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپؐ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپؐ مستقل روزے رکھیں گے۔ پھر جب افطار کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپؐ روزے نہیں رکھیں گے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۷۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ان سے کسی نے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ پورا مہینہ روزے رکھیں گے اور جب کسی مہینے میں افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس مہینے میں روزے نہیں رکھیں گے پھر اگر ہم چاہتے کہ آپ کو رات میں نماز پڑھتا دیکھیں تو ہم ایسا ہی پاتے اور اگر سوتے دیکھنا تو سو رہے ہیں۔

۷۴۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ بْنِ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ اَخِيْ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا

۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ترین روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے تھے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن کے مقابل آتے تو کبھی فرار کا راستہ اختیار نہ کرتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْاَعْمٰى وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنِ فَرُّوْخَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَفْضَلُ الصِّيَامِ اَنْ يَصُوْمَهُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَيُقَالُ هٰذَا هُوَ اَشَدُّ الصِّيَامِ.

حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعباس ایک نابینا شاعر ہیں ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افضل ترین روزے یہی ہیں کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے اور کہا جاتا ہے کہ یہ شدید ترین روزے ہیں۔

۵۲۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ النَّحْرِ

۵۲۲: باب عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

۷۵۰: حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَاعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَعَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هُوَا بْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيُّ الْمَدَنِيُّ وَهُوَثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَمٰلِكُ بْنُ اَنَسٍ.

۷۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک عیدالفطر اور دوسرا عیدالاضحیٰ کے دن، اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہے کہ ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ عمرو بن یحییٰ، ابن عمارہ بن ابوحسن مازنی مدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں۔

۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ بَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَيُقَالُ لَهُ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَزْهَرَ اَيْضًا وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

۷۵۱: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عید الاضحیٰ کے موقع پر دیکھا کہ انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا۔ عیدالفطر کو روزہ سے اس لئے منع کرتے تھے کہ وہ روزہ کھولنے اور مسلمانوں کی عید کا دن ہے اور عیدالاضحیٰ میں اس لئے کہ تم اپنی قربانی کا گوشت کھاسکو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوعبید کا نام سعد ہے انہیں مولیٰ عبدالرحمٰن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ازہر، عبدالرحمٰن بن عوف کے چچازاد بھائی ہیں۔

۵۲۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ

۵۲۳: باب ایام تشریق

صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

۷۵۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَ يَوْمُ النَّحْرِ وَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُ نَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيّ وَ سَعْدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَ نُبَيْشَةَ وَ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ وَعَبْدِاللهِ بْنِ حُذَافَةَ وَ اَنَسٍ وَ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍ و الْاَسْلَمِيِّ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو وَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُقْبَةَبْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ صِيَامَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اِنَّ قَوْمًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ رَخَّصُوْا لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَالَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِاَنْ يَصُوْمَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ وَ اَهْلُ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ قَالَ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ لَا اَجْعَلُ اَحَدًا فِيْ حِلٍّ صَغَّرَاسْمَ اَبِيْ.

میں روزہ رکھنا حرام ہے

۷۵۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن اور ایام تشریق (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخ) ہم مسلمانوں کے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔اس باب میں حضرت علیؓ، سعدؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، نبیشہؓ، بشر بن سحیمؓ، عبداللہ بن حذافہؓ، انسؓ، حمزہ بن عمرو اسلمیؓ، کعب بن مالکؓ، عائشہ، عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ ایام تشریق میں روزے رکھنا مکروہ ہے لیکن صحابہؓ کی ایک جماعت اور بعض صحابہؓ "مُتَمَتِّع" کے لئے اگر اس کے پاس قربانی کے لئے جانور نہ ہوتو روزہ رکھنے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں۔امام شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اہل عراق، موسیٰ بن علی بن رباح اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتیبہ کو لیث بن سعد کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ بن علی کہا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ کے نام کی تصغیر کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

۵۲۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۷۵۳: حَدَّثَنَا مَحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالُوْانَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ

۵۲۴: باب روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے

۷۵۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔اس باب میں حضرت سعدؓ، علیؓ، شداد بن اوسؓ، ثوبانؓ، اسامہ بن زیدؓ، عائشہؓ، معقل بن یسارؓ (انہیں معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے) ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابو

وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَ عَلِيٍّ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَ ثَوْبَانَ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ عَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَيُقَالُ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي مُوْسٰى وَ بِلَالٍ وَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَذُكِرَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّهُ قَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَذُكِرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ لِاَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ رَوٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَحَدِيْثُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَ قَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ حَتّٰى اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِاللَّيْلِ مِنْهُمْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَ ابْنُ عُمَرَ وَبِهٰذَا يَقُوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَسَمِعْتُ اِسْحٰقَ ابْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنِ احْتَجَمَ فَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهٰكَذَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ ثَابِتًا وَلَوْ تَوَقّٰى رَجُلٌ الْحِجَامَةَ وَهُوَ صَائِمٌ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ وَاِنِ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ لَمْ اَرَ ذٰلِكَ اَنْ يُفْطِرَهُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰكَذَا كَانَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِبَغْدَادَ وَ اَمَّا بِمِصْرَ فَمَالَ اِلَى الرُّخْصَةِ وَ لَمْ يَرَ بِالْحِجَامَةِ بَاْسًا وَ احْتَجَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ.

موسیٰ، اور بلالؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں زیادہ صحیح رافع بن خدیج کی حدیث ہے۔ علی بن عبداللہؒ کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا ثوبانؓ اور شداد بن اوس کی حدیث اس باب میں اصح ہے۔ اس لئے کہ یحییٰ بن ابوکثیر ابوقلابہ سے دونوں حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ثوبانؓ کی بھی اور شداد بن اوس کی بھی۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت اور ان کے علاوہ بھی کئی حضرات روزے دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ بعض صحابہؓ جیسے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ اور ابن عمرؓ رات کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ ابن مبارکؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ میں نے اسحاق بن منصور سے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی پچھنا لگوانے والے روزہ دار کے متعلق قضا کا حکم دیتے ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن ابراہیمؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں حسن بن محمد زعفرانی نے مجھے بتایا کہ امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا مروی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ پس مجھے علم نہیں کہ ان میں سے کونسی روایت ثابت ہے۔ لہٰذا اگر روزہ دار اس سے اجتناب کرے تو میرے نزدیک بہتر ہے اور اگر پچھنے لگوائے تو میرے خیال میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا یہ قول بغداد کا ہے اور مصر آنے کے بعد وہ پچھنا لگانے کی اجازت کی طرف مائل ہو گئے تھے اور ان کے نزدیک پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے

۵۲۵ : بَابُ مَاجَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ

۵۲۵: باب روزہ دار کو پچھنے لگانے

فِیْ ذٰلِکَ

کی اجازت

۷۵۴: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالِ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوٰى وُهَيْبٌ نَحْوَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ رَوٰى اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۷۵۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ امام ابوعیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے اسی طرح عبدالوارث کی مثل بیان کیا ہے۔ اسمٰعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ایوب، عکرمہؓ سے مرسل روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۷۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ جَابِرٍ وَ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ لَمْ يَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگائے۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ کا اسی حدیث پر عمل ہے اور وہ روزہ دار کے لئے پچھنے لگانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۲۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِی الصِّيَامِ

۵۲۶: باب روزوں میں وصال[1] کی کراہت کے متعلق

۷۵۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۷۵۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تو وصال ہی

[1] وصال کا معنی یہ ہے کہ روزہ رکھے اور پھر دو دن یا اس سے زیادہ دنوں تک افطار نہ کرے۔ (مترجم)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّي لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَ يَسْقِيْنِي وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْوِصَالَ فِي الصِّيَامِ وَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ يُوَاصِلُ لِاَيَّامٍ وَلَا يُفْطِرُ۔

کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔اس باب میں حضرت علیؓ ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابن عمرؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہی کہ انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علما کا عمل ہے کہ روزے میں وصال مکروہ ہے۔عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے وہ وصال کرتے تھے یعنی درمیان میں افطار نہیں کرتے تھے۔

۵۲۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ

۵۲۷: باب صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا

۷۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ وَ اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَ هُوَ جُنُبٌ مِنْ اَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ وَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَكْثَرِاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنَ التَّابِعِيْنَ اِذَا اَصْبَحَ جُنُبًا يَقْضِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ازواج مطہرات) فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جایا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء، صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔بعض تابعینؒ کہتے ہیں کہ اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت حدیث میں مذکور ہے پھر پیر کی تو خاص طور سے اس لئے بھی اہمیت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔اسی دن آپ ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اسی دن آپ ﷺ ہجرت کر کے قباء پہنچے۔۲ حدیث سے باب بدھ کے روزہ کی بھی فضیلت ثابت ہو رہی ہے۔۳ عرفہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے بلکہ عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا اور راتوں کو قیام کرنے کا بہت اجر وثواب ہے۔۴ عاشوراء عَشْرٌ سے ماخوذ ہے اس سے مراد محرم کی دسویں تاریخ ہے پہلے عاشوراء کا روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی صرف استحباب باقی رہ گیا۔۵ ائمہ عظام کے نزدیک عید کے چھ روزے مستحب ہیں البتہ امام مالکؒ ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔۶ حافظ ابن حجرؒ نے دس صورتیں ایام بیض کی تعیین کے بارے میں لکھی ہیں تمام صورتوں میں تین دن روزہ رکھنے کی فضیلت ہو جائے گی یعنی ایسا شخص صائم الدہر سمجھا جائے گا۔صوم الدہر (یعنی پورا زمانہ روزہ کی حالت میں) کے تین مفہوم ہیں ان میں سے صوم داؤد

علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے اسی سے فرق کر لینا چاہئے صوم وصال اور صوم دھر میں کہ صوم وصال (پے درپے روزے رکھنا) کہ روزہ افطار نہ کرنا یا ایام منہیہ میں بھی روزے رکھنا۔ ۷ نبی کریم ﷺ روزے رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے اس طرح رات کو نماز پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے۔ ۸ عید الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لئے ہے کہ مسلمانوں کی عید ہے اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ ایام حق تعالیٰ کی جانب سے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں۔ ۹ جمہور ائمہ کے نزدیک حجامت یعنی (پچھنے لگانے یا لگوانے) سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے اور نہ یہ عمل مکروہ ہے۔ ۱۰ حدیث باب کے عموم کی بنا پر جمہور ائمہ کے نزدیک جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل فجر کے طلوع کے بعد فوراً غسل کر لے یا تاخیر کرکے۔

۵۲۸: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

۷۵۹: حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَاءٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِی الدُّعَاءَ.

۵۲۸: باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنا

۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے پھر اگر وہ روزے سے ہو تو دعا کرے۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى فَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی روزہ دار کی دعوت کی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں دونوں حدیثیں جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں حسن صحیح ہیں۔

۵۲۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا

۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۹: باب عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا (یعنی نفلی) روزہ نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابو زناد نے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن ابو عثمان سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۳۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَاخِيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

۷۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِاللهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكُنْتُ اَقْضِيْ مَايَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هٰذَا.

۵۳۰: باب رمضان کی قضاء میں تاخیر

۷۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں اپنے رمضان کے قضا روزے شعبان میں رکھتی تھی یہاں تک کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ابوسلمہؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ

۷۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلٰى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ عُمَارَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۵۳۱: باب روزہ دار کا ثواب جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں

۷۶۳: ابولیلیٰ اپنی مولاہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا پیا جائے تو فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ اپنی دادی ام عمارہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبِ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَاَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ.

۷۶۴: ام عمارہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو ان کے کھانے سے فارغ ہونے سے یا فرمایا ان کے سیر ہو جانے تک فرشتے روزہ دار کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح اور شریک کی روایت سے اصح ہے۔

۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ يُقَالُ لَهَا لَيْلٰى عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۷۶۵: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے، وہ شعبہ سے وہ حبیب بن زید سے وہ اپنی مولاۃ (لیلیٰ) سے اور وہ اُم عمارہ بن کعب سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ حَتَّى يَفْرُغُوا اَوْ يَشْبَعُوا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اُمُّ عُمَارَةَ وَ هِيَ جَدَّةُ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ.

مثل لیکن اس میں "حَتّٰی یَفْرَغُوا وَیَشْبَعُوا" کے الفاظ کا ذکر نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ام عمارہؓ، حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

۵۳۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَضَآءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

۵۳۲: باب حائضہ روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں

۷۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اِخْتِلَافًا فِيْ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ عُبَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيُّ الْكُوْفِيُّ وَ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ.

۷۲۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایام حیض سے پاک ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا کرتے تھے اور جب کہ نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور معاویہؓ سے بھی بواسطہ عائشہؓ مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ حائضہ صرف روزوں کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں عبیدہ وہ عبیدہ بن معتب ضبی کوفی ہیں ان کی کنیت ابوعبدالکریم ہے۔

۵۳۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

۵۳۳: باب روزہ دار کے لئے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

۷۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ اَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوْطَ لِلصَّائِمِ وَ رَاَوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ وَفِي الْحَدِيْثِ مَا يُقَوِّيْ قَوْلَهُمْ.

۷۲۷: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وضو کا طریقہ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزے سے نہ ہو تو ناک میں بھی اچھی طرح پانی ڈالو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء نے روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنے کو مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث ان کے اس قول کی تائید کرتی ہے۔

۵۳۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ

۵۳۴: باب جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے

۷۲۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَيُّوْبُ بْنُ

۷۲۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

وَاقِدِ الْكُوفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَايَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا مِنَ الثِّقَاتِ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى مُوْسَى ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ اَيْضًا اَبُوْ بَكْرٍ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَ اَبُوْبَكْرٍ الْمَدِنِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اسْمُهٗ الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَهُوَاَوْثَقُ مِنْ هٰذَا وَاَقْدَمُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے ہم اسے کسی ثقہ راوی کی ہشام بن عروہ سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ موسیٰ بن داؤد، ابوبکر مدنی سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے کیونکہ محدثین کے نزدیک ابوبکر ضعیف ہیں۔ ابوبکر مدنی جو جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ان سے زیادہ ثقہ اور پرانے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: جمہور علماء کے نزدیک عورت کے لئے بغیر شوہر کی اجازت کے روزہ یا اور کوئی نفلی عبادت کرنا حرام ہے گناہ گار ہوگی۔۲۔ قضاء رمضان میں جلدی کرنا واجب نہیں اگر چہ افضل اور مستحب ہے۔۳۔ روزہ کی حالت میں ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ اس سے پانی کے دماغ یا گلے تک پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے اسی حدیث سے فقہاءؒ نے اصول مستنبط کیا ہے کہ اگر کوئی چیز دماغ میں یا پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو وہ مفسد صوم (روزہ توڑنے والی) ہوتی ہے اس اصول سے ثابت ہوا کہ سگریٹ یا حقہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی پر فتویٰ ہے۔

۵۳۵: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ

۵۳۵: باب اعتکاف

۷۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَمِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ لَيْلٰى وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابولیلیٰ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ اور عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ

۷۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز کے بعد ہی اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

فِیْ مُعْتَکَفِهٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَرَوَاهُ مَالِکٌ وَغَیْرُوَاحِدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ مُرْسَلاً وَرَوَاهُ الْاَوْزَاعِیُّ وَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکِفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ فَلْتَغِبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَعْتَکِفَ فِیْهَا مِنَ الْغَدِ وَقَدْ قَعَدَ فِیْ مُعْتَکَفِهٖ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ.

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے بھی مروی ہے وہ عمرہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ مالک اور کئی راوی بھی اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔اوزاعی اور سفیان ثوریؒ بھی، یحییٰ بن سعید سے وہ عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کا ارادہ ہو تو فجر کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہو جائے۔امام احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن ابراہیمؒ کا بھی یہی قول ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جس روز اعتکاف کرنا ہو اس رات کو سورج غروب ہونے سے پہلے اسے اپنی اعتکاف گاہ میں بیٹھنا چاہیے۔سفیان ثوریؒ اور مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔

۵۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

۵۳۶: باب شب قدر

۷۷۱: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَ یَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ وَابْنِ عُمَرَ وَ الْفُلَتَانِ ابْنِ عَاصِمٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ وَ عَبْدِاللهِ بْنِ اُنَیْسٍ وَاَبِیْ بَکْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَوْلُهَا یُجَاوِرُ تَعْنِیْ یَعْتَکِفُ وَ اَکْثَرُ الرِّوَایَاتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ کُلِّ وِتْرٍ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اَنَّهَا لَیْلَةُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَ لَیْلَةُ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ وَخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ وَسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ

۷۷۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابی بن کعبؓ، جابر بن سمرہؓ، جابر بن عبداللہؓ، ابن عمرؓ، فلتان بن عاصمؓ، انسؓ، ابوسعیدؓ، عبداللہ بن انیسؓ، ابوبکرہؓ، ابن عباسؓ، بلالؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔اور ''یجاور'' کے معنی اعتکاف کرنے کے ہیں۔اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک واللہ اعلم اس کی حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح کا سوال کیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

وَاٰخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ هٰذَا عِنْدِيْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجِيْبُ عَلٰى نَحْوِ مَا يُسْئَالُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ نَلْتَمِسُهَا فِيْ لَيْلَةِ كَذَا فَيَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ لَيْلَةِ كَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِيْ فِيْهَا لَيْلَةُ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَ يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا وَ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ بِهٰذَا.

طرح کا جواب دیا کرتے تھے۔اگر کہا جاتا کہ ہم اسے اس رات میں تلاش کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اچھا اس میں تلاش کرو لیکن میرے نزدیک قوی روایت اکیسویں رات والی ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ستائیسویں رات ہی ہے اور فرماتے کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامات بتائی تھیں ہم نے اسے گن کر یاد کرلیا۔ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا شب قدر آخری عشرے میں بدلتی رہتی ہے۔ہمیں اس کی خبر عبد بن حمید نے عبدالرزاق کے حوالے سے دی۔وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۷۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنّٰى عَلِمْتَ اَبَا الْمُنْذِرِ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ قَالَ بَلٰى اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَ حَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ اَنْ يُّخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۲: حضرت زرؒ نے اُبی بن کعبؓ سے پوچھا کہ آپؓ نے ابو منذر کو کس طرح کہا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔فرمایا بے شک ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ وہ ایسی رات ہے کہ اس کے بعد جب صبح سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔ہم نے گنا اور حفظ کرلیا قسم ہے اللہ کی کہ ابن مسعودؓ بھی جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کی ستائیسویں رات ہی ہے لیکن تم لوگوں کو بتانا بہتر نہیں سمجھا تاکہ تم صرف اس رات پر بھروسہ نہ کرنے لگو اور دوسری راتوں میں عبادت کرنا کم نہ کردو۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسُهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْسَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوَاٰخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهٖ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ

۷۷۳: عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکرہؓ کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے جب سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔آپ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کے ختم ہونے میں نو راتیں باقی رہ جائیں اور اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) تلاش کرو یا جب سات راتیں رہ جائیں یا جب پانچ راتیں رہ جائیں یا پھر رمضان کی آخری رات۔راوی کہتے ہیں کہ ابوبکرہؓ

فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جْتَهَدَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

رمضان کے پہلے بیس دن پورے سال کی مانند پڑھتے پھر جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو (زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی) کوشش کرتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۷: بَابُ مِنْهُ

۵۳۷: باب اسی سے متعلق

۷۷۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِظُ اَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جس قدر کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔

۵۳۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

۵۳۸: باب سردیوں کے روزے

۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيْبٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ عَامِرُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالِدُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِيِّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ.

۷۷۶: حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈی نعمت (یعنی نعمت کا ثواب) سردیوں میں روزہ رکھنا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن عامر قرشی کے والد ہیں ان سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الابواب: ۵۳۵تا۵۳۸ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ اعتکاف مسنون جو صرف رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب سے عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ ۲۔ اعتکاف نفل وہ اعتکاف ہے جو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ ۳۔ اعتکاف واجب۔ وہ اعتکاف ہے جو نذر کرنے یعنی منت ماننے سے واجب ہو گیا ہو واضح رہے کہ کسی عبادت کے انجام دینے کا دل دل میں ارادہ کر لینے سے نذر نہیں ہوتی بلکہ نذر کے الفاظ کا زبان سے ادا کرنا ضروری ہے نیز زبان سے بھی صرف ارادہ کا اظہار کافی نہیں بلکہ یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔

۵۳۹: بَابُ مَاجَآءَ عَلٰى

۵۳۹: باب ان لوگوں کا روزہ

الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ

رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں

۶۶۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلٰی سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَمِنَّا اَنْ یُفْطِرَ وَ یَفْتَدِیَ حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰى هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَ یَزِیْدُ هُوَابْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ۔

۶۶۶: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ" (ترجمہ: یعنی جن لوگوں میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ اس کے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلائیں) تو ہم میں سے جو چاہتا کہ روزہ نہ رکھے تو وہ فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید ابو عبید کے بیٹے اور سلمہ بن اکوعؓ کے مولیٰ ہیں۔

خلاصۃ الباب: حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص ارادۂ سفر کرے اور شہر سے نکلنے سے پہلے روزہ چھوڑ دے۔ جہاں تک حدیث کا تعلق ہے سو وہ اس بارے میں صریح نہیں کہ حضرت انسؓ نے اپنے وطن میں کھانا کھایا تھا بلکہ ہوسکتا ہے کہ یہ راستہ کی کسی منزل کا واقعہ ہے۔ (واللہ اعلم) ۲۔ حاجت طبعیہ مثلاً بول و براز اور غسل جنابت اور حاجت شرعیہ مثلاً نماز جمعہ نماز عید اور اذان وغیرہ کے لئے نکلنا جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کم از کم بیس رکعات تراویح ہیں البتہ امام مالکؒ سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس رکعتیں مروی ہیں جبکہ انکی تیسری روایت جمہور ائمہ ہی کے مطابق ہے پھر اُن چھتیس رکعات کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ مکرمہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویحہ کے بعد ایک طواف کیا کرتے تھے اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں اس طرح ان کی تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعتیں زیادہ ہوگئیں تفصیل کے لئے (اَلْمُغْنِی لِاِبْنِ قُدامہ ج ۲ ص ۱۶۷ فصل) (والمختار عندابی عبداللہ فیما عشوون رکعۃً) دیکھئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح بیس تھیں گویا تراویح کی بیس رکعات پر ائمہ کا اجماع ہے۔ مؤطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومانؒ سے روایت ہے کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الخطاب فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ رَكْعَةً۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں لوگ تیس رکعات ادا کرتے تھے (بیس رکعات تراویح اور تین وتر) یحیٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں فَلَمَّا جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ كَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً۔ پس جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اُبی بن کعب پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھاتے تھے فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۲ ص ۲۷۲۔ امام شعرانی لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں تراویح تیرہ رکعات پڑھتے تھے اور قاری لمبی سورتیں پڑھتا تھا یہاں تک کہ لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے اور ان دنوں میں امام حضرت ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ تھے پھر حضرت عمرؓ نے تیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا بیس رکعات تراویح اور تین وتر اور اسی پر معاملہ ٹک گیا مختلف شہروں میں۔

۵۴۰: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ اَکَلَ ثُمَّ خَرَجَ یُرِیْدُ سَفَرًا

۷۷۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ کَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ یُرِیْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهٗ رَاحِلَتُهٗ وَ لَبِسَ ثِیَابَ السَّفَرِ فَدَعٰی بِطَعَامٍ فَاَکَلَ فَقُلْتُ لَهٗ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَکِبَ.

۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ کَعْبٍ قَالَ اَتَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فِیْ رَمَضَانَ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ مَدِیْنِیٌّ ثِقَةٌ وَهُوَ اَخُوْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِیْحٍ وَالِدُ عَلِیِّ بْنِ الْمَدِیْنِیِّ وَ کَانَ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ یُضَعِّفُهٗ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ وَ قَالَ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یُّفْطِرَ فِیْ بَیْتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ وَ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّقْصُرَ الصَّلٰوةَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ جِدَارِ الْمَدِیْنَةِ اَوِ الْقَرْیَةِ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ.

۵۴۰: باب جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے

۷۷۸: محمد بن کعبؒ سے روایت ہے کہ میں رمضان میں انس بن مالکؓ کے پاس آیا تو وہ کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے اور ان کی سواری تیار تھی انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنت ہے۔ اور پھر سوار ہو گئے۔

۷۷۹: محمد بن اسمٰعیل، سعید بن ابومریم سے وہ محمد بن جعفر سے وہ زید بن اسلم سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ میں انس بن مالکؓ کے پاس آیا اور پھر اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن جعفر، ابن ابی کثیر مدنی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور اسمٰعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ عبداللہ بن جعفر نجیح کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسافر کو سفر کے لئے نکلنے سے پہلے افطار کرنا چاہیے۔ لیکن قصر نماز اس وقت تک نہ شروع کرے جب تک گاؤں یا شہر کی حدود سے باہر نہ نکل جائے یہ اسحٰق بن ابراہیم کا قول ہے۔

۵۴۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تُحْفَةِ الصَّآئِمِ

۷۸۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِیْفٍ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ مَاْمُوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الصَّآئِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِسْنَادُهٗ بِذَاکَ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سَعْدِ بْنِ طَرِیْفٍ وَ سَعْدٌ یُضَعَّفُ وَ یُقَالُ عُمَیْرُ بْنُ مَاْمُوْمٍ اَیْضًا.

۵۴۱: باب روزہ دار کے تحفے

۷۸۰: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کو تحفہ دیا جائے تو تیل یا خوشبو وغیرہ دینی چاہیے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔ ہم اس حدیث کو سعد بن طریف کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور سعد ضعیف ہیں۔ انہیں عمیر بن ماموم بھی کہا جاتا ہے۔

۵۴۲: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفِطْرِ

۵۴۲: باب عید الفطر

وَ الْاَضْحٰی مَتٰی یَکُوْنُ

۷۸۱: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسٰی نَا یَحْیَی بْنُ الْیَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ یَوْمَ یُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰی یَوْمَ یُضَحِّی النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَاَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ نَعَمْ یَقُوْلُ فِیْ حَدِیْثِہٖ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ.

اور عید الاضحیٰ کب ہوتی ہے؟

۷۸۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عید الفطر اس دن جب جب سب لوگ افطار کریں (یعنی روزہ نہ رکھیں) اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن سب لوگ قربانی کریں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سوال کیا کہ کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے سنا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

۵۴۳: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِعْتِکَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ

۷۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ اَنْبَانَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ عَامًا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَعْتَکِفْ عَامًا فَلَمَّا کَانَ فِی الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ فَاخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْمُعْتَکِفِ اِذَا قَطَعَ اِعْتِکَافَہٗ قَبْلَ اَنْ یُتِمَّہٗ عَلٰی مَانَوٰی فَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اِذَا نَقَضَ اِعْتِکَافَہٗ وَجَبَ عَلَیْہِ الْقَضَاءُ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ اِعْتِکَافِہٖ فَاعْتَکَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ وَ قَالَ بَعْضُھُمْ اَنْ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ نَذْرُ اِعْتِکَافٍ اَوْشَیْءٌ اَوْجَبَہٗ عَلٰی نَفْسِہٖ وَکَانَ مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَیْسَ عَلَیْہِ شَیْءٌ اَنْ یَقْضِیَ اِلَّا اَنْ یُحِبَّ ذٰلِکَ اِخْتِیَارًا مِنْہُ وَلَا یَجِبُ ذٰلِکَ عَلَیْہِ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَکُلُّ عَمَلٍ لَکَ اَنْ لَا تَدْخُلَ فِیْہِ فَاِذَا دَخَلْتَ فِیْہِ فَخَرَجْتَ مِنْہُ فَلَیْسَ عَلَیْکَ اَنْ تَقْضِیَ اِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ.

۵۴۳: باب ایام اعتکاف گزر جانا

۷۸۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال بیس دن کا اعتکاف کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس معتکف (اعتکاف کرنیوالا) کے بارے میں اختلاف ہے جو اسے پورا ہونے سے پہلے توڑ دے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اعتکاف توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف سے نکل آئے تو شوال میں دس دن اعتکاف کیا''۔ یہ امام مالکؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر یہ اعتکاف نذر یا خود اپنے اوپر واجب کیا ہوا اعتکاف نہیں تھا تو اس کی قضا واجب نہیں اور وہ فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر قضا واجب نہیں البتہ اگر اس کی چاہت ہو تو قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں۔ اگر کوئی عمل واجب نہ ہو اور تم اسے ادا کرنے لگو لیکن مکمل نہ کر سکو تو اس کی قضا واجب نہیں۔ ہاں اگر عمرے یا حج میں ایسا ہو تو قضا واجب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۴۴: بَابُ الْمُعْتَكِفُ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهٖ اَمْ لَا

۷۸۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبِ الْمَدِنِيُّ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۷۸۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اعْتِكَافِهٖ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ وَاَجْمَعُوْا عَلٰى هٰكَذَا اَنَّهٗ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَعُوْدَ الْمَرِيْضَ وَ لِيَتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَ يَشْهَدَ الْجُمُعَةَ اِذَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَرَاَوْا لِلْمُعْتَكِفِ اِذَا كَانَ فِيْ مِصْرٍ يُجَمَّعُ فِيْهِ اَنْ لَا يَعْتَكِفَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ لِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا لَهُ الْخُرُوْجَ مِنْ مُعْتَكَفِهٖ اِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرَوْا لَهٗ اَنْ يَتْرُكَ الْجُمُعَةَ فَقَالُوْا لَا يَعْتَكِفُ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ حَتّٰى لَا يَحْتَاجَ اِلٰى اَنْ يَخْرُجَ مِنْ مُعْتَكَفِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ لِاَنَّ خُرُوْجَهٗ لِغَيْرِ حَاجَةِ

۵۴۴: باب کیا معتکف اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے

۷۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو میری طرف اپنا سر مبارک جھکا دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ ﷺ حاجت انسانی کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راوی مالک بن انس سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہؓ سے راویت کرتے ہیں۔ لیث بن سعد بھی ابن شہاب سے وہ عروہ سے انہوں نے عمرہ سے اور وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۸۴: ہم سے بیان کی یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اعتکاف کرنے والا انسانی حاجت (یعنی پاخانہ یا پیشاب) کے علاوہ اعتکاف سے نہ نکلے۔ علماء کا اسی پر اجماع ہے کہ اعتکاف کرنے والا صرف قضائے حاجت کے لئے ہی نکل سکتا ہے۔ اہل علم کا مریض کی عیادت، جمعہ کی نماز اور جنازہ میں شرکت کیلئے معتکف کے نکلنے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ وغیرہ نے کہا کہ مریض کی عیادت بھی کرے اور جمعہ و جنازے میں بھی شریک ہو لیکن اس شرط پر کہ اعتکاف شروع کرتے وقت اس نے ان چیزوں کی نیت کی ہو۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے بعض اہل علم کے نزدیک ان میں سے کوئی عمل بھی جائز نہیں پس اگر اعتکاف کرنے والا ایسے شہر میں ہو کہ اس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو تو اسے اسی مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیے اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک معتکف کا جمعہ کیلئے جانا مکروہ ہے۔ اور ان کے نزدیک معتکف کیلئے جمعہ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں اس لئے اسے ایسی جگہ اعتکاف کرنا چاہیے تا کہ اسے قضائے حاجت کے علاوہ کسی دوسری ضرورت

اَلْاِنْسَانِ قَطْعٌ عِنْدَ هُمْ لِلْاِعْتِكَافِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَلَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَ قَالَ اِسْحٰقُ اِنِ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ فَلَهٗ اَنْ يَتْبَعَ الْجَنَازَةَ وَ يَعُوْدَ الْمَرِيْضَ.

کیلئے نکلنا نہ پڑے کیونکہ ان علماء کے نزدیک سوائے حاجت بشری کے علاوہ نکلنا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔امام احمدؒ،حضرت عائشہؓ کی حدیث کی وجہ سے اعتکاف کرنے والے کا جنازے یا مریض کی عیادت کیلئے نکلنا جائز نہیں سمجھتے۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف کے شروع میں اس کی نیت کی ہو تو پھر عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا جائز ہے۔

۵۴۵: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۷۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَ دَعٰى اَهْلَهٗ وَ نِسَاءَهٗ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهٗ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنْ يُصَلِّيَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ هُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَ عُمَرَ وَغَيْرِ هِمَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَ الشَّافِعِيِّ وَ هٰكَذَا اَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَقَالَ اَحْمَدُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا اَلْوَانٌ وَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَ قَالَ اِسْحٰقُ بَلْ نَخْتَارُ اِحْدٰى وَ

۵۴۵:باب رمضان میں رات کو نماز پڑھنا

۷۸۵: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔آپؐ نے تیئسویں رات تک ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی (یعنی تراویح) پھر تیئسویں رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہ پڑھائی لیکن پچیسویں رات کو آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری آرزو تھی کہ آپؐ رات بھی ہمارے ساتھ نوافل پڑھتے۔آپؐ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لئے پوری رات کا قیام لکھ دیا گیا۔پھر نبی ﷺ نے ستائیسویں رات تک نماز نہ پڑھائی۔ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلایا یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے۔راوی کہتے ہیں میں نے ابو ذرؓ سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا سحری۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا رمضان میں رات کی نماز (یعنی تراویح) کے بارے میں اختلاف ہے۔بعض اہل علم کے نزدیک وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھنی چاہئیں یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اسی پر ان کا عمل ہے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جو حضرت عمرؓ،علیؓ اور دوسرے صحابہؓ سے مروی ہے کہ بیس رکعات پڑھے۔سفیان ثوریؒ،ابن مبارکؒ،شافعیؒ کا یہی قول ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں

اَرْبَعِيْنَ رَكْعَةً عَلٰى مَا رُوِىَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ اخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ اخْتَارَ الشَّافِعِيُّ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ اِذَا كَانَ قَارِئًا.

نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اس مسئلے میں کچھ نہیں کہا۔ اسحٰقؒ اکتالیس رکعات کا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ جیسے ابی بن کعب سے مروی ہے ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر خود قاری ہو تو اکیلے نماز پڑھے۔

فائدہ یعنی اگر امام حافظ یا قاری نہ ہو اور وہ چھوٹی سورتوں سے تراویح پڑھائے تو حافظ قاری کو اکیلے تراویح پڑھنا چاہیے۔ نماز تراویح کے متعلق امام ترمذیؒ صرف یہی ایک باب لائے ہیں جس میں حضور ﷺ سے رکعات کی تعداد منقول نہیں لیکن امام ترمذیؒ نے وتر سمیت اکتالیس۔ بڑے صحابہؓ سے بیس رکعات اور امام شافعیؒ کا مشاہدہ بیان فرمایا کہ مکہ میں بیس پڑھتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں مختلف روایات کی بناء پر کچھ نہیں کہتا۔ صحابہؓ کے زمانے سے لے کر حرمین شریفین میں بیس رکعات ہی ادا کی جاتی ہیں۔ حکومت کا مذہب حنبلی ہے لیکن حرمین شریفین کے علاوہ سعودی عرب کے دوسرے شہروں میں سنا ہے کہ آٹھ پڑھی جاتی ہیں۔ جب اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا گیا تو آپؓ نے جواب میں فرمایا کہ آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے گویا چند دن جو آپ ﷺ نے بعد عشاء با جماعت نماز ادا کی وہ تہجد ہی تھی تراویح نہیں۔

۵۴۶: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۵۴۶: باب روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۷۸۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۸۶: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۷: بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَاجَآءَ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ

۵۴۷: باب رمضان میں نماز شب (یعنی تراویح) کی ترغیب اور فضیلت

۷۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَ يَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس شخص نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز پڑھی) اس کے پچھلے

فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرَ کَذٰلِکَ فِیْ خِلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلٰی ذٰلِکَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

گناہ معاف کر دیئے گئے ۔ پھر آپ ﷺ کے وفات پا جانے تک اسی پر عمل رہا۔ اسی طرح خلافت ابوبکر صدیقؓ اور پھر خلافت عمرؓ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل رہا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور زہری نے یہ حدیث بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے مرفوعًا روایت کی ہے۔

اَبْوَابُ الْحَجِّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابوابِ حج
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۵۴۸: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حُرْمَةِ مَكَّةَ

۷۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعْدٍ وَ هُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِيْ وَ اَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَ لَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلاَ يَحِلُّ لِاِمْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا اَوْيَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكَ وَ اِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَالْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُوْ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لاَ يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ يُرْوٰى بِخِرْبَةٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۵۴۸: باب مکہ کا حرم ہونا

۷۸۸: حضرت ابوشریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سعید سے مکہ کی طرف لشکر بھیجتے ہوئے کہا۔ اے امیر مجھے اجازت دو کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کھڑے ہو کر فرمائی۔ میرے کانوں نے اسے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا مکہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے۔ اسے لوگوں نے حرمت کی جگہ قرار نہیں دیا کسی بھی شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس میں خون بہانا اور وہاں کے درخت کاٹنا حلال نہیں اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے (وہاں) قتال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو اسے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی اجازت دی تھی۔ تجھے تو اجازت نہیں دی (آپ ﷺ نے فرمایا) مجھے بھی دن کے کچھ حصے میں اس کی اجازت دی گئی اور اس کے بعد اس کی حرمت اسی دن اسی طرح لوٹ آئی جیسے کل تھی اور حاضر وغائب تک یہ حکم پہنچا دے۔ ابوشریحؓ سے پوچھا گیا کہ اس پر عمرو بن سعید نے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا اے ابوشریحؓ میں اس حدیث کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ حرم نافرمان اور باغیوں کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے بھاگنے والوں یا چوری کر کے بھاگنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ

اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ شُرَیْحٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَاَبُوْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیُّ اسْمُهٗ خُوَیْلِدُ بْنُ عَمْرٍو الْعَدَوِیُّ الْکَعْبِیُّ وَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ یَعْنِیْ جِنَایَةٍ یَقُوْلُ مَنْ جَنٰی جِنَایَةً اَوْ اَصَابَ دَمًا ثُمَّ جَآءَ اِلَی الْحَرَمِ فَاِنَّهٗ یُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ.

"بِخَرْبَة" کی جگہ" بِخِرْیَةٍ" کے الفاظ بھی مروی ہیں (خربہ کے معنی ذلت کے ہیں) اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوشریحؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابوشریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے۔" وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ "کے معنی جنایت یعنی تقصیر کر کے بھاگنے والا کے ہیں۔ جو شخص نقصان کر کے خونریزی کے بعد حرم میں آ جائے اس پر حد قائم کی جائے۔

۵۴۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ثَوَابِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۵۴۹: باب حج اور عمرے کا ثواب

۷۸۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِیٍّ وَ اُمِّ سَلَمَةَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

۷۸۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرے پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔ اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَ لَمْ یَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ اَبُوْ حَازِمٍ کُوْفِیٌّ وَهُوَ الْاَشْجَعِیُّ وَ اسْمُهٗ سَلْمَانُ مَوْلٰی عَزَّةَ الْاَشْجَعِیَّةِ.

۷۹۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور اس دوران عورتوں کے ساتھ فحش کلامی یا فسق (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں کیا تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحازم کوفی اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزۃ الاشجعیہ کے غلام ہیں۔

۵۵۰: بَابُ مَاجَآءَ مِنَ التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْکِ الْحَجِّ

۵۵۰: باب ترک حج کی مذمت

۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْقُطَعِیُّ الْبَصْرِیُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ نَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰی رَبِیْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْبَاهِلِیِّ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ عَنِ

۷۹۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سامان سفر اور اپنی سواری کی ملکیت رکھتا ہو کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے پھر اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس

الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا اَوْرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلاَ عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰي هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّمِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَهِلاَلُ بْنُ عَبْدِاللهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ''وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً '' اور اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند میں کلام ہے۔ ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۵۵۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِيْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِوَ الرَّاحِلَةِ

۵۵۱: باب زادراہ اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہوجاتا ہے

۷۹۲: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُوَ الرَّاحِلَةُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَلَكَ زَادًا اَوْرَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ زَيْدٍ هُوَالْخَوْزِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۷۹۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ حج کس چیز سے فرض ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا زاد راہ (سامان سفر) اور سواری سے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ ابراہیم بن یزید خوزی مکی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے کی وجہ سے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۵۵۲: بَابُ مَاجَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

۵۵۲: باب کتنے حج فرض ہیں

۷۹۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ كُوْفِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ آفِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لاَ وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُوْءْ كُمْ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى

۷۹۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً '' تو صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ صحابہؓ نے پھر پوچھا اے اللہ کے رسولؐ: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہوجاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ...... ' (یعنی اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر ان کی حقیقت تم پر ظاہر کر دی

حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ اسْمُ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ فَيْرُوْزَ.

جائے تو تمہیں بری لگیں'') اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو بختری کا نام سعید بن ابو عمران ہے اور وہ سعید بن ابو فیروز ہیں۔

۵۵۳: بَابُ مَاجَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ

۵۵۳: باب نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے

۷۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَ سِتِّيْنَ بَدَنَةً وَ جَاءَ عَلِیٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ ابْنِ حُبَابٍ وَ رَاَيْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ فِیْ كُتُبِهٖ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ وَ سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَاَيْتُهٗ لَا يَعُدُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَحْفُوْظًا وَ قَالَ اِنَّمَا يُرْوٰی عَنِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلٌ.

۷۹۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تین حج کیے دو ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔ اس حج میں آپ ﷺ قربانی کے لئے اپنے ساتھ تریسٹھ اور باقی اونٹ حضرت علیؓ یمن سے ساتھ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک اونٹ ابو جہل کا بھی تھا جس کے ناک میں چاندی کا چھلہ تھا آپؐ نے انہیں ذبح کیا اور ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا اکٹھا کرنے کا حکم دیا پھر اسے پکایا گیا اور اس کے بعد آپؐ نے اس کا کچھ شوربہ پیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنی کتاب میں یہ حدیث عبداللہ بن ابو زیاد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی سفیان ثوری کی سند سے نہیں پہچانا۔ جعفر اپنے والد وہ جابر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ حدیث محفوظ نہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثوری نے ابو اسحاق سے اور وہ مجاہد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ وَاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةٌ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ عُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهٖ وَ عُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ اِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۷۹۵: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کیے؟ انہوں نے فرمایا ایک حج اور چار عمرے۔ ایک عمرہ ذیقعدہ میں ایک صلح حدیبیہ کے موقع پر، ایک حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب آپ ﷺ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حبان بن

صَحِيْحٌ وَ حِبَانُ بْنُ هِلَالٍ اَبُوْ حَبِيْبٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ جَلِيْلٌ ثِقَةٌ وَ ثِقَةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ۔

ہلال کی کنیت ابوحبیب بصری ہے۔اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں۔یحییٰ بن سعید قطان انہیں ثقہ کہتے ہیں۔

خلاصة الابواب: حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق ۹ ھ میں آیا اور اس کے اگلے سال ۱۰ھ میں اپنی وفات سے صرف تین مہینے پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو ''حجۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہے اور اگر بندہ کو صحیح اور مخلصانہ حج نصیب ہوجائے جسے دین وشریعت کی زبان میں حج مبرور کہتے ہیں اور ابراہیمی ومحمدی نسبت کا کوئی ذرہ اس کو عطا ہوجائے تو گویا اس کو سعادت کا اعلیٰ مقام حاصل ہوگیا۔اس مختصر تمہید کے بعد حضرت علیؓ کی حدیث پر نظر ڈالئے کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید ہے جو حج کرنے کی استطاعت کے باوجود حج نہ کریں اس لئے سورۂ آل عمران کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا اور اس کی سند پیش کی گئی ہے جس میں حج کی فرضیت کا بیان ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے صرف حوالہ کے طور پر آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنے پر اکتفا کیا یہ وعید آیت کے جس حصے سے نکلتی ہے وہ اس کے آگے والا حصہ ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم کے بعد جو کوئی کافرانہ رویہ اختیار کرے یعنی باوجود استطاعت کے حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں وہ ساری دنیا اور ساری کائنات سے بے نیاز ہے۔مراد یہ ہے کہ ایسے ناشکرے اور نافرمان جو کچھ بھی کریں اور جس حال میں مریں اللہ کو ان کی کوئی پروا نہیں ہے۔(۱) حدیث باب کی بناپر جمہور کے نزدیک فرضیت حج کے لئے زادِ راہ اور راحلہ (سفر خرچ اور سواری) کا ہونا ضروری ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وللّٰه علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا﴾ جب نازل ہوئی تو کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ ما السبیل یعنی سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا زادِ راہ اور راحلہ یعنی خرچہ اور سواری مراد ہے (۲) اس پر اجماع ہے کہ حج کی فرضیت ایک ہی بار ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے (۳) اس پر بھی روایات متفق ہیں آپ ﷺ نے بعثت کے بعد ہجرت سے پہلے ایک سے زائد حج کئے چنانچہ آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ ﷺ موسم حج میں حجاج کے مجمعوں میں جاتے اور انہیں دین اسلام کی دعوت دیتے تھے اور ارکانِ حج کی ادائیگی میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے روایت باب میں ہجرت سے پہلے آپ کے صرف دو مرتبہ حج کرنے کا بیان ہے لیکن یہ روایت راجح نہیں کیونکہ دوسری روایات اس پر دال ہیں کہ آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے دو سے زیادہ حج کئے اور یہی صحیح ہے اس لیے کہ ہجرت سے پہلے حج کے موسم میں تین مرتبہ انصارِ مدینہ کے ساتھ آپ ﷺ کی ملاقات ثابت ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ قبل الہجرت دو سے زیادہ حج کئے لیکن راجح یہ ہے کہ ان حجوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔

۵۵۴ بَابُ مَاجَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

۵۵۴: باب نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے

۷۹۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ عُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَ الرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ

۷۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا آئندہ سال ذیقعدہ میں حدیبیہ والے عمرے کی قضا میں تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ۔اس باب میں حضرت انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت

حَجَّتِهٖ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ رَوٰی بْنُ عُیَیْنَۃَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ وَ لَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے ابن عیینہ نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور اس میں انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ.

۷۹۷: یہ حدیث روایت کی سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پھر یہ حدیث پہلی حدیث کی مثل بیان کی۔

۵۵۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۵۵۵: باب نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا

۷۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَیْدَاءَ اَحْرَمَ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَنَسٍ وَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۹۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کرایا۔لوگ جمع ہو گئے پھر جب آپ ﷺ بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے احرام باندھا۔اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، انسؓ اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔

۷۹۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَلْبَیْدَاءُ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ فِیْھَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ مَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَۃِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو کہ آپ ﷺ نے بیداء کے مقام پر احرام باندھا اللہ کی قسم آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے پاس درخت کے قریب سے لبیک پکارنا شروع کیا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۶: بَابُ مَاجَآءَ مَتٰی اَحْرَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۵۵۶: باب نبی ﷺ نے کب احرام باندھا

۸۰۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا عَبْدُالسَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

۸۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد لبیک پکاری۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں

النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوَاهُ غَیْرَ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِیْ یَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ یُحْرِمَ الرَّجُلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ.

یہ حدیث غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ اہل علم اس کو مستحب کہتے ہیں کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے اور تلبیہ پڑھے۔

خلاصۃ الابواب: اس پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ظاہراً احرام ذوالحلیفہ سے باندھا لیکن اس میں روایات مختلف ہیں کہ آپ ﷺ نے تلبیہ کب پڑھا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز کے فوراً بعد مسجد ہی میں پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت کے پاس مسجد سے نکلتے ہی پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ ﷺ اونٹنی پر اچھی طرح سوار ہو گئے تب پڑھا تھا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ رو بیداء کے مقام پر پہنچ کر پڑھا لیکن حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے یہ اختلاف دور ہو جاتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دراصل نبی کریم ﷺ نے ان تمام مقامات پر تلبیہ پڑھا تھا لہٰذا جس نے بھی جہاں آپ ﷺ کا تلبیہ سن لیا اسی طرح روایت کر دیا۔

۵۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِفْرَادِ الْحَجِّ

۵۵۷: باب حج افراد

۸۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَ فِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ وَ اَفْرَدَ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ.

۸۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا (یعنی حج میں فقط حج کا احرام باندھا) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حج افراد کیا۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُاللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عُبَیْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَ قَالَ الثَّوْرِیُّ اِنْ اَفْرَدْتَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ وَاِنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ مِثْلَهُ وَ قَالَ اَحَبُّ اِلَیْنَا الْاِفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ.

۸۰۲: ہم سے روایت کی اس کی قتیبہ نے وہ عبداللہ بن نافع صائغ سے وہ عبیداللہ بن عمرؓ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی حج افراد کرے تو بہتر ہے اور اگر تمتع کرے تو بھی بہتر ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک حج افراد سب سے بہتر ہے پھر حج تمتع اور اس کے بعد حج قران۔

(ف) حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) حج تمتع (۳) حج قران۔ صرف حج کا احرام باندھنا وہ حج افراد ہے۔ حج قران وہ ہے کہ حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے۔ حج تمتع یہ ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اور احرام کھول دے پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو احرام نہ کھولے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ نہیں ہے تو احرام کھول دے اور مکہ مکرمہ میں ہی ٹھہرا رہے اور حج سے پہلے کہیں نہ جائے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حج قران افضل ہے۔

۵۵۸: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۸۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَاخْتَارُوْهُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ.

۵۵۸: باب حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا

۸۰۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے لبیک بعمرة وحجة الٰہی میں حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ اور دوسرے لوگوں نے اسے (یعنی حج قران کو) پسند کیا ہے۔

۵۵۹: بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّمَتُّعِ

۸۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۵۹: باب تمتع کے بارے میں

۸۰۴: حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور ضحاک بن قیسؓ سے سنا کہ وہ دونوں تمتع کا ذکر کر رہے تھے جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ ضحاک بن قیس نے کہا یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کے حکم سے بے خبر ہو۔ حضرت سعدؓ نے کہا اے بھتیجے تو نے بری بات کہی۔ ضحاک نے کہا کہ عمر بن خطابؓ نے تمتع سے منع کیا ہے۔ حضرت سعدؓ فرمانے لگے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی (حج) تمتع کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی اسی طرح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْاَلُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَاَمْرُ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۸۰۵: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حج کے ساتھ عمرے کو ملانے (یعنی تمتع) کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپؓ کے والد نے اس سے منع کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو اگر میرے والد کسی کام سے منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے والد کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ ﷺ کی۔ شامی نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی۔ ابن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ اَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ وَ فِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَ سَعْدٍ وَ اَسْمَاءَ ابْنَتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ اَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بِعُمْرَةٍ فِىْ اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يُقِيْمُ حَتّٰى يَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَ عَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ يُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ اِذَا صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ اَنْ يَصُوْمَ فِى الْعَشْرِ وَ يَكُوْنَ اٰخِرُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَاِنْ لَمْ يَصُمْ فِى الْعَشْرِ صَامَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فِىْ قَوْلِ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَصُوْمُ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ وَ هُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ يَخْتَارُوْنَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِى الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی تمتع ہی کیا اور جس نے سب سے پہلے تمتع سے منع کیا وہ امیر معاویہؓ ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عثمانؓ، جابرؓ، سعدؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت نے تمتع ہی کو اختیار کیا ہے۔ یعنی حج اور عمرے کو۔ تمتع حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے اور اس کے بعد حج کرنے تک وہیں رہنے کو کہتے ہیں۔ اور اس میں قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی قربانی نہ کر سکتا ہو تو حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس آنے پر سات روزے رکھے۔ اور اس کے لئے مستحب ہے کہ تین روزے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں رکھ لے اس طرح کہ تیسرا روزہ عرفہ کے دن ہو۔ یعنی پہلے عشرے کے آخری تین دن۔ اگر ان دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں تو بعض علماء صحابہؓ جس میں حضرت عمرؓ اور عائشہؓ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایام تشریق میں روزے رکھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایام تشریق میں روزے نہ رکھے۔ اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ محدثین تمتع ہی کو اختیار کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۶۰: بَابُ مَاجَآءَ فِى التَّلْبِيَةِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ.

۵۶۰: باب تلبیہ (لبیک کہنے) کہنا

۸۰۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا ''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ ......'' (اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں۔ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تیری بادشاہت میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

۸۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيْدُ مِنْ عِنْدِهٖ فِيْ اَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِ هِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَاِنْ زَادَ زَائِدٌ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيْمِ اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اِنَّمَا قُلْنَا لَا بَاْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيْمِ اللّٰهِ فِيْهَا لِمَا جَآءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ تَلْبِيَةِ مِنْ قِبَلِهٖ لَبَّيْكَ وَ الرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۸۰۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ." (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تعریف نعمت اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ہے۔ آپؓ (حضرت ابن عمرؓ) اس تلبیہ میں یہ اضافہ فرماتے" لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ" (ترجمہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری عبادت کے لئے ہر وقت تیار رہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل تیری ہی رضا کے لئے ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، جابرؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کئے جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے تو انشاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ صرف رسول اللہؐ کا تلبیہ ہی پڑھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہ تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہم نے اس لئے کہی کہ ابن عمرؓ کو رسول اللہ کا تلبیہ یاد تھا پھر بھی حضرت ابن عمرؓ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ "**لبیک والرغباء الیک والعمل**" زیادہ کئے (میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیری ہی طرف رغبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل ہے۔

خلاصۃ الابواب: حج کی تین قسمیں ہیں (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران: تمام فقہاء کے نزدیک قران سب سے افضل ہے پھر تمتع پھر افراد۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک سب سے افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ امام احمدؒ کے نزدیک ان میں سے ہر ایک قسم جائز ہے اختلاف صرف افضلیت میں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ تمتع افضل ہے جس میں سوق ہدی نہ ہو یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو پھر افراد پھر قران۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے درس ترمذی ج: ۳)

۵۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّلْبِیَةِ وَ النَّحْرِ

۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ وَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ.

۸۱۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ یُلَبِّیْ اِلَّالَبّٰی مَنْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْشَجَرٍ اَوْمَدَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا.

۸۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِیُّ قَالَا نَا عُبَیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ وَ قَدْ رَوٰی مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ غَیْرَهٰذَا الْحَدِیْثِ وَ رَوٰی اَبُوْ نُعَیْمٍ الطَّحَّانُ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْطَاءَ فِیْهِ ضِرَارٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ

۵۶۱: باب تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

۸۰۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں تلبیہ (یعنی لبیک) کی کثرت ہو اور خون بہایا جائے یعنی قربانی کی جائے)۔

۸۱۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت اور کنکریاں سب تلبیہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین اِدھر اُدھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہوجاتی ہے۔ (یعنی جہاں تک زمین ہے سب لبیک پکارتے ہیں۔

۸۱۱: ہم سے روایت کی حسن بن محمد زعفرانی اور عبدالرحمٰن بن اسود، ابوعمرو بصری نے کہا کہ ہم سے روایت کی عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مثل، اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابی بکر غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی فدیک کی ضحاک بن عثمان سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ محمد بن منکدر، سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے بھی ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ روایت کرتے ہیں ابونعیم طحان ضرار بن صرد یہ حدیث ابن ابی فدیک سے وہ ضحاک سے وہ محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے وہ اپنے والد سے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن ضرار نے اس میں غلطی کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا آپؒ فرماتے تھے وہ شخص جو اس حدیث کو محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع

عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ اَخْطَاَ قَالَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ ذَكَرْتُ لَه حَدِيْثَ ضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاءٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَيْضًا مِثْلَ رِوَايَتِهٖ فَقَالَ لَاشَيْءَ اِنَّمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ رَاَيْتُهٗ يُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ صُرَدٍ وَ الْعَجُّ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَ الثَّجُّ هُوَ نَحْرُ الْبُدْنِ.

ہے اور وہ اپنے والد سے اس سند سے روایت کرتا ہے پس اس نے خطا کی۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ کے سامنے ضرار بن صرد کی ان ابی فدیک سے روایت بیان کی تو انہوں نے فرمایا کچھ نہیں۔ پس ان لوگوں نے اسے ابن ابی فدیک سے روایت کر دیا ہے۔ اور سعید بن عبدالرحمٰن کو چھوڑ دیا ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاریؒ ضرار بن صرد کو ضعیف سمجھتے ہیں۔ عج کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ثج قربانی کو کہتے ہیں۔

۵۶۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

۵۶۲: باب تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا

۸۱۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ هُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ خَلَّادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۸۱۲: حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہؓ کو تلبیہ بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دوں۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ خلاد کی ان کے والد سے مروی حدیث حسن صحیح ہے بعض راوی اسے خلاد بن سائب سے، زید بن خالد کے حوالے سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ خلاد کی اپنے والد سے روایت ہی صحیح ہے وہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۵۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۵۶۳: باب احرام باندھتے وقت غسل کرنا

۸۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا عَبْدُاللهِ ابْنُ يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدِاسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِغْتِسَالَ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۸۱۳: حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھتے وقت کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم احرام باندھتے وقت غسل کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰ فَاقِ

۸۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ مِنْ اَیْنَ نُهِلُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۵۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَالاَ یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ

۸۱۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِی الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَلْبَسَ الْقَمِیْصَ وَلاَ السَّرَاوِیْلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَ لاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ اَحَدٌ لَیْسَتْ لَهٗ نَعْلاَنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلاَ تَلْبَسُوْا شَیْئًا مِنَ الثِّیَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلاَ الْوَرْسُ وَلاَ تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلاَ تَلْبَسِ الْقُفَّازَیْنِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۵۶۶: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ

۵۶۴: باب آفاقی کے لئے احرام باندھنے کی جگہ

۸۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے، اہل نجد قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابر بن عبداللہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مشرق کے لئے عقیق کو میقات (احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۶۵: باب کہ محرم (احرام والے) کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں

۸۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہم کون کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قمیض، شلوار، برساتی، پگڑی اور موزے نہ پہنو البتہ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ پھر ایسا کپڑا بھی نہ ہو جس میں ورس (ایک خوشبو) یا زعفران لگا ہوا ہو اور عورت اپنے چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۵۶۶: باب اگر تہبند اور جوتے

وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَوَا لنَّعْلَيْنِ

۸۱۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا اَيُّوْبُ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْاِزَارَفَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَالَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ.

۸۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا لَمْ يَجِدِا لْمُحْرِمُ الْاِزَارَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۵۶۷: بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ اَوْ جُبَّةٌ

۸۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًا قَدْ اَحْرَمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَنْزِعَهَا.

۸۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَهٰكَذَا رَوٰى قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ وَ الصَّحِيْحُ مَا رَوٰى عَمْرُو

نہ ہوں تو پاجامہ اور موزے پہن لے

۸۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب محرم (احرام باندھنے والے) کو تہبند نہ ملے تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

۸۱۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی طرح۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر لنگی نہ ہو تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم ابن عمرؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ بشرطیکہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۶۷: باب جو شخص قمیص یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے

۸۱۹: عطاء روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن اُمیہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام کی حالت میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے حکم دیا کہ اسے اتار دے۔

۸۲۰: ہم سے روایت کی ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ اصح ہے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ اسی طرح قتادہ حجاج بن ارطاۃ اور کئی راوی بھی عطاء سے یعلیٰ بن امیہ کے

بْنُ دِيْنَارٍ وَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

واسطے سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح عمرو بن دینار اور ابن جریج کی ہی راویت ہے یہ دونوں عطاء سے وہ صفوان بن یعلی سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: کعبین سے مراد قدم کی پشت کی ہڈی ہے نہ کہ ٹخنہ مطلب یہ ہے کہ ہڈی جوتے میں چھپی نہیں رہنی چاہئے احرام کی حالت میں عورت کے چہرہ پر اس طریقہ سے نقاب ڈالنا کہ وہ نقاب اس کے چہرہ پر لگنے لگے جائز نہیں چہرہ سے دور رہنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے حنفیہ کے نزدیک عورت کے لئے دستانے پہننا جائز ہے جس حدیث میں عورت کے لئے دستانے پہننا منع ہے وہ حضرت ابن عمرؓ کے اپنے الفاظ ہیں حضور ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ (۲) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک محرم کو اگر چادر مہیا نہ ہو تو سلا ہوا کپڑا (پاجامہ) پہن سکتا ہے اور اس کے پہننے سے فدیہ بھی واجب نہیں۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی سلا ہوا پاجامہ پہننا جائز نہیں بلکہ سلے ہوئے کپڑے کو پھاڑ کر اسے چادر بنا لے پھر پہن لے اگر یہ ممکن نہ ہو تو شلوار پہن لے لیکن اس صورت میں فدیہ ادا کرنا واجب ہے ان کے دلائل وہ مشہور احادیث ہیں جن میں محرم کو سلے ہوئے کپڑے پہننے سے روکا گیا ہے۔

۵۶۸: بَابُ مَا جَآءَ مَايَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

۵۶۸: باب محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے

۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ الْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام میں پانچ چیزوں کو مارنا جائز ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَارَةَ وَ الْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَ الْغُرَابَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبُعٍ عَدٰى عَلَى النَّاسِ اَوْعَلٰى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهٗ.

۸۲۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا محرم کے لئے درندے، کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوے کو مارنا جائز ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ درندے اور کاٹنے والے کتے کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو درندہ انسان یا جانور پر حملہ آور ہوتا ہو تو محرم کے لئے اس کو مارنا بھی جائز ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ان کو قتل کرنے کی علت ان کا ابتداءً ایذا دینا ہے اس کی تائید حضرت ابو سعید خدری کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے یقتل المحرم السبع العادی کہ محرم سات ظالم درندوں کو مار سکتا ہے۔

۵۶۹: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

۸۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤسٍ وَ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوْا لَا يَحْلِقُ شَعْرًا وَقَالَ مَالِکٌ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا مِنْ ضُرُوْرَةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَالشَّافِعِیُّ لَا بَاْسَ اَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا.

۵۶۹: باب محرم کے پچھنے لگانا

۸۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عبداللہ بن بحینہؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم محرم کو پچھنے لگانے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ بال نہ مونڈھے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ محرم بغیر ضرورت کے پچھنے نہ لگائے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر بال نہ اکھاڑے جائیں تو محرم کے لئے پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک محرم کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۷۰: بَابُ مَا جَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

۸۲۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهٗ فَبَعَثَنِیْ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَ هُوَ اَمِيْرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاکَ يُرِيْدُ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يُشْهِدَکَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ اَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهٗ يَرْفَعُهٗ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ وَ مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ عُثْمَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَ بِهٖ يَقُوْلُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ لَا يَرَوْنَ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ وَ قَالُوْا اِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهٗ بَاطِلٌ.

۵۷۰: باب احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے

۸۲۴: نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ ابن معمر نے اپنے بیٹے کی شادی کا ارادہ کیا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا۔ میں گیا اور کہا کہ آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس بات پر گواہ ہوں۔ ابان بن عثمان نے فرمایا وہ گنوار اور بے عقل آدمی ہے۔ محرم (احرام باندھنے والا) نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے یا اسی طرح کچھ کہا پھر حضرت عثمان سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابورافعؓ اور میمونہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عثمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ کا اسی پر عمل ہے جن میں عمر بن خطابؓ، علیؓ، اور ابن عمرؓ شامل ہیں پھر بعض فقہاء تابعینؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی احرام کی حالت میں نکاح کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر نکاح کر لیا جائے تو وہ نکاح باطل ہے۔

۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

۸۲۵: حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے میمونہؓ کے ساتھ نکاح کیا تو آپ محرم نہیں تھے۔ پھر جب صحبت کی تب بھی

عَنْ اَبِی رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ فِيْمَا بَيْنَهُمَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيْعَةَ وَ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَ رَوَاهُ اَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ مُرْسَلًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرُوِیَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ هُوَ ابْنُ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ.

آپؐ احرام سے نہیں تھے۔ میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے علاوہ کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو۔ حماد بواسطہ مطر الوراق، ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ، سلیمان بن لیسار سے مرسلاً روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپؐ محرم نہ تھے۔ سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن اصم نے حضرت میمونہؓ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ بعض راوی یزید بن اصمؒ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے میمونہؓ سے نکاح کیا تو وہ حلال (یعنی احرام کی حالت میں نہیں تھے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن اصم میمونہؓ کے بھانجے ہیں۔

۵۷۱: بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

۵۷۱: باب محرم کو نکاح کی اجازت

۸۲۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۸۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح کیا اور آپ ﷺ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۸۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۸۲۷: حضرت ایوب، عکرمہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۸۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهٗ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَ اخْتَلَفُوْا

۸۲۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے کہ میں نے سنا ابوشعثاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوشعثاء کا

فِی تَزْوِیجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُونَةَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِی طَرِیقِ مَکَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلاَلاً وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِیجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلاَلٌ بِسَرِفَ فِی طَرِیقِ مَکَّةَ وَمَاتَتْ مَیْمُونَةُ بِسَرِفَ حَیْثُ بَنٰی بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ دُفِنَتْ بِسَرِفَ.

نام جابر بن زید ہے۔ اہل علم کا نبی اکرم علیہ السلام کے میمونہؓ سے نکاح کے متعلق اختلاف ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے ان سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا تھا۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح حلال ہوتے ہوئے ہوا لیکن لوگوں کو اس کا پتہ احرام باندھنے کی حالت میں چلا پھر دخول بھی حلال ہونے کی حالت میں ہی سرف (ایک مقام ہے) کے مقام پر مکہ میں ہوا۔ حضرت میمونہؓ کی وفات بھی سرف میں ہوئی اور آپؓ وہیں دفن ہوئیں۔

۸۲۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیرٍ نَا اَبِی قَالَ سَمِعْتُ اَبَا فَزَارَةَ یُحَدِّثُ عَنْ یَزِیدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُونَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلاَلٌ وَ بَنٰی بِهَا حَلاَلاً وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِی الظُّلَّةِ الَّتِی بُنِیَ بِهَا فِیهَا قَالَ اَبُو عِیسٰی هٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ وَ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِیثَ عَنْ یَزِیدَ بْنِ الْاَصَمِّ مُرْسَلاً اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُونَةَ وَهُوَ حَلاَلٌ.

۸۲۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے نکاح بھی اور مجامعت بھی حلال ہوتے ہوئے ہی فرمائی تھی۔ (یعنی جب محرم نہیں تھے) راوی کہتے ہیں پھر میمونہؓ سرف کے مقام پر فوت ہوئیں اور ہم نے انہیں اسی اقامت گاہ میں دفن کیا جہاں آپؐ نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور متعدد راویوں نے اسے حضرت یزید بن اصمؒ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا اور اس وقت آپؐ حالت احرام میں نہیں تھے۔

خلاصۃ الباب: محرم کے نکاح کا مسئلہ معرکہ آراء اختلافیات میں سے ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حالت احرام میں نکاح ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے اور اپنی بیٹی وغیرہ نکاح کر کے دینا بھی جائز ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث باب ہے **لا ینکح ولا یُنکح**۔ امام ابوحنیفہؒ کا استدلال اگلے باب کی حدیث ہے امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث راجح ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت نبی کریم علیہ السلام نے حضرت میمونہؓ سے بحالت احرام نکاح کیا تھا اس روایت کے ہم پلہ کوئی حدیث نہیں اور یہ روایت تواتر کے ساتھ مروی ہے نیز اس کے شواہد موجود ہیں۔

۵۷۲: بَابُ مَا جَآءَ فِی اَکْلِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ

۵۷۲: باب محرم کو شکار کا گوشت کھانا

۸۳۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا یَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِی عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَیْدُ الْبَرِّ لَکُمْ حَلاَلٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَالَمْ تَصِیدُوهُ اَوْیُصَدْ لَکُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ اَبُو عِیسٰی حَدِیثُ

۸۳۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا! حالت احرام میں خشکی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے حکم سے شکار کیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابوقتادہؓ اور طلحہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابرؓ مفسّر ہے

جَابِرٍ حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ وَالْمُطَّلِبُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِاَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ يَصْطَدْهُ اَوْيُصْطَدْ مِنْ اَجْلِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ هٰذَا اَحْسَنُ حَدِيْثٍ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَ اَقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

اور مُطَّلِب کے جابرؓ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس نے خود یا صرف اسی کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس باب کی احسن اور قیاس کے سب سے زیادہ موافق حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

٨٣١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهُ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهُ فَشَدَّهُ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِىَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ.

٨٣١: حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ جا رہے تھے۔ جب مکہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ صرف میں احرام میں نہیں تھا اور باقی سب احرام میں تھے۔ پس ابوقتادہؓ نے ایک وحشی گدھے کو دیکھا تو اپنے گھوڑے پر چڑھ گئے اور ساتھیوں سے لاٹھی مانگی۔ انہوں نے انکار کر دیا پھر نیزہ مانگا انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ ﷺ نے خود ہی اٹھا لیا اور اس گدھے پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ بعض صحابہؓ نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے اور اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

٨٣٢: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ فِىْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِى النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٨٣٢: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقتادہ سے وحشی گدھے کے متعلق ابوالنضر کی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱) محرم کے لئے خشکی کا شکار از روئے قرآن پاک سے حرام ہے اسی طرح اگر محرم نے کسی غیر محرم کی شکار میں مدد کی یا اشارہ یا اس کو شکار کے بارے میں بتایا کہ فلاں جگہ شکار موجود ہے تب بھی اس شکار کا کھانا محرم کے لئے باتفاق حرام ہے البتہ اگر محرم کی مدد یا رہنمائی یا اشارہ کے بغیر کسی غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم کے حق میں ایسے شکار کے جائز ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک محرم کے لئے ایسے شکار کا کھانا مطلقاً جائز ہے ان کی دلیل اسی باب میں حضرت ابوقتادہؓ کی روایت ہے (۲) سمندری شکار محرم کے لئے بنص قرآن جائز ہے البتہ ٹڈی کے بارہ

میں جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ خشکی کا شکار ہے لہٰذا اس کے مارنے پر جزاء واجب ہے جس کی دلیل مؤطا امام مالک میں حضرت عمر کے فرمان سے ہے "لَتَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ" کہ ایک کھجور بہتر ہے ٹڈی سے۔ (۳) ضَبُعٌ ایک درندہ ہے جسے فارسی میں "کفتار" اور اردو میں بجو کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگر وہ یا اور کوئی درندہ از خود حملہ آور ہو اور اسے محرم قتل کر دے تو کوئی جزا واجب نہیں اور اگر محرم اسے ابتداءً قتل کرے تو جزا واجب ہے جو زیادہ سے زیادہ ایک بکری ہوگی حدیث باب کا مطلب یہی ہے

۵۷۳: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهِ بِالْاَبْوَاءِ اَوْبِوَدَّانَ فَاَهْدٰى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَكَرِهُوْا اَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اِنَّمَا رَدَّ عَلَيْهِ لِمَا ظَنَّ اَنَّهُ صِيْدَ مِنْ اَجْلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التَّنَزُّهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ اَهْدٰى لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ.

۵۷۳: باب محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۸۳۳: صعب بن جثامہؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ صعب کو "ابواء" یا "ودان" (دونوں مقام مکہ اور مدینے کے درمیان میں) لے کر گئے تو صعب ایک وحشی گدھا رسول اللہؐ کے لئے ہدیہ لائے۔ آپؐ نے واپس لوٹا دیا۔ جب رسول اللہؐ نے ان کے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے واپس کیا ہے کہ ہم احرام میں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اسے اس لئے واپس کیا تھا کہ ان کے خیال میں صعب نے اسے نبی اکرمؐ ہی کے لئے شکار کیا تھا۔ اور آپؐ کا اسے ترک کرنا تنزیہاً ہے۔ زہری کے بعض ساتھی بھی اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صعب نے وحشی گدھے کا گوشت ہدیے میں پیش کیا تھا لیکن یہ غیر محفوظ ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۴: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ

۵۷۴: باب کہ محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے

۸۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہمارے سامنے ٹڈی دل آ گیا پس ہم نے انہیں اپنی لاٹھیوں اور کوڑوں سے مارنا شروع

فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِاَسْيَاطِنَا وَ عِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِى الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَصِيْدَ الْجَرَادَ وَ يَاْكُلَهُ وَرَاٰى بَعْضُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةً اِذَا اصْطَادَهُ اَوْ اَكَلَهُ.

کر دیا۔ نبی اکرم علیہ نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ابومہزم کی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے ان کے متعلق کلام کیا ہے۔ علماء کی ایک جماعت محرم کے لئے ٹڈی کو شکار کر کے کھانے کی اجازت دیتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر محرم ٹڈی کو کھائے یا اس کا شکار کرے گا تو اس پر صدقہ واجب ہو جائے گا۔

۵۷۵: بَابُ مَا جَآءَ فِى الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ

۵۷۵: باب محرم کے لئے بجو کے شکار کا حکم

۸۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَالَ عَلِىٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رَوٰى جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ الْعَمَلُ فِى الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ ضَبُعًا اَنَّ عَلَيْهِ الْجَزَآءَ.

۸۳۵: حضرت ابن ابی عمارؓ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیا رسول اللہ علیہ نے اسی طرح فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث روایت کرتے ہوئے بحوالہ جابرؓ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن جریج کی روایت اصح ہے اور امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم اگر بجو کا شکار کرے تو اس پر جزاء ہے۔

فائدہ: بجو ایک جانور ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ بجو کا شکار جائز لیکن اس کا کھانا منع ہے کیونکہ کیل والے شکاری درندوں کے کھانے سے رسول اللہ علیہ نے منع فرمایا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا یہی مسلک ہے۔

۵۷۶: بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا

۸۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنِىْ هَارُوْنُ ابْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ بِفَخٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ

۸۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم علیہ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے فخ کے مقام پر غسل فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ

مَحْفُوْظٍ وَ الصَّحِيْحُ مَارَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ وَ بِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْاِغْتِسَالُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُمَا وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا مَرْفُوْعًا اِلَّامِنْ حَدِيْثِهٖ.

مکہ میں جانے کے لئے غسل کیا کرتے تھے۔امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہیں۔امام احمد بن حنبلؒ اور علی بن مدینی وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔اور ہم اس حدیث کو صرف انہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۵۷۷: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا وَ خُرُوْجِهٖ مِنْ اَسْفَلِهَا

۵۷۷: باب نبی اکرم ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے

۸۳۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّاجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ گئے تو بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے۔اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے

۸۳۸: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۹ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۵۷۹: باب بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۸۳۹: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ اَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ اِذَا رَاَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَفْعَلُهٗ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى رَفْعُ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۸۳۹: مہاجر مکی سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا گیا کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھائے؟ آپؓ نے فرمایا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو کیا کہیں ہم ہاتھ اٹھاتے تھے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت کے متعلق ہم

اِنَّما نَعرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ قَزْعَةَ وَ اسْمُ اَبِىْ قَزْعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجْرٍ.

صرف شعبہ کی ابوقزعہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابوقزعہ کا نام سوید بن حجر ہے۔

۵۸۰: بَابُ مَا جَآءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

۵۸۰: باب طواف کی کیفیت

۸۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمُقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَ الْمُقَامُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اَظُنُّهٗ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۴۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر داہنی طرف چل دیئے (یعنی طواف شروع کیا) تین چکر بازؤں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کئے اور چار چکروں میں (اپنی عادت کے مطابق) چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور آیت کریمہ "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى" مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ پڑھ کر دو رکعتیں پڑھیں اس وقت مقام ابراہیم آپؐ اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپؐ یہ آیت پڑھی "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ......" یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

خلاصۃ الابواب : (۱) بیت اللہ شریف کو دیکھ کر دعاء کرنا متعدد روایات سے ثابت ہے البتہ اس میں بحث ہے کہ رفع یدین کے ساتھ ہو یا بغیر رفع یدین کے۔ احناف کے اس میں دو قول ہیں (۱) امام طحاوی نے ہاتھ چھوڑنے کو ترجیح دی ہے اور اسی کو فقہائے حنفیہ کا مسلک بتایا ہے (۲) بعض علماء نے متعدد محققین حنفیہ کا قول نقل کیا ہے کہ رفع یدین کے ساتھ دعاء کرنا مستحب ہے

۵۸۱: بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

۵۸۱: باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنا

۸۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا وَ فِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ

۸۴۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور پھر چار چکر اپنی عادت کے مطابق چل کر پورے کئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر رمل

الشَّافِعِيُّ اِذَا تَرَکَ الرَّمَلَ عَمَدًا فَقَدْ اَسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ اِذَا لَمْ يَرْمُلْ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ لَمْ يَرْمُلْ فِيْمَا بَقِيَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ وَ لَا عَلٰى مَنْ اَحْرَمَ مِنْهَا.

(تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں اور اگر پہلے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں بھی رمل نہ کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ ہی اس پر رمل واجب ہے جس نے مکہ سے احرام باندھا ہو۔

۵۸۲: بَابُ مَا جَآءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

۵۸۲: باب حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے

۸۴۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ وَ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهٗ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَا يَسْتَلِمَ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

۸۴۲: حضرت ابوطفیل سے روایت ہے کہ ہم ابن عباسؓ اور معاویہؓ کے ساتھ طواف کر رہے تھے۔ معاویہؓ جس رکن سے گزرتے اسے چوم لیتے تھے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز بھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

۵۸۳: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَجِعًا

۵۸۳: باب نبی اکرم ﷺ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا

۸۴۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَجِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ عَبْدُالْحَمِيْدِ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ.

۸۴۳: ابن ابی یعلیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ ﷺ کے بدن پر ایک چادر تھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ثوری کی ابن جریج سے مروی ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالحمید، عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور ابن یعلیٰ، یعلیٰ بن امیہ ہیں۔

فائدہ: چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر دونوں کونے یا ایک کونہ بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

۵۸۴: بَابُ مَا جَآءَ فِي تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ

۵۸۴: باب حجر اسود کو بوسہ دینا

۸۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۸۴۴: عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن

اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَ يَقُولُ اِنِّیْ اُقَبِّلُکَ وَ اَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُکَ لَمْ اُقَبِّلْکَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ تَقْبِيْلَ الْحَجَرِ فَاِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ اسْتَلَمَهٗ بِيَدِهٖ وَقَبَّلَ يَدَهٗ وَ اِنْ لَمْ يَصِلْ اِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهٗ اِذَا حَاذٰی بِهٖ وَ كَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

خطاب رضی اللہ عنہما کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرماتے تھے میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لینا مستحب ہے۔ اگر اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب : رکن یمانی حجر اسود کے بالمقابل بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے حکم میں یہ فرق ہے کہ اگر حجر اسود کو چومنے یا استلام کا موقع نہ ملے تو دور سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لینا مسنون ہے لیکن رکن یمانی میں اگر ہاتھ سے استلام کا موقع مل جائے فبہا ورنہ دور سے اشارہ کرنا مسنون نہیں۔ دوسرا فرق یہ کہ حجر اسود کی طرح رکن یمانی کو چومنا ثابت نہیں نیز امام ازرقی نے ایسی روایات نقل کی ہیں جس سے حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کے وقت دعاء کی قبولیت کی خاص امید معلوم ہوتی ہے۔

۵۸۵: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

۵۸۵: باب سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے

۸۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ اَتَی الْمَقَامَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّی فَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَی الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَ قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهٗ يَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَاِنْ بَدَاَ بِالْمَرْوَةِ لَمْ يُجْزِهٖ وَ يَبْدَأُ بِالصَّفَا وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰی رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا

۸۴۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ جب مکہ تشریف لائے تو آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: ''وَاتَّخِذُوْا مِنْ ......'' (اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ) پھر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا پھر فرمایا ہم بھی اسی طرح شروع کرتے ہیں جس طرح اللہ نے شروع کیا اور صفا کی سعی شروع کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی'' اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ '' یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سعی میں صفا سے شروع کرے لہٰذا اگر مروہ سے شروع کرے گا تو وہ سعی نہیں ہوگی۔ علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو طواف کعبہ کر کے بغیر سعی کئے واپس

وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَاِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى اَتٰى بِلَادَهٗ اَجْزَاَهٗ وَ عَلَيْهِ دَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضٌ اِنْ تَرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى بِلَادِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يُجْزِئُهٗ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ.

آ جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر طواف کعبہ کیا اور سعی صفا ومروہ کئے بغیر مکہ سے نکل گیا تو اگر وہ قریب ہی ہو تو واپس آجائے اور سعی کرے۔ اگر اپنے وطن پہنچنے تک یاد نہ آئے تو دم کے طور پر قربانی کرے۔ سفیان ثوریؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر وہ سعی کئے بغیر اپنے وطن واپس پہنچ جائے تو اس کا حج نہیں ہوا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ صفا مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

۵۸۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

۵۸۶: باب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

۸۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ الَّذِيْ يَسْتَحِبُّهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنْ لَمْ يَسْعَ وَمَشٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاَوْهُ جَائِزًا.

۸۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی اس لئے کی تاکہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ کر چلنا مستحب ہے۔ لیکن آہستہ چلنا بھی جائز ہے۔

۸۴۷: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى فَقُلْتُ لَهٗ اَتَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى وَ لَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذَا.

۸۴۷: حضرت کثیر بن جمہان سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو صفا ومروہ کی سعی کے دوران آہستہ چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا؟ کیا آپؓ صفا ومروہ کے درمیان آہستہ چلتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر آہستہ چلوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو آہستہ چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں بہت بوڑھا ہوں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیرؓ نے بھی عبداللہ بن عمرؓ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا

۵۸۷: باب سواری پر طواف کرنا

۸۴۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ

۸۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

وَعَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ اَبِي الطُّفَيْلِ وَ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَطُوْفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ رَاكِبًا اِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا پس جب آپ ﷺ حجر اسود کے سامنے پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ ابوطفیلؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے بعض اہل علم صفا و مروہ کی سعی اور بیت اللہ کا طواف بغیر عذر کے سواری پر کرنا مکروہ سمجھتے ہیں امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۸۸: بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ.

۵۸۸: باب طواف کی فضیلت کے بارے میں

۸۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۸۴۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے کہ اس کی ماں نے ابھی جنا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ غریب ہے میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ابن عباسؓ سے موقوفاً مروی ہے۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانُوْا يَعُدُّوْنَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ اَفْضَلَ مِنْ اَبِيْهِ وَلَهٗ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا.

۸۵۰: حضرت ایوب کہتے ہیں کہ محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے ان کا ایک بھائی عبدالملک بن سعید بن جبیر بھی ہے ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۵۸۹: بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

۵۸۹: باب عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو (نفل) پڑھنا

۸۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِمَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى

۸۵۱: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! جو شخص اس گھر کا طواف کرے اور دن یا رات کے کسی حصے میں بھی نماز پڑھے تو اسے منع نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ

حَدِيْثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ اَيْضًا وَ قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ وَ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ كَذٰلِكَ اِنْ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اَيْضًا لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ عُمَرَ اَنَّهُ طَافَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ وَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى نَزَلَ بِذِيْ طُوًى فَصَلّٰى بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

فرماتے ہیں حدیث جبیر بن مطعم حسن صحیح ہے عبداللہ بن ابی نجیح نے اسی عبداللہ بن بابا ہ سے بھی روایت کیا ہے اہل علم کا عصر اور فجر کے بعد مکہ مکرمہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک عصر اور فجر کے بعد طواف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعیؒ ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے ان کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے فجر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مقام ذی طویٰ میں پہنچے اور طلوع آفتاب کے بعد طواف کے نوافل ادا کئے سفیان ثوریؒ اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

۵۹۰: بَابُ مَا جَآءَ مَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۵۹۰: باب طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے

۸۵۲: حَدَّثَنَا اَبُوْمُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ.

۸۵۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی نماز کی ایک رکعت میں "يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھی۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَقْرَءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ وَحَدِيْثُ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ.

۸۵۳: ہناد وکیع سے وہ سفیان سے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں "يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اصح ہے اور جعفر بن محمد کی اپنے والد سے مروی حدیث حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت ہے عبدالعزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

۵۹۱: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ

۵۹۱: باب ننگے ہو

اَلطَّوَافِ عُرْيَانًا

برہنہ ہو کر طواف کرنا حرام ہے

۸۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۵۴: حضرت زید بن اثیع فرماتے ہیں کہ میں نے علیؓ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کی طرف سے کن چیزوں کا حکم دے کر بھیجے گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا چار چیزوں کا ایک یہ کہ جنت میں صرف مسلمان وہی داخل ہوگا۔ دوسرا' بیت اللہ شریف کا طواف برہنہ نہ کیا جائے۔ تیسرا' اس سال کے بعد مسلمان اور مشرک حج میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور چوتھا' نبی اکرم ﷺ کا جس سے معاہدہ ہے وہ اپنی مقررہ مدت تک رہے گا اور اگر کوئی مدت مقررہ نہ ہو تو اس کو پہلے چار ماہ کی مہلت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علیؓ حسن ہے۔

۸۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ نَحْوَهُ وَ قَالَ زَيْدُ بْنُ يُثَيْعٍ وَهٰذَا اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ شُعْبَةُ وَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ اُثَيْلٍ.

۸۵۵: ابواسحاق سے اسی حدیث کی مثل روایت کی اور زید بن اثیع کی جگہ زید بن یثیع کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ سے اس میں خطا ہوئی اور انہوں نے زید بن اثیل کہا

خلاصۃ الابواب: (۱) حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس بات کے قائل ہیں کہ طواف کے بعد دو رکعتیں اوقات مکروہہ میں بھی ادا کی جا سکتی ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ یہ رکعتیں اوقات مکروہہ میں ادا نہیں کی جا سکتیں بلکہ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے والے کو چاہئے کہ وہ طواف کرتا رہے اور آخر میں تمام طوافوں کی رکعات سورج کے طلوع یا غروب کے بعد ایک ساتھ ادا کرے انکی دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے ۹ ھ کے حج میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تا کہ وہ میدان عرفات اور منیٰ میں جہاں تمام قبائل عرب کا اجتماع ہوتا تھا سورۂ براءت میں نازل شدہ احکام کا اعلان کر دیں بعد میں آپ ﷺ نے اسی سلسلہ میں حضرت علیؓ کو بھی بھیجا تھا مشرکین ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو حضور ﷺ نے اس سے روکا تھا۔

۵۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ.

۵۹۲: باب خانہ کعبہ میں داخل ہونا

۸۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ

۸۵۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے نکلے تو آنکھیں ٹھنڈی اور مزاج خوش تھا لیکن جب واپس تشریف لائے تو غمگین تھے میں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں کعبہ میں داخل ہوا کاش کہ میں کعبہ

فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنِّیْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

میں داخل نہ ہوا ہوتا مجھے ڈر ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنی امت کو تکلیف میں ڈال دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۳ : بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْكَعْبَةِ

۵۹۳ : باب کعبہ میں نماز پڑھنا

۸۵۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِیْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ بِلَالٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلٰوةِ فِی الْكَعْبَةِ بَاْسًا وَ قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ النَّافِلَةِ فِی الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ اَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوْبَةُ فِی الْكَعْبَةِ وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوْبَةُ وَ التَّطَوُّعُ فِی الْكَعْبَةِ لِاَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَ الْمَكْتُوْبَةِ فِی الطَّهَارَةِ وَ الْقِبْلَةِ سَوَاءٌ.

۸۵۷ : حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وسط کعبہ میں نماز پڑھی حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ، فضل بن عباسؓ عثمان بن طلحہؓ اور شیبہ بن عثمانؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں البتہ فرض نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ نفل نماز ہو یا فرض نماز دونوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور نفل دونوں کے لئے ایک جیسا ہے۔

۵۹۴ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَسْرِ الْكَعْبَةِ

۵۹۴ : باب خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا

۸۵۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنِیْ بِمَا كَانَتْ تُفْضِیْ اِلَيْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِیْ عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْ لَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۵۸ : حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ ابن زبیر نے ان سے کہا کہ مجھے وہ باتیں بتاؤ جو حضرت عائشہؓ تمہیں بتایا کرتی تھیں اسود نے کہا کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی (یعنی جاہلیت چھوڑ کر نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے) تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں دو دروازے بناتا پھر جب ابن زبیر مکہ کے حاکم مقرر ہوئے تو انہوں نے اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور اس کے دو دروازے کر دیے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۵ : بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْحِجْرِ

۵۹۵ : باب حطیم میں نماز پڑھنا

۸۵۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ

۸۵۹ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں چاہتی تھی کہ

بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَ قَالَ صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِّ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ هُوَ عَلْقَمَةُ بْنُ بِلَالٍ.

کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں پس رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں لے گئے پھر فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کے وقت تعظیم کی اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے نکال دیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقمہ بن بلال ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے نبی کریم ﷺ کے کعبہ میں نماز کے پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت بلالؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے داخل ہونے کے بعد وہاں نماز پڑھی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور فضل بن عباسؓ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی ۔جمہور نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ (۲) کعبہ شریف کی تعمیر دس مرتبہ ہوئی (۱) سب سے پہلی تعمیر ملائکہ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے کی تھی اور اس کا مقصد بیت معمور کے بالمقابل زمین پر ایک عبادت گاہ تعمیر کرنا تھا۔ دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف نے تعمیر کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے کئے ہوئے اضافے کو چھوڑ کر پھر سے قریش کی بنیادوں پر کعبہ کو تعمیر کیا چنانچہ پھر حطیم باہر رہ گئی اور کعبہ کا دروازہ ایک رہ گیا (۳) حجر کے بیت اللہ کا حصہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے اس لئے کہ یہ وہی حصہ ہے جسے قریش نے بناء کعبہ کے وقت چھوڑ دیا تھا البتہ حطیم کے بارہ میں اختلاف ہے کہ وہ بیت اللہ کا جزو ہے یا نہیں حجر بیت اللہ کی شمالی دیوار کے بعد چھ ذراع کی جگہ کو کہتے ہیں۔

۵۹۶: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ

۵۹۶: باب حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت

۸۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۶۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۸۶۱: مسافع حاجب نے عبداللہ بن عمروؓ کو روایت کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَ الْمَقَامَ يَا قُوْتَتَانِ مِنْ يَا قُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ تَامَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا يُرْوٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوْفًا قَوْلُهٗ وَفِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

نے ان کے نور کی روشنی بجھادی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے اور وہ غریب روایت ہے۔

خلاصۃ الباب : نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں قصر کیا تھا۔ اس قصر کی علت کے بارے میں جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ قصر سفر کی بناء پر تھا چنانچہ ان کے نزدیک اہل مکہ کے لئے منیٰ میں قصر نہیں ہوگا جبکہ امام مالکؒ اور اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ منیٰ میں قصر کرنا اسی طرح مناسک حج میں سے ہے جیسے عرفات و مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین ۔لہٰذا مکہ مکرمہ یا اس کے آس پاس سے آئے ہوں وہ بھی منیٰ میں قصر کریں۔

۵۹۷ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنٰى وَالْمُقَامِ بِهَا

۵۹۷: باب منیٰ کی طرف جانا اور قیام کرنا

۸۶۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ.

۸۶۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر صبح عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اسمٰعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۶۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْاَجْلَحِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعِ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ اِلَّا خَمْسَةَ اَشْيَاءَ وَ عَدَّهَا وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْمَا عَدَّ شُعْبَةُ.

۸۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ علی بن مدینی یحییٰ کے حوالے سے اور وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

۵۹۸ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

۵۹۸: باب منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے

۸۶۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهٖ مُسَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بَيْتًا يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى

۸۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم منی میں آپ ﷺ کے لئے ایک سایہ دار جگہ نہ بنادیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے جو پہلے وہاں پہنچ جائیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۹۹: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

۸۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ مَعَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ وَ قَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنَّ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى اِلَّا مَنْ كَانَ بِمِنًى مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَاْسَ لِاَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَقْصُرُوا الصَّلٰوةَ بِمِنًى وَهُوَ قَوْلُ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۶۰۰: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيْهَا

۸۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَ نَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَ الشَّرِيْدِ بْنِ السُّوَيْدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ مِرْبَعٍ

ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۹: باب منیٰ میں قصر نماز پڑھنا

۸۶۵: حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم علیہ اور بہت سے لوگوں کے ساتھ منیٰ میں بے خوف وخطر دو رکعتیں قصر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن وہب کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم علیہ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں ہی پڑھیں (یعنی قصر نماز) اہل مکہ کے منیٰ میں قصر کرنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ منیٰ میں صرف مسافر ہی قصر نماز پڑھ سکتا ہے اہل مکہ نہیں ابن جریج، سفیان، ثوریؒ یحییٰ بن سعید قطانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اہل مکہ منیٰ میں قصر نماز پڑھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اوزاعیؒ، مالکؒ، سفیان بن عیینہؒ اور عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۰: باب عرفات میں ٹھہرنا اور دُعا کرنا

۸۶۶: حضرت یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ابن مربع انصاری تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف رسول اللہ علیہ کا قاصد ہوں۔ نبی اکرم علیہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو کیونکہ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، جبیر بن مطعمؓ اور شرید بن سوید ثقفیؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مربع کی حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے

حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَ ابْنِ مِرْبَعٍ اِسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْوَاحِدُ.

جانتے ہیں وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے ان سے بھی ایک حدیث مروی ہے۔

۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی الصَّنْعَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَ مَنْ كَانَ عَلٰی دِيْنِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ كَانُوْا لَايَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ فَاَهْلُ مَكَّةَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ يَعْنِيْ سُكَّانُ اللّٰهِ وَمَنْ سِوٰی اَهْلِ مَكَّةَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَالْحُمْسُ هُمْ اَهْلُ الْحَرَمِ.

۸۶۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اوران کے متبعین جنہیں حمس کہا جاتا ہے مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم بیت اللہ کے خادم اور مکہ کے رہنے والے ہیں جب کہ دوسرے تمام لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''ثُمَّ اَفِيْضُوْا ......'' (پھر جہاں سے دوسرے لوگ واپس ہوتے ہیں تم بھی وہیں سے واپس ہو) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے جب کہ عرفات حرم سے باہر ہے وہ لوگ مزدلفہ میں ہی ٹھہر جاتے اور کہتے کہ ہم تو اللہ کے گھر کے قریب رہنے والے ہیں لیکن دوسرے لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں) حمس سے مراد اہل حرم ہیں۔

۶۰۱: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

۶۰۱: باب تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَااَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهٖ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ اَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ جَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰی هَيْأَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ وَ يَقُوْلُ يَاَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ ثُمَّ اَتٰی جَمْعًا فَصَلّٰی

۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر غروب آفتاب کے وقت آپؐ واپس ہوئے اور اسامہ بن زیدؓ کو ساتھ بٹھالیا اور اپنی عادت کے مطابق سکون واطمینان کیساتھ ہاتھ سے اشارے کرنے لگے لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو چلانے کے لئے ماررہے تھے۔ نبی اکرمؐ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے لوگو اطمینان سے چلو پھر آپؐ مزدلفہ پہنچے اور مغرب وعشاء دونمازیں اکٹھی پڑھیں صبح کے وقت قزح کے مقام پر آئے اور وہاں ٹھہرے آپؐ نے فرمایا یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے بلکہ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی

بِهِمُ الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰى قُزَحَ وَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَ قَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مُوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِئْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِئَ فَوَقَفَ وَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَ اسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللهِ فِى الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّىْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَ شَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّىْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّىْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ وَ فِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِىٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ عَلِىٍّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ وَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِىِّ مِثْلَ هٰذَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ رَاَوْا اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِىْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِىْ رَحْلِهٖ وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ اِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْاِمَامُ وَ زَيْدُ بْنُ عَلِىٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ

جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی کو ایک کوڑا مارا جس سے وہ دوڑنے لگی یہاں تک کہ آپؐ اس وادی سے نکل گئے پھر رکے اور فضل بن عباسؓ کو اپنے ساتھ بٹھا کر جمرہ کے پاس آئے اور کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور منیٰ پورے کا پورا قربان گاہ ہے۔ یہاں قبیلہ خثعم کی ایک لڑکی نے آپؐ پوچھا۔ اس نے عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر حج فرض ہے۔ کیا میں انکی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ پھر راوی کہتے ہیں آپؐ نے فضل بن عباس کی گردن دوسری طرف موڑ دی۔ اس پر حضرت عباسؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپؐ نے اپنے چچا زاد کی گردن کیوں پھیر دی۔ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کر لیا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں سر منڈوا لے یا فرمایا بال کٹوا لے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو پھر نبی اکرمؐ بیت اللہ کے پاس آئے اس کا طواف کیا اور پھر آپؐ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) یعنی میرے اس طرح نکالنے پر لوگ میری سنت کی اتباع میں تمہیں پانی نکالنے کی مہلت نہ دیں گے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علیؓ حسن صحیح ہے ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صرف عبدالرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں کئی راوی ثوری سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اسی پر اہل علم کا عمل

عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ.

ہے۔ کہ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کی جائیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں اکیلا نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بھی امام ہی کی طرح دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی وہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

٦٠٢: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

٨٦٩: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَ بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ زَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ زَادَفِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ وَ قَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٦٠٢: باب عرفات سے واپسی

٨٦٩: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وادی محسر میں تیزی سے چلے۔ بشر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مزدلفہ سے لوٹے تو اطمینان کے ساتھ اور صحابہؓ کو آپ ﷺ نے اسی کا حکم دیا۔ ابونعیم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو ایسی کنکریاں مارنے کا حکم دیا جو دو انگلیوں میں پکڑی جا سکیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر پھر آپ ﷺ نے فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٠٣: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

٨٧٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ.

٦٠٣: باب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

٨٧٠: حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٨٧١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيٰى وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ

٨٧١: حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان کی حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوایوبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابرؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث بروایت سفیان اسماعیل بن خالد کی روایت سے اصح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل بھی یہ حدیث

خَالِدٍ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَرَوٰى اِسْرَائِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هُوَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَاَمَّااَبُوْ اِسْحٰقَ فَاِنَّمَا رَوٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَخَالِدٍ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ دُوْنَ جَمْعٍ فَاِذَا اَتٰى جَمْعًا وَهُوَ الْمُزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانُ وَ اِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشّٰى وَ وَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَتَيْنِ يُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَ يُقِيْمُ وَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

ابواسحاق سے وہ عبداللہ اور خالد (یہ دونوں مالک کے بیٹے ہیں) سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کی ابن عمرؓ سے مروی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو سلمہ بن کہیل، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ابواسحٰق، عبداللہ اور خالد سے اور وہ دونوں ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مغرب کی نماز مزدلفہ سے پہلے نہ پڑھی جائے۔ پس جب حاجی مزدلفہ پہنچیں تو مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھیں۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ جن میں سفیان ثوریؒ بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے، کپڑے اتارے اور پھر تکبیر کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی جائیں۔ یعنی مغرب کیلئے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہے کر عشاء کی نماز پڑھے امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۴: بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

۶۰۴: باب امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا

۸۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِبْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ زَادَ يَحْيٰى وَ اَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى بِهٖ.

۸۷۲: عبدالرحمٰن بن یعمرؓ سے روایت ہے کہ اہل نجد کے کچھ آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت عرفات میں تھے۔ ان لوگوں نے آپؐ سے حج کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کرے کہ حج عرفات میں وقوف کا نام ہے اور جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج کو پالیا۔ منٰی کا قیام تین دن ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد واپس آ گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد کہتے ہیں کہ یحیٰی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ وَ هٰذَا اَجْوَدُ حَدِیْثٍ رَوَاهُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَالْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِهِمْ اَنَّهٗ مَنْ لَمْ یَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا یُجْزِیُٔ عَنْهُ اِنْ جَاءَ بَعْدَ فَاتَهُ الْحَجَّ وَلَا یُجْزِیُٔ عَنْهُ اِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ یَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَیْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَدْ رَوٰی شُعْبَةُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ وَکِیْعًا رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اُمُّ الْمَنَاسِکِ.

۸۷۳: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ سفیان ثوری سے وہ بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمٰن بن یعمر وہ نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی عمر سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سفیان ثوری کی روایت میں سے یہ روایت سب سے بہتر ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ علماء صحابہؓ وغیرہ عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفات نہ پہنچا اس کا حج نہیں ہوا پس طلوع فجر کے بعد پہنچنے والے شخص کا حج فوت ہو گیا۔ وہ اس مرتبہ عمرہ کرے اور آئندہ سال کا حج اس پر واجب ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے ثوری کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جارود سے سنا وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک (یعنی مسائل حج کی اصل) ہے۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِیْ هِنْدٍ نَا وَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ وَ زَکَرِیَّا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِیْنَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَیْ طَیِّئٍ اَکْلَلْتُ رَاحِلَتِیْ وَ اَتْعَبْتُ نَفْسِیْ وَاللّٰهِ مَا تَرَکْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْهِ فَهَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰی یَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِکَ لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَ قَضٰی تَفَثَهٗ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۷۴: حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن ام طائی سے روایت ہے کہ میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز کے لئے نکل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو بھی خوب تھکایا اور خود بھی بہت تھک گیا ہوں۔ قسم ہے پروردگار کی میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا اس سے پہلے ایک رات، ہون عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ اور اس کی میل کچیل دور ہو گئی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۵: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْدِیْمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ

۶۰۵: باب ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا

۸۷۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ

۸۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وُ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَ اَسْمَاءَ وَالْفَضْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَ هٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ اَخْطَأَ فِيْهِ مُشَاشٌ وَ زَادَ فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ رَوٰى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ.

ﷺ نے مجھے سامان وغیرہ کے ساتھ رات ہی کو مزدلفہ سے بھیج دیا تھا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام حبیبہؓ، اسماءؓ اور فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اوکئی طرق سے انہی (ابن عباسؓ) سے مروی ہے۔ شعبہ یہ حدیث مشاش سے وہ عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے اور انہوں نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کمزوروں کو رات ہی کے وقت مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی ہے اور انہوں نے اس میں فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا ہے۔ کیونکہ ابن جریج وغیرہ یہ حدیث عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا اَنْ يَتَقَدَّمَ الضَّعَفَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ يَصِيْرُوْنَ اِلٰى مِنًى وَ قَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُمْ لَا يَرْمُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يَرْمُوْا بِلَيْلٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ضعفاء کو مزدلفہ پہلے روانہ کر دیا اور فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ کمزوروں کو مزدلفہ سے جلد منیٰ بھیج دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اکثر اہل علم یہی کہتے ہیں کہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض اہل علم رات کے وقت ہی کنکریاں مارنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۲ : بَابٌ

۶۰۲: باب

۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ

۸۷۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے لیکن دوسرے دنوں میں زوال شمس کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قربانی کے دن زوال آفتاب کے بعد ہی

اَنَّهٗ لَا یَرْمِیْ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ اِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ.

کنکریاں ماری جائیں۔

۶۰۷: بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

۶۰۷: باب مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا

۸۷۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ اِنَّمَا کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَنْتَظِرُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ یُفِیْضُوْنَ.

۸۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب کا انتظار کرتے اور اس کے بعد مزدلفہ سے نکلتے تھے۔

۸۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ مَیْمُوْنٍ یَقُوْلُ کُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا لَا یُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۷۹: حضرت ابو اسحٰق، عمرو بن میمونؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا مشرکین سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ثبیر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکلو لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پس حضرت عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: حُمس "احمس" کی جمع ہے اس کے معنی حاجب قوت وشدت یہ قریش اور اس کے آس پاس کے چند قبیلوں کا لقب ہے۔ ان کو حمس اس لئے کہا جاتا تھا کہ انہوں نے ایام حج میں اپنے اوپر سختی کی ہوئی تھی اور دوسرے اہل عرب سے زیادہ پابندیاں عائد کی ہوئی تھیں یہ لوگ احرام باندھنے کے بعد گوشت کو حرام کر لیتے تھے۔ بالوں کے خیموں میں نہیں رہتے تھے اسی طرح متعدد جائز کاموں سے احتراز کرتے تھے پھر جب مکہ لوٹتے تھے تو اپنے پہلے کپڑے اتار رکھتے تھے اور حمس کے کپڑوں کے سوا طواف کو جائز نہیں سمجھتے تھے (۲) امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ عرفات سے بطن عرفہ اور مزدلفہ میں وادی محسّر میں وقوف کیا تو مکروہ ہوگا لیکن وقوف ہو جائیگا۔ دسویں ذی الحجہ کو حاجیوں کے ذمہ چار مناسک ہوتے ہیں (۱) رمی (۲) قربانی (قارن اور متمتع کے لئے) (۳) حلق یا قصر (۴) طواف زیارت۔ نبی کریم ﷺ سے ان افعال کا بالترتیب کرنا ثابت ہے پھر مذکورہ چار کاموں میں سے شروع کے تین میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اس ترتیب کے قصداً چھوڑنے سے دم واجب ہے اور بھولے سے یا جہالت کی وجہ سے چھوڑنے سے دم واجب نہیں ہوتا (۳) حنفیہ کے نزدیک عرفات میں ظہر وعصر کو جمع کرنا مسنون ہے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا واجب ہے۔ عرفات میں جمع تقدیم ہے یعنی عصر کو ظہر کے وقت

میں چند شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے اور مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو عشاء کے وقت میں تاخیر کی شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے۔ (۴) وقوف عرفات کا وقت ۹ ذی الحجہ کے زوال سے دس ذی الحجہ کے طلوع فجر تک ہے اس دوران جس وقت بھی آدمی عرفات پہنچ جائے البتہ رات کا کچھ حصہ عرفات میں گذارنا ضروری ہے اگر کوئی شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے تو اس پر دم واجب ہوگا (۵) ترجمۃ الباب میں ''ضعفہ'' سے مراد عورتیں، بچے، کمزور بوڑھے اور مریض ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ضعفہ کے صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (۶) یوم النحر (دسویں تاریخ) میں جمرہ عقبہ کی رمی کے تین اوقات ہیں (۱) وقت مسنون: سورج کے طلوع کے بعد زوال شمس سے پہلے (۲) وقت مباح زوال کے بعد غروب شمس تک (۳) وقت مکروہ یوم النحر گذرنے کے بعد گیارہ ذی الحجہ کی رات۔

۶۰۸ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِیْ تُرْمٰی مِثْلُ حَصَی الْخَذَفِ

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَی الْخَذْفِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اُمِّہٖ وَھِیَ اُمُّ جُنْدُبٍ الْاَزْدِیَّۃُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ ھُوَ الَّذِی اخْتَارَہٗ اَھْلُ الْعِلْمِ اَنْ تَکُوْنَ الْجِمَارُ الَّتِیْ تُرْمٰی بِھَا مِثْلُ حَصَی الْخَذَفِ.

۶۰۸: باب چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا

۸۸۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ حذف (جو کنکریاں دو انگلیوں سے پھینکی جائیں یعنی چھوٹی کنکریاں) کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوصؓ بواسطہ ان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباسؓ، فضل بن عباسؓ، عبدالرحمٰن بن عثمان تیمیؓ اور عبدالرحمٰن بن معاذؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ جو کنکریاں ماری جائیں وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جا سکے یعنی چھوٹی کنکریاں ہوں۔

۶۰۹ : بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّمْیِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

۸۸۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الضَّبِّیُّ الْبَصْرِیُّ نَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۶۰۹: باب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۸۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۱۰ : بَابُ مَا جَآءَ فِیْ رَمْیِ الْجِمَارِ رَاکِبًا

۸۸۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمٰی

۶۱۰: باب سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۸۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) سوار ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، قدامہ بن

الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ وَ اُمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ اخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى الْجِمَارِ وَ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا اَنَّهُ رَكِبَ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ لِيُقْتَدٰى بِهٖ فِيْ فِعْلِهٖ وَ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

عبداللہ، اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ کنکریاں پیدل چل کر مارنی چاہییں ہمارے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں تاکہ آپ ﷺ کے فعل کی پیروی کی جائے۔ اہل علم کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

۸۸۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهِ ذَاهِبًا وَ رَاجِعًا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضٌ عَنْ عُبَيْدِاللهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضٌ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَ يَمْشِيْ فِي الْاَيَّامِ الَّتِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَ كَاَنَّ مَنْ قَالَ هٰذَا اِنَّمَا اَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِعْلِهٖ لِاَنَّهُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِي الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَّا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۸۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قربانی والے دن (دس ذوالحجہ) کو سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل چل کر کنکریاں مارے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کا خیال کیا کیونکہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر سواری پر سوار ہو کر کنکریاں ماری تھیں اور اس دن صرف جمرہ عقبہ پر ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

۶۱۱: بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

۶۱۱: باب کنکریاں کیسے ماری جائیں

۸۸۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِيْ صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَبْدُاللهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَ جَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

۸۸۴: عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب عبداللہؓ جمرہ عقبہ پر میدان کے درمیان میں پہنچے تو قبلہ رخ ہوئے اور اپنی داہنی جانب جمرے پر کنکریاں مارنے لگے پھر انہوں نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس جگہ سے انہوں نے کنکریاں ماری تھیں جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ)

۸۸۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۸۸۵: مسعودی اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

نَحْوَهُ قَالَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ اَنْ يَرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنْ لَمْ يُمْكِنْهُ اَنْ يَرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمٰى مِنْ حَيْثُ قَدَرَ عَلَيْهِ وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ.

اس باب میں فضل بن عباسؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ کنکریاں مارنے والا میدان کے درمیان سے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر تکبیر کہے۔ بعض اہل علم نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے کنکریاں مارنا ممکن نہ ہوتو جہاں سے کنکریاں مار سکے وہاں سے ہی مارے۔

۸۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَ عَلِيُّ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمروں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱۲: بَابُ مَا جَآءَ كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

۶۱۲: باب رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت

۸۸۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلٰى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۸۸۷: حضرت قدامہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اونٹنی پر بیٹھے کنکریاں مارتے دیکھا نہ تو وہاں مارنا تھا نہ اِدھر اُدھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث قدامہ بن عبداللہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابل محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۶۱۳: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْبُدْنَةِ وَالْبَقَرَةِ

۶۱۳: باب اونٹ اور گائے میں شراکت

۸۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرَ عَنْ عَشَرَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحٰقَ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَجْهٍ وَّاحِدٍ.

سات آدمیوں کی طرف سے گائے اور سات ہی کی طرف سے اونٹ کی قربانی دی۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہؓ وتابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی میں گائے یا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ قربانی میں گائے سات اور اونٹ دس آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ اسحٰقؒ کا یہی قول ہے وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ہم صرف ایک ہی سند سے جانتے ہیں۔

۸۸۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَ فِي الْجَزُوْرِ عَشَرَةً قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَ هُوَ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم لوگ گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن واقد کی حدیث غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب: جمہور ائمہ کے نزدیک مزدلفہ سے اسفار (روشنی) کے بعد طلوع شمس سے پہلے روانہ ہونا چاہئے۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک اسفار سے بھی پہلے روانگی مستحب ہے (۲) اس پر اتفاق ہے کہ تمام جمرات کی رمی کسی جانب سے کسی بھی کیفیت کے ساتھ کی جاسکتی ہے اور جمرہ اُولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے وقت قبلہ رو ہونا مستحب ہے صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسی واقعہ میں بیت اللہ اس کے بائیں جانب اور منیٰ کے دائیں جانب ہونے کا ذکر ہے جمہور کا مسلک بھی یہی ہے کہ جمرہ کبریٰ کی رمی کے وقت جمرہ کا استقبال کرتے ہوئے اسی ہیئت سے کھڑا ہونا چاہیے کہ بیت اللہ بائیں جانب ہو اور منیٰ دائیں جانب۔ حدیث باب کو علامہ ابن حجر نے شاذ کیا ہے۔

۶۱۴: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ

۶۱۴: باب قربانی کے اونٹ کا اشعار

۸۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ

۸۹۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے

الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَ اَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشِّقِّ الْاَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَسَّانَ الْاَعْرَجُ اسْمُهٗ مُسْلِمٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْاِشْعَارَ وَ هُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ عِيْسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ حِيْنَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوا اِلٰى قَوْلِ اَهْلِ الرَّأْيِ فِي هٰذَا فَاِنَّ الْاِشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بِدْعَةٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّائِبِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيْعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَبُوْحَنِيْفَةَ هُوَ مُثْلَةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ وَكِيْعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا اَوْ قَالَ اَقُوْلُ لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقُوْلُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَحَقَّكَ بِاَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تُخْرَجُ حَتّٰى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا.

قربانیوں کی اونٹنیوں کے گلوں میں جوتیوں کا ہار ڈالا (یعنی تقلید کیا) اور ہدی کو داہنی جانب سے زخمی کیا ذوالحلیفہ میں اور اس کا خون صاف کر دیا۔ اس باب میں مسور بن مخرمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔ علماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اشعار کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ حدیث وکیع کے حوالے سے راویت کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو (اہل رائے سے مراد امام عبدالرحمٰن تیمی مدنی ہیں جو امام مالکؒ کے استاد ہیں) اس لئے کہ نشان لگانا (یعنی اشعار) سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسائب سے سنا وہ کہتے ہیں ہم وکیع کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشعار کیا (یعنی نشان لگایا) اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ مثلہ (اعضا کا کاٹنا ہے) اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ اشعار مثلہ ہے۔ اس پر وکیع غصے میں آ گئے اور فرمایا میں تم سے کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ابراہیم نخعی نے یوں کہا۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے یہاں تک کہ تم اپنے اس قول سے رجوع کر لو۔

(فائدہ) احناف نشان لگانے کے تو قائل ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ زخم گہرا ہو جائے اور جانور میں نقص پڑ جائے۔

خلاصۃ الابواب: تقلید (گلے میں جوتا یا اور کوئی چمڑا ڈالنا) بالاتفاق سنت ہے تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ ہدی خرقہ ہے۔ دوسرا طریقہ اشعار تھا جس کی صورت یہ ہے کہ اونٹ کی داہنی کروٹ میں نیزے سے زخم لگا دیا جاتا ہے یہ بھی جمہور کے نزدیک سنت ہے امام ابوحنیفہؒ بھی اس کی سنت ہونے کے قائل ہیں البتہ ان کے زمانے میں لوگ اشعار کرنے میں بہت زیادہ مبالغہ کرنے لگے تھے اور گہرے زخم لگا دیتے تھے جس سے جانوروں کو ناقابل برداشت تکلیف ہوتی تھی اس لئے انہوں نے اشعار سے روکا تھا اور نہ ان کا مقصود نفس اشعار سے روکنا نہ تھا بلکہ مبالغہ سے روکنا تھا۔ اگر امام ابوحنیفہؒ سے اشعار کے مکروہ ہونے کا کوئی دوسرا قول مروی ہے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اشعار کے مقابلہ میں تقلید نعلین افضل ہے جس کی دلیل

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بدنوں کا سوق (ہانکا) فرمایا ان میں سے ایک کا آپ ﷺ نے اشعار فرمایا باقی سب میں تقلید (گلے میں جوتا ڈالنا) کی صورت پر عمل کیا تھا۔ واضح رہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے ایسی روایات مروی ہیں کہ جن میں اشعار کرنے اور نہ کرنے کے اختیار کا پتہ چلتا ہے گویا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک اشعار نہ سنت ہے اور نہ مستحب بلکہ مباح ہے جس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے قریب قریب ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۵ : بَابُ

۸۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِاللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْيَمَانِ وَ رَوٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرٰى مِنْ قُدَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ هٰذَا اَصَحُّ.

۶۱۵: باب

۸۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثوری کی روایت سے یحییٰ بن یمان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے بھی مقام قدید سے ہی ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ روایت اصح ہے۔

۶۱۶ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيْمِ

۸۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَ الطِّيْبِ حَتّٰى يُحْرِمَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرِمِ.

۶۱۶: باب مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

۸۹۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہدی کے ہار کے لئے رسیاں بٹا کرتی تھی پھر آپؐ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ کپڑے ہی پہننا ترک کیے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ہدی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالتا ہے تو اس وقت اس پر سلے ہوئے کپڑے یا خوشبو حرام نہیں ہوتی جب تک کہ وہ احرام نہ باندھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے (تقلید) کے ساتھ ہی اس پر وہ تمام چیزیں واجب ہو جاتی ہیں جو محرم پر واجب ہوتی ہیں۔

خلاصۃ الباب: شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اونٹوں کی طرح بکریوں میں تقلید مشروع ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک قلاوہ ڈالنا اونٹوں اور گائے بیل کے ساتھ خاص ہے اس لئے کہ حضور ﷺ سے حج میں بکریاں لے جانا ثابت نہیں بلکہ اونٹ لے جانا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۱۷ :بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ

۶۱۷: باب بکریوں کی تقلید کے بارے میں

۸۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی

مَهْدِيّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَة قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لاَ يُحْرِمُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيْدَ الْغَنَمِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے گلے کے ہاروں کی رسیاں بٹا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ احرام نہیں باندھتے تھے (یعنی اپنے اوپر کسی چیز کو حرام نہیں کرتے تھے۔) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر بعض صحابہؓ وغیرہ کا عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں۔

۶۱۸ : بَابُ مَا جَآءَ اِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهٖ

۶۱۸: باب اگر ہدی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

۸۹۴: حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ ذُوَيْبٍ اَبِيْ قَبِيْصَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ نَاجِيَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا فِيْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ اِذَا عَطِبَ لاَ يَاْكُلُ هُوَ وَلاَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِهٖ وَ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهُ وَ قَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالُوْا اِنْ اَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ بِقَدْرِ مَا اَكَلَ مِنْهُ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَكَلَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ.

۸۹۴: حضرت ناجیہ خزاعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کرو پھر اس کے گلے کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو دو پھر اسے لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دو۔ اس باب میں حضرت ذویب، ابوقبیصہ خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ناجیہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر نفلی قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو وہ خود یا اس کے دوست اس کا گوشت نہ کھائیں بلکہ دوسرے لوگوں کو کھلا دیں اس طرح اس کی قربانی ہو جائے گی۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر اس میں سے کچھ کھا لیا تو جتنا کھایا ہے تو اتنا ہی تاوان ادا کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تو اتنی قیمت ادا کرے۔

۶۱۹ :بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ

۶۱۹: باب قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا

۸۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلاً يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَ يْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ وَ فِي الْبَابِ

۸۹۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس ہے یا تیری لئے ہلاکت ہے تو اس پر سوار ہو جا۔ اس باب

عَنْ عَلِيٍّ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ فِیْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ اِذَا احْتَاجَ اِلٰی ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَالَمْ يُضْطَرَّ اِلَيْهِ.

میں حضرت علیؓ، ابوہریرہؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح حسن ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت قربانی کے جانور (ہدی) پر سوار ہونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس وقت تک سوار نہ ہو جب تک مجبور نہ ہو۔

خلاصۃ الابواب: حنفیہ کے نزدیک ایسے جانور کا گوشت مالداروں کو کھلانا جائز نہیں بلکہ اسے صرف فقراء کھا سکتے ہیں البتہ اگر وہ ہدی واجب تھی تو اس کے ذمہ ضروری ہے کہ اس کی جگہ دوسری ہدی قربان کرے اور یہ ہدی اس کی ملکیت ہوگئی چنانچہ اسے خود کھانے، غنی لوگوں اور فقراء کو کھلانے اور ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے یہی مذہب مالکیہ اور امام احمد کا بھی ہے (۲) سفیان ثوریؒ، امام شعبیؒ، حسن بصریؒ، عطاؒ اور حنفیہ کے نزدیک سوار ہونا درست نہیں الا یہ کہ مجبور ہو تو جائز ہے۔ ان کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے

۶۲۰: بَابُ مَا جَآءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يُبْدَأُ فِی الْحَلْقِ

۶۲۰: باب سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں

۸۹۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَا وَلَهٗ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهٗ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

۸۹۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہوئے تو قربانی کے جانور ذبح کئے۔ پھر حجام کو بلایا اور سر کی دائیں جانب اس کے سامنے کر دی۔ اس نے اس طرف سے سر مونڈا۔ آپؐ نے وہ بال ابوطلحہؓ کو دے دئے۔ پھر حجام کی طرف بائیں جانب کی تو اس نے اس طرف بھی سر مونڈا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔

۸۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۸۹۷: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے اور وہ ہشام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۱: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيْرِ

۶۲۱: باب بال منڈوانا اور کتروانا

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ

۸۹۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے سر کے بال منڈوائے جب کہ بعض صحابہؓ نے بال کتروائے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ایک یا دو مرتبہ فرمایا اے اللہ سر کے

الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ اُمِّ الْحُصَيْنِ وَ مَارِبَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَ اَبِيْ مَرْيَمَ وَ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُوْنَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَحْلِقَ رَاْسَهٗ وَ اِنْ قَصَّرَ يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

بال منڈوانے والوں پر رحم فرما پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی (اللہ رحم فرمائے)۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ابن ام حصینؓ، ماربؓ، ابوسعیدؓ، ابومریمؓ حبشی بن جنادہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر آدمی سر کے بال منڈوائے تو بہتر ہے لیکن اگر سر کے بال کتروائے تو بھی جائز ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

۶۲۲: باب عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْجُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا.

۸۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا۔

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسٍ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ وَ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْاَةِ حَلْقًا وَ يَرَوْنَ اَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيْرَ.

۹۰۰: خلاس اسی کے مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے اس میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ پھر یہ حدیث حماد بن سلمہ سے بھی قتادہ کے حوالے سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت سر کے بال نہ منڈوائے (یعنی حلق نہ کرے) بلکہ بال کتروالے۔

۶۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ اَوْ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ

۶۲۳ باب: جو آدمی سر منڈوالے ذبح سے پہلے اور قربانی کرلے کنکریاں مارنے سے پہلے

۹۰۱: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَ سَاَلَهٗ اٰخَرُ فَقَالَ

۹۰۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب قربانی کرلو۔ دوسرے شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔

نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلاَ حَرَجَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ جَابِرٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ اُسَامَةَ بْنِ شُرَیْکٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَدَّمَ نُسُکاً قَبْلَ نُسُکٍ فَعَلَیْهِ دَمٌ.

آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، اور اسامہ بن شریکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عبداللہ بن عمروؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افعال حج میں تقدیم وتاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے

(فائدہ) عبادلہ اربعہ مشہور ہیں۔ (۱) عبداللہ بن عمرؓ (۲) عبداللہ بن عباسؓ (۳) عبداللہ بن مسعودؓ (۴) عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔

خلاصة الابواب: حدیث باب سے معلوم ہوا کہ حلق (یعنی سرمنڈانا) سرمنڈانے والے کے دائیں جانب سے ابتداء کرنا مستحب ہے (۲) علامہ عینیؒ فرماتے ہیں دونوں جانبوں کے بال نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطلحہؓ کو دے دئے تھے پس دائیں جانب کے بال تو حضرت ابوطلحہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے (ایک ایک دو دو کر کے) لوگوں میں تقسیم کردئے اور بائیں جانب کے آپ ﷺ کے حکم سے اپنی اہلیہ حضرت اُم سلیمؓ کو دیدئے۔ اس طرح کی احادیث سلف صالحین کے تبرکات کے بارے میں اصل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگ یمامہ میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر وہ ٹوپی حاصل کرلی تھی جس میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ (۳) اس پر اتفاق ہے کہ حلق (سرمنڈوانا) افضل قصر سے یعنی (بال ترشوانا) پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ حلق اور قصر ارکان حج وعمرہ اور ان کے مناسک میں سے ہیں اور ان کے بغیر حج وعمرہ میں کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا۔

۶۲۴: بَابُ مَا جَآءَ فِی الطِّیْبِ عِنْدَالْاِحْلاَلِ قَبْلَ الزِّیَارَةِ

۶۲۴: باب احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا

۹۰۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا مَنْصُوْرُ ابْنُ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُحْرِمَ وَ یَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْهِ مِسْکٌ وَ فِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِهِمْ یَرَوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ یَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَ حَلَقَ اَوْقَصَّرَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ کُلُّ شَیْءٍ حَرُمَ عَلَیْهِ اِلَّا النِّسَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَ

۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ اور نحر کے دن دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے ایسی خوشبو لگائی جس میں مسک بھی تھا (یعنی مشک والی خوشبو) اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ وتابعینؒ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم کے لئے قربانی کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے۔ قربانی کرنے اور حلق یا قصر کروانے کے بعد عورتوں کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ امام شافعیؒ،

اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ حَلَّ لَهٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَ الطِّیْبَ وَ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا مِنْ اَصْحٰبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْکُوْفَةِ.

احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں اور خوشبو کے علاوہ اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۶۲۵: بَابُ مَا جَآءَ مَتٰی یُقْطَعُ التَّلْبِیَةُ فِی الْحَجِّ

۶۲۵: باب حج میں لبیک کہنا کب ترک کیا جائے

۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی مِنًی فَلَمْ یَزَلْ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ غَیْرِ اَنَّ الْحَاجَّ لَا یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ حَتّٰی یَرْمِیَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

۹۰۳: حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک لبیک کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم صحابہؓ و تابعینؒ کا عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حاجی کو تلبیہ پڑھنا اسی وقت چھوڑنا چاہیے جب جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۶: بَابُ مَا جَآءَ مَتٰی یُقْطَعُ التَّلْبِیَةُ فِی الْعُمْرَةِ

۶۲۶: باب عمرے میں تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے

۹۰۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا هُشَیْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّهٗ کَانَ یُمْسِکُ عَنِ التَّلْبِیَةِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَ فِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَیْهِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا لَا یَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِیَةَ حَتّٰی یَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا انْتَهٰی اِلٰی بُیُوْتِ مَکَّةَ قَطَعَ التَّلْبِیَةَ وَ الْعَمَلُ عَلٰی حَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ بِهٖ یَقُوْلُ سُفْیَانُ وَالشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقَ.

۹۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عمرے میں تلبیہ پڑھنا اس وقت چھوڑتے تھے جب حجرِ اسود کو بوسہ دیتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عمرے میں تلبیہ اس وقت تک ختم نہ کرے جب تک حجرا سود کو بوسہ نہ دے لے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مکہ کی آبادی میں پہنچ جائے تو تلبیہ ترک کر دے لیکن عمل رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: جمہور ائمہ کا مسلک یہی ہے کہ حج میں تلبیہ وقتِ احرام سے جمرہ عقبہ کی رمی تک رہتا

ہے پھران میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ سفیان ثوریؒ امام شافعیؒ اور ابوثورؒ کے نزدیک جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم ہوجائیگا۔امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کے نزدیک جمرہ عقبہ کی رمی مکمل کرنے تک تلبیہ جاری رہے گا ان کی دلیل حدیث باب اپنے ظاہر کے اعتبار سے ہے۔حنفیہ اور شافعیہ کی دلیل بیہقی کی روایت ہے (۲) حدیث باب امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک ہے کہ عمرہ کرنے والے کا تلبیہ (طواف شروع کرنے تک) استلام حجر اسود تک جاری رہے گا۔واللہ اعلم

۶۲۷: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَطَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اَنْ يُؤَخِّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ اِلَى اللَّيْلِ وَ اسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرَ وَلَوْ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ مِنًى.

۶۲۷: باب رات کو طواف زیارت کرنا

۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے طوافِ زیارت میں رات تک تاخیر کی۔امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔بعض اہل علم نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی اجازت دی ہے۔بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نحر کے دن طواف زیارت کرنا مستحب ہے۔بعض علماء نے منیٰ میں قیام کے آخر تک بھی طواف زیارت کی اجازت دی ہے۔

خلاصۃ الباب: (۱) بظاہر حدیث باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کیا لیکن دوسری تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت دن میں فرمایا تھا اس لئے حدیث میں علماء نے مختلف تاویلات کی ہیں ان میں سے ایک تاویل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کرنے کی اجازت دی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے خود رات کے وقت طوافِ زیارت کیا۔(۲) نبی کریم ﷺ کا منیٰ سے واپسی کے موقعہ پر بطحاء مکہ یعنی محصّب میں نزول قصداً تھا لیکن مقصود وسفر مدینہ میں صرف آسانی پیدا کرنا ہی نہ تھا بلکہ اللہ لطیف وخبیر کی قدرت کا اظہار مقصود تھا کہ جس وادی میں کفر پر قسمیں کھائی گئی تھیں اور مؤمنین سے شعب ابی طالب میں مقاطعہ کیا گیا تھا آج ان سب علاقوں میں حق تعالیٰ شانہ نے مؤمنین کو فاتح بنا کر مشرکین کو مغلوب کردیا گویا وہاں آپ ﷺ کا اترنے سے مقصود تذکیر نعمت اور تحدیث نعمت تھا۔

۶۲۸: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

۹۰۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ اَبِيْ رَافِعٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَدِ اسْتَحَبَّ بَعْضُ اَهْلِ

۶۲۸: باب وادی ابطح میں اترنا

۹۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ وادی ابطح میں اترتے تھے۔اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابورافع رضی اللہ عنہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ہم اسے صرف عبدالرزاق کی عبیداللہ بن عمر سے روایت سے پہچانتے ہیں۔بعض اہل علم کے نزدیک وادی ابطح میں ٹھہرنا

الْعِلْمِ نُزُوْلَ الْاَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَرَوْا ذٰلِكَ وَاجِبًا اِلَّا مَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مستحب ہے واجب نہیں۔ جو چاہے تو ٹھہرے ورنہ واجب نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وادی ابطح میں اترنا حج کے افعال میں سے نہیں ہے۔ یہ ایک مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

۹۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى التَّحْصِيْبُ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں وہ تو ایک منزل ہے جہاں حضور ﷺ اترتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی ابطح میں اترنا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۹: بَابٌ

۶۲۹: باب

۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ نَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ.

۹۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ابطح میں اس لئے اترتے تھے کہ وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (مدینہ کی طرف) جانا آسان تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

۶۳۰: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ حَجِّ الصَّبِيِّ

۶۳۰: باب بچے کا حج

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَفَعَتْ اِمْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۹۰۹: حضرت بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت ایک بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھے ملے گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ جابرؓ کی حدیث غریب ہے۔

۹۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۹۱۰: قتیبہ، قزعہ بن سوید باہلی سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اس کے مثل روایت کرتے ہیں جب کہ محمد بن منکدر سے مرسلاً بھی روایت ہے۔

۹۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ

۹۱۱: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے

مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَجَّ اَبِىْ اَبِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الصَّبِىَّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا اَدْرَكَ لَا تُجْزِئُ عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ وَ كَذٰلِكَ الْمَمْلُوْكُ اِذَا حَجَّ فِىْ رِقِّهٖ ثُمَّ اَعْتَقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ اِذَا وَجَدَ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَلَا يُجْزِئُ عَنْهُ مَا حَجَّ فِىْ حَالِ رِقِّهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِىِّ وَالشَّافِعِىِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

والد نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا میں بھی انکے ساتھ تھا اس وقت میری عمر سات سال تھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ نابالغ بچے کا حج کر لینے سے فرض ساقط نہیں ہوتا اسی طرح غلام کا بھی حالت غلامی میں کیا ہوا حج کافی نہیں اسے آزاد ہونے کے بعد دوسرا حج کرنا ہوگا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِىُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّىْ عَنِ النِّسَاءِ وَ نَرْمِىْ عَنِ الصِّبْيَانِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا يُلَبِّىْ عَنْهَا غَيْرُهَا بَلْ هِىَ تُلَبِّىْ وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ.

۹۱۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی طرف سے تلبیہ (لبیک) کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا تلبیہ (لبیک) نہ کہے بلکہ وہ خود کہے لیکن اس کے لئے آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

۶۳۱: بَابُ مَا جَآءَ فِى الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الْمَيِّتِ

۶۳۱: باب بہت بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنا

۹۱۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِىَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّىْ عَنْهُ وَ فِى الْبَابِ عَنْ عَلِىٍّ وَ بُرَيْدَةَ وَ حُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ وَ اَبِىْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِىِّ وَ سَوْدَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۱۳: حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں، اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے حج کرلو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، بریدہؓ، حصین بن عوفؓ، ابورزین عقیلیؓ، سودہ رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بواسطہ سنان بن عبداللہ جہنی ان کی پھوپھی سے مرفوعاً مروی ہے

اَيضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فَقَالَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ مَارَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ الْفَضْلِ وَ غَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوٰى هٰذَا فَاَرْسَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ غَيْرُ حَدِيْثٍ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ يَرَوْنَ اَنْ يُّحَجَّ عَنِ الْمَيِّتِ وَ قَالَ مَالِكٌ اِذَا اَوْصٰى اَنْ يُّحَجَّ عَنْهُ حُجَّ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَّحُجَّ عَنِ الْحَيِّ اِذَا كَانَ كَبِيْرًا اَوْبِحَالٍ لَا يَقْدِرُ اَنْ يَحُجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ مرفوعا مروی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے ان روایات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس باب میں اصح روایت ابن عباسؓ کی فضل بن عباس سے مرفوعاً روایت ہے۔امام بخاریؒ فرماتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے یہ حدیث فضل بن عباس وغیرہ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر مرسلاً روایت کی ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کئی احادیث صحیح ہیں۔اسی حدیث پر صحابہؓ وتابعینؒ کا عمل ہے۔سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر میت نے مرنے سے پہلے حج کرنے کی وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے۔بعض علماء نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کرسکتا ہو۔ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

خلاصۃ الابواب: اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ بچہ اگر حج کرے تو درست ہو جاتا ہے اور یہ حج نفلی ہوگا جس کا ثواب اس کے ولی کو ملے گا اور بالغ ہونے کے بعد اس کو فریضہ حج مستقلاً ادا کرنا ہوگا (۲) حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں تلبیہ اونچی آواز سے نہ پڑھیں۔

۶۳۲: بَابٌ مِنْهُ

۶۳۲: باب اسی سے متعلق

۹۱۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا ذُكِرَتِ الْعُمْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۱۴: حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کر سکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ سواری پر بیٹھنے کے قابل ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرلو۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔نبی اکرم ﷺ کی طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے کہ کسی

فِی هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ یَعْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَیْرِہٖ وَاَبُوْرَزِیْنِ الْعُقَیْلِیُّ اسْمُہٗ لَقِیْطُ ابْنُ عَامِرٍ.

دوسرے کی طرف سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَ حُجُّ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْھَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۱۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میری ماں فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب : حنفیہ کے نزدیک جو عبادات محض مالی ہیں ان میں نیابت درست ہے جو محض بدنی عبادت ہیں ان میں نیابت درست نہیں اور جو عبادات مالی بھی ہوں اور بدنی بھی ہوں جیسے حج ان میں سخت کمزوری اور عاجزی کے وقت درست ہے امام مالکؒ کے نزدیک حج میں نیابت درست نہیں البتہ امام شافعیؒ اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ ہیں۔

۶۳۳: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَۃِ اَوَاجِبَۃٌ ھِیَ اَمْ لَا

۶۳۳: باب عمرہ واجب ہے یا نہیں

۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَی الصَّنْعَانِیُّ ثَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِیٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَۃِ اَوَاجِبَۃٌ ھِیَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا ھُوَ اَفْضَلُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَھُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا الْعُمْرَۃُ لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ وَ کَانَ یُقَالُ ھُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْاَکْبَرُ یَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَصْغَرُ الْعُمْرَۃُ وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ الْعُمْرَۃُ سُنَّۃٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَخَّصَ فِیْ تَرْکِھَا وَ لَیْسَ فِیْھَا شَیْءٌ ثَابِتٌ بِاَنَّھَا تَطَوُّعٌ قَالَ وَ قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ ضَعِیْفٌ لَا تَقُوْمُ بِمِثْلِہِ الْحُجَّۃُ وَ قَدْ بَلَغَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ کَانَ یُوْجِبُھَا.

۹۱۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اگر تم عمرہ کرو تو بہتر ہے (یعنی افضل ہے)۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب نہیں اور کہا جاتا ہے۔ کہ حج کی دو قسمیں ہیں حج اکبر جو قربانی کے دن یعنی دس ذوالحجہ کو ہوتا ہے اور دوسرا حج اصغر یعنی عمرہ۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں عمرہ سنت ہے کسی نے اس کے ترک کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی اس کے نفل ہونے کے متعلق کوئی روایت ثابت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ایک روایت اسی طرح کی ہے لیکن ضعیف ہے۔ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اسے واجب کہتے تھے۔

۶۳۴: بَابٌ مِنْہُ

۶۳۴: باب اسی سے متعلق

۹۱۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ الضَّبِّیُّ ثَنَا زِیَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ

۹۱۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ قیامت تک حج میں داخل ہو گیا۔ اس باب

ﷺ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَ هٰكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ وَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يَعْتَمِرُوْنَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذَالِكَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ لَا بَاْسَ بِالْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَ ذُوالْقَعْدَةِ وَ عَشْرٌ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ اَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَ اَشْهُرِ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَ ذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوالْحَجَّةِ وَ الْمُحَرَّمُ هٰكَذَا رُوِيَ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَ غَيْرِهِمْ.

میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشمؓ اور جابر بن عبداللہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے اس کا معنی یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی اجازت دی اور فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہوگیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حج کے لئے تلبیہ (لبیک کہنا) انہی چار مہینوں میں جائز ہے۔ پھر حرام کے مہینے رجب ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم ہیں۔ کئی راوی علماء صحابہؓ وغیرہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: راجح قول یہ ہے کہ عمرہ سنت مؤکدہ ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پانچ دنوں میں عمرہ مکروہ ہے یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق کے تین دن یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ میں۔ امام مالکؒ، حسن بصریؒ اور محمد بن سیرین کے نزدیک سال میں ایک سے زائد عمرہ مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک زیادہ عمرے کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (۲) جمہور کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اشہر حج (شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحج کے ابتدائی دنوں میں عمرہ درست ہے

۶۳۵: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

۶۳۵: باب عمرے کی فضیلت

۹۱۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ جنت ہی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۶: بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

۶۳۶: باب تنعیم سے عمرے کے لئے جانا

۹۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۹۱۹: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرے کے لئے احرام بندھوالاؤ۔

وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یُّعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِیْمِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۷: بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

۶۳۷: باب جعرانہ سے عمرے کے لئے جانا

٩٢٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ اَبِیْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَرِّشِ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَیْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَکَّةَ لَیْلًا فَقَضٰی عُمْرَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَیْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ کَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰی جَاءَ مَعَ الطَّرِیْقِ طَرِیْقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ خَفِیَتْ عُمْرَتُهٗ عَلَی النَّاسِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُحَرِّشٍ الْکَعْبِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ.

۹۲۰: حضرت محرش کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جعرانہ سے رات کے وقت عمرے کا احرام باندھ کر نکلے اور رات ہی کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اپنا عمرہ پورا کیا پھر اسی وقت مکہ سے واپس چل پڑے اور صبح تک جعرانہ میں پہنچے جیسے کوئی کسی کے ہاں رات رہتا ہے پھر زوال آفتاب کے وقت نکلے اور سرف میدان کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ مزدلفہ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے۔ اسی لئے لوگوں پر آپ ﷺ کا یہ عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم محرش کعبی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔

۶۳۸: بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عُمْرَةِ رَجَبٍ

۶۳۸: باب رجب میں عمرہ کرنا

٩٢١: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِیْ اَیِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْ رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ تَعْنِیْ ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِیْ شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ.

۹۲۱: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا رجب میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ کے ہر عمرے میں ان کے ساتھ تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

٩٢٢: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی نَا شَیْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعًا اِحْدَاهُنَّ فِیْ رَجَبٍ

۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ان میں سے ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث

قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

غریب حسن صحیح ہے۔

۶۳۹ :بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ.

۶۳۹: باب ذیقعدہ میں عمرہ کرنا

۹۲۳ :حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۲۳: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۶۴۰ : بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عُمْرَةِ رَمَضَانَ

۶۴۰: باب رمضان میں عمرہ کرنا

۹۲۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرٍ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَنَسٍ وَ وَهْبِ ابْنِ خَنْبَشٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ يُقَالُ هَرِمُ بْنُ خَنْبَشٍ وَ قَالَ بَيَانٌ وَ جَابِرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ وَ قَالَ دَاوُدُ الْاَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ وَ وَهْبٌ اَصَحُّ وَ حَدِيْثُ اُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ.

۹۲۴: حضرت ام معقلؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور وہب بن خنبشؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انہیں ہرم بن خنبش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شعبی سے وہب بن خنبش اور داؤد داودی نے شعبی سے ہرم بن خنبش نقل کیا۔ لیکن وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس سند سے حسن غریب ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔ امام اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اسی طرح ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ''قل ھواللہ احد'' پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) عمرہ کا بہت ثواب بیان فرمایا (۲) اہل مکہ کے لئے عمرہ کی میقات حل ہے خواہ وہ تنعیم ہو یا حل کا کوئی اور حصہ۔ ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ چونکہ تنعیم دوسری حدود حل کے مقابلے میں قریب تھی اس لئے آپ ﷺ نے تنعیم سے عمرہ کرانے کے لئے کہا (۳) ماہ رجب میں عمرہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا بیان صحیح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا واللہ اعلم۔ (۴) رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے لیکن حجۃ الاسلام کے قائم مقام نہ ہوگا۔

۶۴۱ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُهِلُّ

۶۴۱: باب جو حج کے لئے

بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ

لبیک پکارنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جائے

۹۲۵: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ.

۹۲۵: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ مجھے حجاج بن عمروؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا تو وہ احرام سے نکل گیا اب اس پر دوسرے سال (یعنی آئندہ) حج واجب ہے۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں میں نے ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا اس (یعنی حجاج بن عمرو) نے سچ کہا۔

۹۲۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِىُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهٗ قَالَ وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ رَوٰى مَعْمَرٌ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَ حَجَّاجُ الصَّوَّافُ لَمْ يَذْكُرْ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَافِعٍ وَ حَجَّاجٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ رِوَايَةُ مَعْمَرٍ وَ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ اَصَحُّ.

۹۲۶: اسحٰق بن منصور، محمد بن عبداللہ انصاری سے اور وہ حجاج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی حجاج صواف سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ معمر اور معاویہ بن سلام یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبداللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ حجاج صواف اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا ذکر نہیں کرتے اور حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت اصح ہے۔

۹۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۹۲۷: عبد بن حمید، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبداللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۲: بَابُ مَا جَآءَ فِى الْاِشْتِرَاطِ فِى الْحَجِّ

۶۴۲: باب حج میں شرط لگانا

۹۲۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِىُّ نَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُرِيْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِىْ

۹۲۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حج کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میں شرط لگا سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ وہ عرض کرنے لگیں کیا! کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو " لَبَّيْكَ..... " (میں حاضر ہوں۔ اے

لَبَّيْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ مَحِلِّيْ مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ اَسْمَاءَ وَ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنِ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهٗ مَرَضٌ اَوْعُذْرٌ فَلَهٗ اَنْ يَّحِلَّ وَ يَخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوْا اِنِ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَ يَرَوْنَهٗ كَمَنْ لَّمْ يَشْتَرِطْ.

اللہ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس زمین میں جہاں تو روکے۔ احرام سے باہر آ جاؤں گی) اس باب میں حضرت جابرؓ، اسماءؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حج میں شرط لگانا جائز ہے۔ (یعنی احرام کو مشروط کرنا) وہ فرماتے ہیں کہ اگر مشروط احرام کی نیت کی ہو اور پھر بیمار یا معذور ہو جائے تو اس کیلئے احرام کھولنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک حج کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر شرط کی تب بھی احرام کھولنا جائز نہیں۔ گویا نزدیک شرط لگانا یا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

خلاصۃ الابواب: احصار حج یا عمرہ سے روکنے والا۔ حنفیہ کے نزدیک ہر اس چیز سے ثابت ہو جاتا ہے جو بیت اللہ سے منع کر دے حضرات صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، عطاء بن ابی رباح، ابرہیم نخعی اور سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے بہر حال مرض وغیرہ سے حنفیہ کے نزدیک احصار متحقق ہوتا ہے۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک احصار صرف دشمن سے متحقق ہوتا ہے مرض سے نہیں۔ مُحْصَرْ (جس بندہ کو روکا گیا ہے) کے حق میں اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ اس کے ذمہ اس حج اور عمرہ کی قضاء واجب ہے یا نہیں۔ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک قضاء واجب نہیں امام احمدؒ کی دوسری روایت اسی کے مطابق ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ قرآن کریم نے وجوب قضاء کا ذکر نہیں فرمایا حنفیہ کے نزدیک مَحْصَر اگر دم ذبح کرا کے حلال ہو جائے تو اس پر قضاء واجب ہے۔ (۲) شرط کا مطلب یہ ہے کہ تلبیہ کے ساتھ یوں کہے کہ جس مقام پر مجھے کوئی مرض یا عذر پیش آ جائے تو احرام سے نکلنے کا مجھے اختیار ہے بہت سارے ائمہ کے نزدیک اشتراط کا اعتبار نہیں۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت ضباعہؓ کی خصوصیت تھی۔

۶۴۳ : بَابُ مِنْهُ

۶۴۳: باب اسی سے متعلق

۹۲۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَ يَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۲۹: سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط لگانے سے انکار کرتے تھے اور فرماتے کیا تمہارے لئے تمہارے نبی ﷺ کی سنت کافی نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۴۴ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

۶۴۴: باب طواف زیارت کے بعد کسی عورت کو حیض آ جانا

۹۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

۹۳۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے

الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِيْ اَيَّامِ مِنًى فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا طَافَتْ طَوَافَ الْاِفَاضَةِ ثُمَّ حَاضَتْ فَاِنَّمَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ.

سامنے ذکر کیا گیا کہ صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئی۔ یعنی منیٰ میں قیام کے دنوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا انہوں نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب کوئی بات نہیں (یعنی رکنے کی ضرورت نہیں) اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کے بعد حیض آ جائے تو وہ چلی آئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضَ وَ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۳۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کرے اسے آخر میں بیت اللہ کا طواف کر کے جانا چاہیے ہاں البتہ حائضہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت ترک کرنے کی) رخصت دی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۶۴۵ : بَابُ مَا جَآءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

۶۴۵: باب حائضہ کون کون سے افعال کر سکتی ہے

۹۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا.

۹۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حج کے موقع پر حائضہ ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور سند سے بھی مروی ہے۔

۹۳۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نفاس اور حیض والی عورتیں غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں سوائے بیت اللہ کے

اَنَّ النُّفَسَاءَ وَ الْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَ تُحْرِمُ وَ تَقْضِی الْمَنَاسِکَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

طواف کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الباب : اس پر اتفاق ہے کہ عورت کو اگر حیض آ جائے تو اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طواف زیارت ساقط نہ ہوگا چنانچہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کرنے سے پہلے حیض آنے لگا اب اس کو رک کر اپنے پاک ہونے کا انتظار کرنا ہوگا اور پاکی کے بعد طواف زیارت لازم ہوگا اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔

۶۴۶ : بَابُ مَا جَآءَ مَنْ حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ

۶۴۶: باب جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہوکر واپس لوٹے

۹۳۴ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ مُغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُخْبِرُنَا بِهٖ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ هٰكَذَا رَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ مِثْلُ هٰذَا وَقَدْ خُوْلِفَ الْحَجَّاجُ فِيْ بَعْضِ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

۹۳۴: حضرت حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص اس گھر کا حج یا عمرہ کرے وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد روانہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور ہمیں نہیں بتائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حارث کی حدیث غریب ہے۔ کئی راوی حجاج بن ارطاہ سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جب کہ بعض نے اس سند کے بیان کرنے میں حجاج سے اختلاف بھی کیا ہے۔

خلاصۃ الباب : طواف وداع کے بارہ میں ائمہ کے اقوال مختلف ہیں امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے امام مالکؒ کا مسلک یہ کہ سنت ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آفاقی پر واجب ہے مکی اور میقاتی وغیرہ پر نہیں

۶۴۷ : بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا

۶۴۷: باب قارن صرف ایک طواف کرے

۹۳۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا

۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کیا۔ یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا اور دونوں کے لئے صرف ایک طواف کیا۔

وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدث حسن ہے اور اسی پر علماء

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ قَالُوْا الْقَارِنُ یَطُوْفُ طَوَافًا وَاحِدًا وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ یَطُوْفُ طَوَافَیْنِ وَ یَسْعٰی سَعْیَیْنِ وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ۔

صحابہؓ وغیرہ میں سے بعض کا عمل ہے کہ قارن (یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے والا) ایک ہی طواف کرے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے بعض صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرے (یعنی صفا و مروہ کے درمیان) ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۶: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ اَجْزَاَہُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْیٌ وَاحِدٌ مِنْھُمَا حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا جَمِیْعًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ تَفَرَّدَ بِہِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَلٰی ذٰلِکَ اللَّفْظِ وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ یَرْفَعُوْہُ وَھُوَ اَصَحُّ۔

۹۳۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج اور عمرہ کا (اکٹھا) احرام باندھا اسے حلال ہونے کے لئے ایک طواف اور ایک سعی ہی کافی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ دراوردی اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث ابن عمرؓ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں اور یہ اصح ہے۔

خلاصۃ الباب: یہ مسئلہ بھی معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے کہ حج قران کرنے والے کے ذمہ کتنے طواف ہیں؟ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قارن پر کل تین طواف واجب ہیں۔ طواف قدوم، طواف زیارت، طواف وداع۔ طواف عمرہ قارن (قران کرنے والے) کو مستقلاً نہیں کرنا پڑتا۔ حنفیہ کے نزدیک قارن پر کل چار طواف ہوتے ہیں۔ اوّل: طواف عمرہ جس کے بعد سعی بھی ہوتی ہے۔ دوسرے طواف قدوم جو سنت ہے۔ تیسرے طواف زیارت جو رکن حج ہے اس کے بعد حج کی سعی بھی ہوتی ہے بشرطیکہ طواف قدوم کے ساتھ نہ کی ہو۔ چوتھے طواف وداع جو واجب ہے البتہ حائضہ وغیرہ پر ساقط ہو جاتا ہے۔ ان چار طوافوں میں حنفیہ کے نزدیک ایک طواف کرنے کی گنجائش ہے اور وہ اس طرح کہ طوافِ عمرہ ہی میں طوافِ قدوم کی نیت کر لے تو الگ طواف قدوم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنتوں یا فرائض میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لی جائے۔ حنفیہ کے دلائل سنن دار قطنی میں حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابن عمرؓ، کتاب الآثار میں حضرت علیؓ کا اثر مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علی اور ابنِ مسعودؓ کا فتویٰ حضرت حسن بن علیؓ کا فتویٰ محلّی بن حزمؒ میں حضرت حسین بن علیؓ کا فتویٰ موجود ہے۔ باقی حدیث باب میں جو حضرت جابرؓ سے روایت ہے اور اس کے علاوہ اس مضمون کی احادیث میں تاویل کی گئی ہے ان کا ظاہری مفہوم کسی کے نزدیک مراد نہیں کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک طواف نہیں کیا بلکہ تین طواف کئے۔

۶۴۸: بَابُ مَا جَآءَ اِنْ یَمْکُثَ الْمُھَاجِرُ بِمَکَّۃَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلٰثًا

۶۴۸: باب مہاجر حج کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے

۹۳۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ

۹۳۷: حضرت علاء بن حضرمیؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ مہاجر

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِيْ مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَرْفُوْعًا.

حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سند سے اسی طرح کئی راوی اسے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹: بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ

۶۴۹: باب حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

۹۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجٍ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلاَ فَدْ فَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْشَرَفًا كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ وَ فِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کسی جہاد، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لے جاتے تو جب کسی بلند مقام یا ٹیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پڑھتے'' لا الہ الا اللّٰہ '' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کے لئے پھرنے والے اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور مخالف لشکروں کو اکیلے شکست دی) اس باب میں حضرت براءؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۰: بَابُ مَا جَآءَ فِى الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِىْ اِحْرَامِهِ

۶۵۰: باب محرم جو احرام میں مرجائے

۹۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلاً سَقَطَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوْهُ فِىْ ثَوْبَيْهِ وَلاَ تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُهِلُّ اَوْيُلَبِّىْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

۹۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم علیہ السلام کے ہمراہ تھے آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مرگیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اسے بیری کے پتوں اور پانی سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کرو اور اس کا سر مت ڈھانپو۔ قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوریؒ،

وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقَ وَ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ اِحْرَامُهٗ وَ يُصْنَعُ بِهٖ كَمَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ۔

شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ بھی غیر محرم کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب : حدیث باب امام شافعیؒ، امام احمد اور ظاہریہ کا استدلال ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک موت سے محرم کا احرام ختم ہو جاتا ہے ان کی دلیل مسلم شریف کی روایت ہے اور مؤطا امام مالکؒ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کا بیٹا حالت احرام میں وفات پا گیا تو ابن عمرؓ نے اس کے سر کو ڈھانپا اور چہرے کو بھی معلوم ہوا کہ اگر محرم حالت احرام میں فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے گا جو حلال کے ساتھ کیا جاتا ہے چنانچہ اسے خوشبو لگانا اور اس کا سر ڈھکنا جائز ہیں۔

۶۵۱ :بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي عَيْنَهٗ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ

۶۵۱ :باب محرم اگر آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو صَبِرْ (ایلوے) کا لیپ کرے

۹۴۰ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْ هُمَا بِالصَّبْرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَضْمِدْ هُمَا بِالصَّبْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ۔

۹۴۰: نبیہ بن وہب فرماتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر کی احرام کی حالت میں آنکھیں دکھنے لگیں۔ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں) تو انہوں نے فرمایا اس پر صَبِرْ کا لیپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر مصبر (ایلوے) کا لیپ کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

۶۵۲ :بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَاْسَهٗ فِي اِحْرَامِهٖ مَا عَلَيْهِ

۶۵۲: باب اگر محرم احرام کی حالت میں سر منڈادے تو کیا حکم ہے

۹۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ وَابْنِ اَبِي نُجَيْحٍ وَحُمَيْدِ الْاَعْرَجِ وَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّبِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ

۹۴۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مکہ مکرمہ داخل ہونے سے پہلے ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ احرام کی حالت میں ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے اور جوئیں گر کر ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کیا ہاں۔ آپ صلی

هٰذِهٖ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَاطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اَصْعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوانْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَوِ اذْبَحْ شَاةً قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا حَلَقَ اَوْلَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ مَالَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَلْبَسَ فِيْ اِحْرَامِهٖ اَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈ الو اور ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ یا پھر تین دن روزہ رکھو یا ایک جانور ذبح کرو۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں یا ایک بکری ذبح کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر علماء صحابہؓ و تابعینؒ کا عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوائے یا ایسا کپڑا پہن لے جو احرام میں نہیں پہننا چاہیے تھا۔ یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہوگا۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۶۵۳ : بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرِّعَآءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا

۶۵۳: باب چرواہوں کو اجازت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں

۹۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ وَ رِوَايَةُ مَالِكٍ اَصَحُّ وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِلرُّعَاةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَ يَدَعُوْا يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۴۲: ابوالبداح بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی رخصت دی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ مالک بن انسؒ بھی عبیداللہ بن ابوبکرؓ سے وہ اپنے والد سے اور ابوالبداع بن عاصم بن عدی سے ان کے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں مالک کی روایت اصح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت چرواہوں کو ایک دن کنکریاں مارنے اور ایک دن چھوڑ دینے کی اجازت دیتی ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۴۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرُعَاةِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهٗ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ.

۹۴۳: ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو منیٰ میں رات نہ رہنے کی اجازت دی۔ وہ اس طرح کہ قربانی کے دن کنکریاں ماریں پھر دو دن کی رمی اکٹھی کر لیں۔ پھر ایک دن میں ان دونوں کی رمی کر لیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا دونوں دنوں کی رمی پہلے دن کرے اور پھر اسی دن رمی کے لئے آ جائے جس دن وہاں سے کوچ کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی عبداللہ بن ابوبکر سے مروی روایت سے اصح ہے۔

۶۵۴: بَابُ

۹۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ نَا سُلَیْمُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْاَصْفَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عَلِیًّا قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْیَمَنِ فَقَالَ بِمَا اَھْلَلْتَ قَالَ اَھْلَلْتُ بِمَا اَھَلَّ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ ھَدْیًا لَاَحْلَلْتُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ.

۶۵۴: باب

۹۴۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ حجۃ الوداع کے موقع پر یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے۔ عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس ہدی (یعنی قربانی کا جانور) نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۶۵۵: بَابُ

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِالْوَارِثِ نَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ یَوْمِ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ فَقَالَ یَوْمُ النَّحْرِ.

۹۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَ ھٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَ رِوَایَۃُ ابْنِ عُیَیْنَۃَ مَوْقُوْفًا اَصَحُّ عَنْ رِوَایَۃِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ مَرْفُوْعًا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ مَوْقُوْفًا.

۶۵۵: باب

۹۴۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قربانی کا دن ہے (یعنی دس ذوالحجہ)۔

۹۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے اور ابن عیینہ کی موقوف روایت محمد بن اسحاق کی مرفوع روایت سے اصح ہے۔ کئی حفاظ حدیث ابو اسحٰق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

۶۵۶: بَابُ

۹۴۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا جَرِیْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّکَ تُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ زِحَامًا مَارَاَیْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُزَاحِمُ عَلَیْہِ فَقَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَھُمَا کَفَّارَۃٌ لِلْخَطَا

۶۵۶: باب

۹۴۷: ابوعبید بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) پر ٹھہرا کرتے تھے۔ میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ دونوں رکنوں پر ٹھہرتے ہیں جب کہ میں نے کسی صحابی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میں کیوں نہ ٹھہروں میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ ان کو چھونے سے گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور

يَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ رَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

اس کی حفاظت کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مثل (اجر) ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص طواف میں ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حماد بن زید بھی عطاء بن سائب سے وہ عبید بن عمیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے اسی کی مثل راویت کرتے ہیں لیکن ابن عبید کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۷: بَابٌ

۶۵۷: باب

۹۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ وَغَيْرِهِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ مِنَ الْعِلْمِ.

۹۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز ہی کی طرح ہے۔ بس تم اس میں گفتگو کر لیتے ہو لہٰذا جو اس میں بات کرے وہ نیکی کی ہی بات کرے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن طاؤس وغیرہ طاؤس سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہ حدیث موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو عطاء بن سائب کی روایت کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ طواف میں باتیں نہ کرنا مستحب ہے لیکن ضرورت کے وقت یا علم کی باتیں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی اجازت ہے۔

۶۵۸: بَابٌ

۶۵۸: باب

۹۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۹۴۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بات کرے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس کے متعلق گواہی دے گا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۹۵۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى مُقَتَّتٌ مُطَيَّبٌ

۹۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں بغیر خوشبو زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مقتت کے معنی خوشبو دار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ قَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ وَ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ.

حدیث کوفرقد سبخی کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت سے ہی جانتے ہیں۔ یحیٰی بن سید نے فرقد سبخی میں کلام کیا ہے لیکن لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۵۹ : بَابٌ

۶۵۹: باب

۹۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَآءِ زَمْزَمَ وَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۹۵۱: ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ زمزم کا پانی اپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسے لے جایا کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۶۶۰ : بَابٌ

۶۶۰: باب

۹۵۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

۹۵۲: عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا منیٰ میں۔ میں نے کہا جس دن آپ ﷺ روانہ ہوئے اس دن عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا وادی ابطح میں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں (یعنی تم وہاں نماز پڑھا کرو جہاں تمہارے حج کے امیر نماز پڑھیں)

خلاصۃ الابواب : یہاں دو مسئلے زیر بحث آتے ہیں مسئلہ ۱: منیٰ (منیٰ کی راتیں) میں رات گذارنا: امام ابوحنیفہؒ امام احمدؒ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک (رات منیٰ میں گذارنا) واجب ہے پھر اگر حاجی مبیت (منیٰ کی راتوں میں مقام منیٰ میں رات نہ گذارے) ترک کردے۔ امام مالکؒ کے نزدیک ایک رات ترک (چھوڑ دے) کردے تو ایک بکری دینا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ایک رات کے بدلہ میں ایک درہم واجب ہے دو راتوں کے دو درہم۔ البتہ تینوں راتوں کے ترک کی صورت میں امام مالکؒ کی طرح دم واجب ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مبیت کو ترک یعنی رات منیٰ میں نہ گذارے) کرنا مکروہ ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ مسئلہ ۲: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک رُعاۃ یعنی چرواہے قسم کے لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ دو دن کی رمی یعنی کنکریاں مارنے کے عمل کو اکٹھا کر کے ایک دن کرلیں، اس صورت میں ان حضرات کے نزدیک کسی قسم کا جزاء اور فدیہ بھی واجب نہیں۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف اونٹ چرانا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اونٹوں کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں دو دن کی رمی کو جمع

کر سکتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ دسویں تاریخ میں جمرہ عقبہ کی رمی کر کے وہ چلا جائے اور گیارہ ذی الحجہ میں رات کے آخری حصہ میں آئے اور طلوع صبح صادق سے پہلے گیارہویں کی رمی کر لے اور طلوع صبح صادق کے بعد بارہویں تاریخ کی رمی کر لے اس کو جمع تاخیر صوری کہتے ہیں۔ اس صورت میں حدیث باب امام صاحب کے مسلک کے خلاف نہیں (۲) مبہم نیت کے ساتھ احرام باندھنا ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے پھر احناف کے نزدیک نیت مبہم کی صورت میں افعال حج یا افعال عمرہ کی ادائیگی سے قبل اس احرام کو حج یا عمرہ کے واسطے معین کرنا ضروری ہوگا۔ تفصیل کے لئے علماء سے رجوع کیا جائے۔ (۳) سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ حج کے پانچوں دن یوم الحج الاکبر کا مصداق ہیں جن میں عرفہ (نویں ذوالحجہ) یوم النحر دونوں داخل ہیں حدیث باب لفظ یوم کو مفرد لانے کا تعلق ہے یہ عرب کے محاورہ کے مطابق ہے اس لئے کہ بسا اوقات لفظ ''یوم'' بول کر مطلق زمانہ یا چند ایام مراد ہوتے ہیں جیسے غزوۂ بدر کے چند ایام کو قرآن کریم نے ''یوم الفرقان'' کے مفرد نام سے تعبیر کیا ہے بہر حال عامۃ الناس میں جو یہ مشہور ہے کہ جس سال عرفہ کے دن جمعہ ہو صرف وہی حج اکبر ہے قرآن وسنت کی اصطلاح میں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ہر سال کا حج حجِ اکبر ہی ہے (۴) کسی طواف کرنے والے کو تکلیف پہنچا کر استلام حجر اسود جائز نہیں چنانچہ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اے عمرؓ طواف کرتے وقت کسی کو ایذا نہ دینا کیونکہ تم بہت قوی آدمی ہو حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے کسی کے ساتھ مزاحمت کر کے استلام نہ کرنا تو حدیث باب میں ابن عمرؓ کا زحام بھی اسی پر محمول ہے کہ وہ بغیر ایذاء کے ہوتا اگرچہ استلام حجر کی سنت پوری کرنے کا وہ نہایت اہتمام فرماتے تھے۔ (۵) حالت احرام میں ایسا تیل جو خود خوشبو ہو یا اس میں خوشبو ملی ہوئی ہو، دوا کے طور پر درست ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عام تیل کا استعمال حالت احرام میں دم (قربانی) کو واجب کرتا ہے (دم دینا واجب ہے) امام صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ حج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا الشعث التفل اصل حاجی وہ ہے جو پراگندہ بال اور میلا کچیلا ہو اور تیل لگانا پراگندگی کے خلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک سر اور داڑھی میں لگانے سے دم واجب ہے ان کے علاوہ جسم پر استعمال کرنا درست ہے۔ حدیث باب کو شافعیہ سر اور داڑھی کے علاوہ پر محمول کرتے ہیں اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا دارومدار فرقد السبخیؒ پر ہے جو کہ ضعیف ہے یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام سے پہلے تیل لگایا ہو جس کے اثرات باقی رہ گئے ہوں۔ واللہ اعلم (۶) اس روایت میں ماء زمزم کو دوسرے علاقوں میں لے جانے کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ سنت ہونا معلوم ہوتا ہے زمزم کی فضیلت متعدد روایات سے ثابت ہے معجم طبرانی کبیر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں روئے زمین پر بہترین پانی زمزم ہے اس میں غذائیت بھی اور بیماریوں کی شفا بھی موجود ہے زمزم پینے کے آداب میں سے یہ ہے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے، دائیں ہاتھ سے تین سانس میں پئے اور ہر دفعہ کے شروع میں بسم اللہ کہے اور سانس لینے پر الحمد للہ کہے اور زمزم خوب پیٹ بھر کر پئے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

اَبْوَابُ الْجَنَائِزِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
میّت (جنازے) کے ابواب
جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۶۶۱: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ ثَوَابِ الْمَرِيْضِ

۹۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيْدِبْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍووَاَسَدِبْنِ كُرْزٍوَجَابِرٍ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَاَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۶۱: باب بیماری کا ثواب

۹۵۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا یا اسے بڑی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا اور اس کی ایک غلطی معاف کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ، ابوہریرہؓ، ابوامامہؓ، ابوسعیدؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اسد بن کرزؓ، جابرؓ، عبدالرحمٰن بن ازہرؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

۹۵۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَااَبِيْ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍعَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَمْرِ وبْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَاحَزَنٍ وَلَاوَصَبٍ حَتَّى الْهَمُّ يَهُمُّهُ اِلَّايُكَفِّرُاللّٰهُ بِهٖ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يُسْمَعْ فِي الْهَمِّ اَنَّهٗ يَكُوْنُ كَفَّارَةً اِلَّافِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَ قَدْرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۹۵۴: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو کوئی زخم، غم یا رنج حتیٰ کہ اگر کوئی پریشانی بھی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے (مؤمن) گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں حسن ہے۔ میں نے جارود سے سنا انہوں نے وکیعؒ کا قول نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے اس روایت کے علاوہ کسی روایت میں نہیں سنا کہ پریشانی یا فکر سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عطاء بن یسار سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۶۶۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ

۹۵۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَايَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

۶۶۳: باب مریض کی عیادت

۹۵۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

نَاخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی اَسْمَاءَ الرَّحَبِیّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَالْبَرَاءِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ثَوْبَانَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی اَبُوْ غِفَارٍ وَعَاصِمٌ الْاَحْوَلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ مَنْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ فَهُوَ اَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحَادِیْثُ اَبِیْ قِلَابَةَ اِنَّمَا هِیَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ اِلَّا هٰذَا الْحَدِیْثَ فَهُوَ عِنْدِیْ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ.

فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ اتنی دیر جنت میں میوے چنتا رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوموسیٰؓ، براءؓ، ابوہریرہؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ثوبان کی حدیث حسن ہے۔ ابوغفار اور عاصم احول یہ حدیث ابوقلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ ابواسماء سے وہ ثوبان سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں جو یہ حدیث ابواشعث سے اور وہ ابواسماء سے روایت کرتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت اصح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابوقلابہ کی احادیث (براہ راست) ابواسماء سے مروی ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابوقلابہ نے بواسطہ ابواشعث، ابواسماء سے روایت کی ہے۔

۹۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِیْرِ الْوَاسِطِیُّ نَا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِیْهِ قِیْلَ مَاخُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا.

۹۵۶: ہم سے روایت کی محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مثل اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ’’ قِیْلَ مَاخُرْفَةُ الْجَنَّةِ.... خرفہ جنت کیا ہے؟ فرمایا اس (جنت) کے پھل۔

۹۵۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ خَالِدٍ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ اَبَا الْاَشْعَثِ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ وَلَمْ یَرْفَعْهُ.

۹۵۷: ہم سے روایت کی احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے ثوبان سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے خالد کی حدیث کی مثل اور اس میں ابوالاشعث کا ذکر نہیں کیا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن زید سے بھی غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۹۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَخَذَ عَلِیٌّ بِیَدِیْ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی الْحُسَیْنِ نَعُوْدُهُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ اَبَامُوْسٰی فَقَالَ عَلِیٌّ اَعَائِدًا جِئْتَ یَا اَبَامُوْسٰی اَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ

۹۵۸: ثویر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چلو حسینؓ کی عیادت کے لئے چلیں ہم نے ان کے پاس حضرت ابوموسیٰ کو پایا تو حضرت علیؓ نے پوچھا اے ابوموسیٰ بیمار پرسی کے لئے آئے ہو یا ملاقات کے لئے؟ عیادت

عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّاصَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَالْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ وَمِنْهُمْ مَنْ وَقَفَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَاِسْمُ اَبِيْ فَاخِتَةَ سَعِيْدُبْنُ عِلَاقَةَ.

کے لئے۔حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک۔اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔حضرت علیؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔بعض راوی یہ حدیث موقوفًا روایت کرتے ہیں۔ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

٦٦٣ . بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيْ لِلْمَوْتِ

٦٦٣: باب موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَامُحَمَّدُبْنُ جَعْفَرٍ نَاشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِاكْتَوٰى فِيْ بَطْنِهٖ فَقَالَ مَااَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَالَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا اَجِدُدِرْهَمًا عَلٰى عَهْدِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ نَاحِيَةِ بَيْتِيْ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًاوَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَااَوْنَهٰى اَنْ يُتَمَنَّى الْمَوْتُ لَتَمَنَّيْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ خَبَّابٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَايَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّنَزَلَ بِهٖ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَاكَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًالِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَاكَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًالِّيْ.

۹۵۹: حضرت حارثہ بن مضربؓ سے روایت ہے کہ میں خباب کے پاس حاضر ہوا۔انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگوایا تھا۔وہ فرمانے لگے مجھے نہیں معلوم کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے اتنی تکلیف اٹھائی ہو جتنی میں نے اٹھائی ہے۔میرے پاس نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ،انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث خباب حسن صحیح ہے۔حضرت انس بن مالکؓ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی ہو،موت کی تمنا نہ کرے بلکہ یہ کہے"اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ ....خیراً لّی۔(ترجمہ)۔اے اللہ اگر میرے لئے زندگی بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور اگر موت بہتر ہو تو موت دے دے

۹۶۰: حَدَّثَنَابِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَااِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَاعَبْدُالْعَزِيْزِبْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۶۰: علی بن حجر،اسمٰعیل بن ابراہیم سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالکؓ اور وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۶۴: بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّعَوُّذِ لِلْمَرِیْضِ

۶۶۴: باب مریض کے لئے تعوذ

۹۶۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِیُّ نَاعَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ وَعَیْنِ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰهُ یَشْفِیْکَ.

۹۶۱: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل نبی اکرمؐ کے پاس آئے اور فرمایا اے محمد ﷺ کیا آپؐ بیمار ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ جبرائیلؑ نے کہا "بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ...... (ترجمہ میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر خبیث نفس کی برائی سے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں اللہ آپؐ کو شفا عطا فرمائے۔

۹۶۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَقَالَ ثَابِتٌ یَااَبَا حَمْزَةَ اشْتَکَیْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِیْکَ بِرُقْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاْسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشَافِیَ اِلَّااَنْتَ شِفَاءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقُلْتُ لَهٗ رِوَایَةُ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَصَحُّ اَوْحَدِیْثُ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کِلَاهُمَا صَحِیْحٌ نَاعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ ابْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ ابْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ.

۹۶۲: حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا اے ابوحمزہ میں بیمار ہوں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہؐ کی دعا سے نہ جھاڑوں (یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت انسؓ نے یہ پڑھا "اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ ...... (ترجمہ اے اللہ: لوگوں کے پالنے والے اے تکلیفوں کو دور کرنے والے شفا عطا فرما۔ کیونکہ تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ رہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ عبدالعزیز کی ابونضرہ سے بحوالہ ابوسعید مروی حدیث زیادہ صحیح ہے یا عبدالعزیز کی انسؓ سے مروی حدیث؟ ابوزرعہ نے کہا دونوں صحیح ہیں۔ عبدالصمد بن عبدالوارث اپنے والد سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ ابونضرہ سے اور وہ ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن صہیب، انسؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: موت کی تمنا اگر دنیوی نقصان کی وجہ سے ہو تو جائز نہیں اگر اخروی ضرر کی وجہ سے ہو مثلاً اس کو اپنے ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو تمنیٔ موت میں کوئی حرج نہیں بلکہ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ مندوب ہے۔

۶۶۵: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْوَصِیَّةِ

۶۶۵: باب وصیت کی ترغیب

۹۶۳: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاعَبْدُاللّٰهِ بْنُ

۹۶۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوْصِىْ فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی وصیت کرنی چاہیے لیکن وہ وصیت کتابت کی صورت میں اس کے پاس موجود نہ ہو۔ اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب : (۱) حدیث کا مطلب ہے یہ کہ جس شخص کے پاس کوئی امانت ہو یا اس کے ذمہ کوئی قرض ہو یا حق واجب ہو خواہ اللہ تعالیٰ کا حق ہو یا حقوق العباد میں سے ہو یا وارث کا کوئی حق ہو یا غیر وارث کا تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اس کے بارے میں وصیت کرے اگر کسی قسم کا کوئی حق اس کے ذمہ نہ ہو تو وصیت واجب نہیں (۲) حدیث باب میں والثلث کثیر (یعنی تہائی زیادہ ہے) کے تین مطلب ہو سکتے ہیں (۱) ثلث ۳/ اوصیت کا وہ انتہائی درجہ ہے جو جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس سے کم کیا جائے (۲) تہائی کی وصیت بھی اکمل ہے یعنی اس کا اجر وثواب زیادہ ہے (۳) تہائی بھی کثیر ہے قلیل نہیں ہے۔ حنفیہ نے پہلے مطلب کو ترجیح دی ہے اس کی تائید حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے ہوتی ہے (۳) جب کسی پر موت کے اثرات ظاہر ہونے لگیں تو اس کو کلمۂ شہادت کی تلقین کریں۔ مستحب ہے۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ اس کے پاس موجود لوگ بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں اس کو پڑھنے کا حکم نہ دیا جائے اس لئے کہ وہ بڑے کٹھن لمحات ہوتے ہیں حکم دینے کی صورت میں نہ جانے اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ (۴) اس حدیث کا بعض روایات کے ساتھ تعارض معلوم ہوتا ہے کہ مؤمن کی روح بہت آسانی سے نکل جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مؤمن مرض کی شدت میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن اس کی روح آسانی سے نکل جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے حق میں بھی مرض کی شدت تھی نہ کہ موت کی سختی۔ واللہ اعلم۔ (۵) المؤمن یموت بعرق الجبین کے مطلب میں علماء کے کئی اقوال ہیں (۱) عرق جبین کنایہ ہے اس مشقت سے جو مؤمن طلب رزق حلال کے لئے اٹھاتا ہے اور روایت کا مطلب یہ کہ مؤمن زندگی بھر رزق حلال کمانے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے (۲) موت کے وقت اپنی سیّئات اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اکرام دیکھ کر جو بندہ پر ندامت کی کیفیت طاری ہوتی ہے اس کی وجہ سے اسے پسینہ آجاتا ہے (۳) مؤمن بندہ کی سیئات کو ختم کرنے یا اس کے درجات کو بلند کرنے کے لئے اس کے ساتھ قبض روح میں سختی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ (۴) پیشانی پر پسینہ مؤمنانہ موت کی علامت ہے اگرچہ اس کی وجہ سے عقل سے نہ سمجھی جاسکے۔ (۵) امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ موت کے قریب اُمید کا غلبہ مناسب ہے اس لئے کہ اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے خوف کا غلبہ مناسب ہے اس لئے کہ اس شہوت کی آگ بجھ جاتی ہے اور دل سے دنیا کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔

٦٦٦: بَابُ مَاجَآءَ فِى الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

۶۶۶: باب تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

٩٦٤: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِىِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَا لِىْ كُلِّهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ

۹۶۴: حضرت سعد بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپؐ نے فرمایا کیا تم نے وصیت کردی ہے؟ میں عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: کتنے مال کی۔ میں نے کہا اللہ کی راہ میں پورے مال کی۔ فرمایا: اپنی اولاد کے لئے: کیا چھوڑا۔ عرض کیا

اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَازِلْتُ اُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ سَعْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِىَ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ وَقَدْرُوِىَ عَنْهُ كَبِيْرٌ وَيُرْوٰى كَثِيْرٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ اَنْ يُوْصِىَ الرَّجُلُ بِاَكْثَرَمِنَ الثُّلُثِ وَيَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ فِى الْوَصِيَّةِ الْخُمُسَ دُوْنَ الرُّبُعِ وَالرُّبُعَ دُوْنَ الثُّلُثِ وَمَنْ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَايَجُوْزُلَهُ اِلَّا الثُّلُثُ.

وہ سب مالدار ہیں۔ فرمایا اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرو حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں متواتر کم سمجھتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا تہائی مال کی وصیت کرو اور تہائی حصہ بھی بہت ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی حصے سے بھی کچھ کم میں وصیت کریں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تہائی حصہ بھی بہت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ حدیث سعدؓ حسن صحیح ہے اور یہ کئی طریقوں سے مروی ہے۔ پھر کئی سندوں میں ''کبیر'' اور کئی سندوں میں ''کثیر'' کا لفظ آیا ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کوئی شخص تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے بلکہ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ اہل علم مال کے پانچویں یا چوتھے حصے کی وصیت کو تہائی حصے کی وصیت سے مستحب سمجھتے ہیں۔ جس نے تہائی حصے کی وصیت کی گویا کہ اس نے کچھ نہیں چھوڑا اور اس کو تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں۔

٦٦٧: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

٦٦٧: باب حالت نزع میں مریض کو تلقین اور دعا کرنا

٩٦٥: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِىُّ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَسُعْدَى الْمُرِّيَّةِ وَهِىَ امْرَاَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٩٦٥: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب الموت لوگوں کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کیا کرو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، عائشہ رضی اللہ عنہا، جابر رضی اللہ عنہ اور سعدی المریہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ سعدی مریہ، طلحہ بن عبیداللہ کی بیوی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابوسعید غریب حسن صحیح ہے۔

٩٦٦: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِالْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ

٩٦٦: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی دعا کرو۔ اس لیے کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى شَقِيْقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلِ الْاَسَدِيُّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُلَقَّنَ الْمَرِيْضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ مَرَّةً فَمَالَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُلَقَّنَ وَلَا يُكْثَرُ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلَقِّنُهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَكْثَرَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتَ مَرَّةً فَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مَالَمْ اَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَاِنَّمَا مَعْنٰى قَوْلِ عَبْدِاللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ قَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

اے اللہ کے رسول ﷺ ابوسلمہؓ کا انتقال ہوگیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھو "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ .... حَسَنَةً (ترجمہ اے اللہ مجھے بھی اور اس کو بھی بخش دے اور اس کے بدلے میں مجھے ان سے بہتر عطا فرما۔حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے یہی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر شوہر دے دیا (یعنی رسول اللہ ﷺ)۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں شقیق۔شقیق بن سلمہ ابووائل اسدی ہیں۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ام سلمہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔موت کے وقت مریض کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرنا مستحب ہے۔بعض اہل علم فرماتے ہیں جب قریب المرگ آدمی ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خاموش ہوجائے تو بار بار اسے اس کی تلقین نہ کی جائے۔ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں بار بار کلمہ طیبہ کی تلقین کرنے لگا۔ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ جب میں نے ایک مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں۔عبداللہ بن مبارکؒ کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی آخری بات "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہو وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

٦٦٨ : بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

٦٦٨: باب موت کی سختی

٩٦٧ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٩٦٧: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا۔آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔آپ ﷺ پیالے میں اپنا ہاتھ ڈالتے اور چہرہ اقدس پر ملتے پھر فرماتے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ (ترجمہ "اے اللہ موت کی سختیوں اور تکلیفوں پر میری مدد فرما۔" امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

٩٦٨ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْعَلَاءِ عَنْ

٩٦٨: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر موت کی شدت دیکھنے کے بعد

اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَسَاَلْتُ اَبَازُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قُلْتُ لَهٗ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ ابْنُ الْعَلَاءِ بْنُ اللَّجْلَاجِ وَاِنَّمَا اَعْرِفُهٗ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

میں کسی کی آسانی سے موت کی تمنا نہیں کرتی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں؟ فرمانے لگے علاء بن الجلاج کے بیٹے ہیں۔ میں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتا۔

۶۶۹: بَابُ

۹۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَايَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.

۶۶۹: باب

۹۶۹: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن جب مرتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ قتادہ کے عبداللہ بن بریدہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

۶۷۰: بَابُ

۹۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ وَهَارُوْنُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّارُ الْبَغْدَادِیُّ قَالَا نَاسَيَّارُ ابْنُ حَاتِمٍ نَاجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ وَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرْجُو اللّٰهَ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۶۷۰: باب

۹۷۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک جوان شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو کیسے پاتے ہو؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم میں اللہ کی رحمت و مغفرت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس موقع پر (یعنی موت کے وقت) اگر مؤمن کے دل میں یہ دونوں چیزیں امید اور خوف جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید کے مطابق عطا کرتا ہے اور اسے اس چیز سے دور کر دیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ثابت سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

۶۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

۹۷۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبْدُالْقُدُّوْسِ ابْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ نَا حَبِيْبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِیُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ

۶۷۱: باب کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے

۹۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مر جاؤں تو کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ نعی ہے۔ میں

يَحْيَى الْعَبْسِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِذَا مِتُّ فَلاَ تُؤْذِنُوْ بِيْ اَحَدًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ نَعْيًا وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی خبر کو مشہور کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ نَاحَكَّامُ ابْنُ سَلْمٍ وَهَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَاِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ.

۹۷۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نعی سے بچو کیونکہ یہ جہالت کے کاموں میں سے ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نعی کسی کی موت کا اعلان کرنا ہے (یعنی فلاں شخص مرگیا) اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ وَالنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَهٰذَااَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَنْبَسَةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ هُوَمَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُوَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَهُمْ اَنْ يُنَادٰى فِي النَّاسِ اَنَّ فَلاَنًا مَاتَ لِيَشْهَدُوْا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لاَ بَاْسَ بِاَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ وَاِخْوَانَهُ وَرُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ لَابَاْسَ بِاَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ.

۹۷۳: عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی کے مثل غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس روایت میں" اَلنَّعْيُ اَذَانٌ بِالْمَيِّتِ" کے الفاظ بیان نہیں کرتے۔ یہ حدیث عنبسہ کی ابوحمزہ سے مروی حدیث سے اصح ہے۔ ابوحمزہ کا نام میمون اعور ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ بعض علماء نعی (موت کی تشہیر) کو مکروہ کہتے ہیں انکے نزدیک نعی کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی موت کا اعلان کیا جائے تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم بھی یہی کہتے ہیں کہ رشتہ داروں کو خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۶۷۲: بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الصَّبْرَفِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

۶۷۲: باب صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو

۹۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُفِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۹۷۴: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو (یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۹۷۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

۹۷۵: ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے

شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر وہی ہے جو صدمہ کے نازل ہوتے ہی ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۳: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ.

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْقَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالُوْا اَنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۷۳: باب میّت کو بوسہ دینا

۹۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میّت کا بوسہ لیا۔ اس وقت آپ ﷺ رو رہے تھے یا فرمایا آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ سب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

۶۷۴: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ.

۹۷۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَاخَالِدٌ وَمَنْصُوْرٌ وَهِشَامٌ فَاَمَّا خَالِدٌ وَهِشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا بِهِ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْدَاْنَ بِمَيَا مِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى

۶۷۴: باب میّت کو غسل دینا

۹۷۷: حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ، تین یا پانچ یا ضرورت سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اور غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو اور آخری مرتبہ اس میں کافور ڈال دو یا فرمایا تھوڑا سا کافور ڈال دو۔ پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا (ام عطیہؓ فرماتی ہیں) غسل سے فراغت کے بعد ہم نے آپؐ کو خبر دی تو آپؐ نے اپنا ازار بند ہماری طرف ڈال کر فرمایا اسے اس کا شعار بناؤ (یعنی کفن سے نیچے رکھو) ہشیم کہتے ہیں دوسری روایات جن میں مجھے معلوم نہیں شاید ہشام بھی انہی میں سے ہیں۔ ام عطیہؓ فرماتی ہیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔ ہشیم کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے ان کی چوٹیاں پیچھے کی طرف ڈال دیں۔ ہشیم کہتے ہیں ہم سے خالد نے بواسطہ حفصہ اور محمد، ام عطیہؓ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کریں (یعنی غسل) اس باب میں حضرت ام سلمہؓ

حَدِيْثُ اُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهٗ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَ نَا حَدٌّ مُوَقَّتٌ وَلَيْسَ لِذٰلِكَ صِفَةٌ مَعْلُوْمَةٌ وَلٰكِنْ يُطَهَّرُ قَالَ الشَّافِعِيُّ اِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلاً مُجْمَلًا يُغَسَّلُ وَيُنْقٰى وَاِذَا اُنْقِىَ الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ اَوْمَاءٍ غَيْرِهٖ اَجْزَأَ ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهٖ وَلٰكِنْ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُغْسَلَ ثَلٰثًا فَصَا عِدًا لَا يُنْقَصُ مِنْ ثَلٰثٍ لِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا وَاِنْ اَنْقَوْا فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَجْزَأَ وَلَا يَرٰى اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَعْنَى الْاِ نْقَاءِ ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا وَلَمْ يُوَقِّتْ وَكَذٰلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيْثِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيَكُوْنُ فِي الْاٰ خِرَةِ شَيْءٌ مِنَ الْكَافُوْرِ.

سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ام عطیہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے کہ غسل میت غسل جنابت ہی کی طرح ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ میّت کے غسل کی کوئی مقررہ حد اور نہ ہی اس کی کوئی خاص کیفیت ہے بلکہ مقصد یہی ہے کہ میّت پاک ہو جائے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ کا قول مجمل ہے کہ میّت کو نہلایا اور صاف کیا جائے خالص پانی یا کسی چیز کی ملاوٹ والے پانی سے میّت کو صاف کیا جائے۔ تب بھی کافی ہے لیکن تین مرتبہ یا اس سے زائد غسل دینا میرے نزدیک مستحب ہے۔ تین سے کم نہ کیا جائے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں تین یا پانچ بار غسل دو۔ اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں صفائی ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ کے اس حکم سے مراد پاک وصاف کرنا ہے۔ خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے۔ کوئی تعداد مقرر نہیں، فقہاء کرام نے یہی فرمایا ہے اور وہ حدیث کے معانی کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا قول یہ ہے کہ میّت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور آخر میں کافور بھی ساتھ ملایا جائے۔

۶۷۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

۶۷۵: باب میّت کو مشک لگانا

۹۷۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَااَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ.

۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے استعمال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمھاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

۹۷۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَااَبُوْدَاوٗدَ وَشَبَابَةُ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ ابْنُ الرَّيَّانِ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ

۹۷۹: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کے مثل۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک میّت کو مشک لگانا مکروہ ہے اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن

سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ ثِقَةٌ وَخُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ.

ریان نے بھی انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے علی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعد کے نزدیک مستمر بن ریان اور خلید بن جعفر (دونوں) ثقہ ہیں۔

۶۷۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

۶۷۶: باب میّت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

۹۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَاعَبْدُالْعَزِيزِبْنُ الْمُخْتَارِعَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ الْوُضُوْءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي يُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَاغَسَّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَسْتَحِبُّ الْغُسْلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَااَرٰى ذٰلِكَ وَاجِبًاوَهٰكَذَاقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ اَحْمَدُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا اَرْجُوْاَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَاَمَّا الْوُضُوْءُ فَاَقَلُّ مَاقِيلَ فِيهِ وَقَالَ اِسْحٰقُ لَا بُدَّمِنَ الْوُضُوْءِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ لَايَغْتَسِلُ وَلَايَتَوَضَّأُمَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ.

۹۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میّت کو غسل دینے والے کو غسل کرنا چاہیے اور میت کو اٹھانے والے کو وضو کرنا چاہیے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کے نزدیک میّت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازم ہے اور بعض کے نزدیک وضو کر لینا کافی ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں میّت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ امام شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جو میّت کو غسل دے میرے خیال میں اس پر غسل واجب نہیں۔ جب کہ وضو کی روایات بہت کم ہیں۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ وضو کرنا ضروری ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے مروی کہ غسل میّت کے بعد نہانا یا غسل کرنا ضروری نہیں۔

۶۷۷: بَابُ مَاجَآءَ مَايُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَكْفَانِ

باب کفن کس طرح دینا مستحب ہے

۹۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْامِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ اَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

۹۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ اس باب میں سمرہؓ، ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ جن کپڑوں میں وہ (یعنی مرنے والا)

اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُّکَفَّنَ فِیْ ثِیَابِهِ الَّتِیْ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْهَا وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلَیْنَا اَنْ یُّکَفَّنَ فِیْهَا الْبَیَاضُ وَیُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْکَفَنِ۔

نماز پڑھتا تھا ان ہی میں اسے کفن دیا جائے۔امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ کفن میں سفید کپڑے کا ہونا مجھے پسند ہے اوراچھا کفن دینا مستحب ہے۔

۶۷۸ بَابٌ

۶۷۸: باب

۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَاعُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ نَاعِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍعَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَهٗ وَفِیْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ سَلَّامُ بْنُ اَبِیْ مُطِیْعٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَلْیُحْسِنْ اَحَدُکُمْ کَفَنَ اَخِیْهِ قَالَ هُوَ الصَّفَاءُ وَلَیْسَ بِالْمُرْتَفِعِ۔

۹۸۲: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے فوت ہوجانے والے بھائی کا ولی ہوتو اسے بہترین کفن دے۔اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابن مبارکؒ فرماتے ہیں سلام بن مطیع نے اس روایت کے بارے میں ’’کہ تمہیں اپنے (مردہ) بھائی کو اچھا کفن دینا چاہیے‘‘ وہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صاف اور سفید کپڑوں کا کفن دیا جائے نہ کہ قیمتی کپڑے کا۔

خلاصۃ الابواب: ’’ نَعِیٌ ‘‘لغت میں موت کی خبر کو کہتے ہیں یہاں ان سے نعی الجاہلیہ مراد ہے جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ عرب میں جب کوئی بڑا آدمی مرجاتا یا قتل کردیا جاتا تو کسی آدمی کو گھوڑے پر سوار کر کے مختلف قبائل کی طرف بھیجتے تھے جوروتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ فلاں کی موت کی خبر کو ظاہر کرو۔جن روایات میں نعی (موت کی خبر دینا) کی ممانعت آئی ہے وہ مذکورہ نعی جاہلیت پر ہی محمول ہے۔واللہ اعلم۔(۲) یعنی صبر کی اصل فضیلت صدقہ کے شروع کے وقت ہے اس لئے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ انسان کو صبر آ ہی جاتا ہے اس کا اعتبار نہیں۔صبر کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک رضا بالقضاء دوسرے اختیاری چیخنے چلانے سے بچنا۔رضا بالقضاء کا طریقہ یہ ہے کہ غور کرے کہ اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ان کے حاکم ہونے کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوسکتا۔حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ فرمایا اس کا انہیں کلی اختیار ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اس صدمہ کا سامنا کرنا پڑا وہ اگرچہ ہمارے لئے بظاہر ناگوار ہے لیکن ان کی حکمت کے بمقتضیٰ اس میں یقیناً ہمارے لئے خیر ہوگا۔معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔(۳) حضور اقدس ﷺ کی کون سی صاحبزادی مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت رقیہؓ مراد ہیں جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ام کلثوم مراد ہیں لیکن راجح یہ ہے کہ حضرت ابوالعاصؓ بن الربیع کی اہلیہ حضرت زینب مراد ہیں جو نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں میں سے سب سے بڑی ہیں۔میت کو ایک دفعہ غسل دینا فرض کفایہ ہے اگرچہ وہ ظاہراً پاک صاف ہو اور تین مرتبہ پانی بہانا مسنون ہے(۴) صدر اول کے بعد اس پر اجماع منعقد ہوگیا کہ غسل میت یعنی میت کو غسل دینے سے غسل واجب نہیں ہوتا اور نہ جنازہ اٹھانے سے وضو واجب ہوتا ہے اسکی دلیل بیہقی شریف میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے۔دوسری دلیل مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل کرنا واجب نہیں۔

۶۷۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَمْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُفِّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ یَمَانِیَّةٍ لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ قَالَ فَذَکَرُوْا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِیَ بِالْبُرْدِ وَلٰکِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ یُکَفِّنُوْهُ فِیْهِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۹۸۴: حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فِیْ نَمِرَةٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ کَفَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِوَایَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَحَدِیْثُ عَائِشَةَ اَصَحُّ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ رُوِیَتْ فِیْ کَفَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ وَقَالَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ یُکَفَّنُ الرَّجُلُ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ اِنْ شِئْتَ فِیْ قَمِیْصٍ وَلِفَافَتَیْنِ وَاِنْ شِئْتَ فِیْ ثَلٰثِ لَفَائِفَ وَیُجْزِیْ ثَوْبٌ وَاحِدٌ اِنْ لَمْ یَجِدُوْا ثَوْبَیْنِ وَالثَّوْبَانِ یُجْزِیَانِ وَالثَّلٰثَةُ لِمَنْ وَجَدَهَا اَحَبُّ اِلَیْهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا تُکَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِیْ خَمْسَةِ اَثْوَابٍ.

۶۷۹: باب نبی اکرم ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے

۹۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کفن مبارک تین سفید یمنی کپڑوں پر مشتمل تھا۔ ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔ حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے کفن میں دو کپڑے اور ایک حبری (بیل بوٹے والی چادر) تھی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا چادر لائی گئی تھی لیکن اسے واپس کر دیا گیا اور اس میں کفن نہیں دیا گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ بن عبدالمطلب کو ایک چادر یعنی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں۔ کہ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ایک قمیص اور دو لفافے۔ اگر چاہے تو تین لفافوں میں ہی کفن دے دے۔ پھر اگر تین کپڑے نہ ہوں تو دو اور دو بھی نہ ہوں تو ایک سے بھی کفن دیا جا سکتا ہے۔ امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

۶۸۰: بَابُ مَاجَآءَ فِی الطَّعَامِ یُصْنَعُ لِاَهْلِ الْمَیِّتِ

۹۸۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالاَ نَا

۶۸۰: باب اہل میّت کے لئے کھانا پکانا

۹۸۵: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے جب حضرت

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِبْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْجَاءَ هُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْكَانَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُوَجَّهَ اِلَى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ لِشُغْلِهِمْ بِالْمُصِيْبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَجَعْفَرُبْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ جُرَيْجٍ.

جعفرؓ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ انہیں ایک آنے والے حادثہ نے (کھانا پکانے) سے روک رکھا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسے مستحب گردانتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کے پاس کوئی نہ کوئی چیز بھیجی جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ جعفر بن خالد سارہ کے بیٹے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ ان سے ابن جریج روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱: بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَالْمُصِيْبَةِ

۶۸۱: باب مصیبت کے وقت چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زُبَيْدُ الْاِيَامِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۸۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رخساروں کو پیٹے' گریبان چاک کرے یا زمانہ جاہلیت کی پکار پکارے (یعنی ناشکری کی باتیں کرے) اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۲: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

۶۸۲: باب نوحہ حرام ہے

۹۸۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَاقُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ عَنْ سَعِيْدِبْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيْحَ عَلَيْهِ فَجَآءَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَابَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اَمَااِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ مَانِيْحَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجُنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَاَنَسٍ وَاُمِّ عَطِيَّةَ وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

۹۸۷: حضرت علی بن ربیعہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص قرظہ بن کعب فوت ہو گئے تو لوگ اس پر نوحہ کرنے لگے۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ نوحہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' علی رضی اللہ عنہ' ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ' قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ' ابوہریرہؓ' جنادہ بن مالکؓ' انسؓ' ام عطیہؓ' سمرہؓ اور ابومالک اشعریؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہؓ غریب حسن صحیح ہے۔

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۹۸۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ وَالْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۹۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جو میری امت کے چند لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ نوحہ کرنا ٗ نسب پر طعن کرنا چھوت یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اونٹ کو خارش ہوئی تو سب کو ہی ہوگئی اگر ایسا ہی ہے تو پہلے اونٹ کو کس سے لگی تھی۔ اور یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش ستاروں کی گردش سے ہوتی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۳: بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۶۸۳: باب میّت پر بلند آواز سے رونا منع ہے

۹۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالُوا الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَذَهَبُوْا اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَرْجُوْ اِنْ كَانَ يَنْهَاهُمْ فِيْ حَيٰوتِهٖ اَنْ لَا يَكُوْنَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ.

۹۸۹: حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میّت کے گھر والوں کے بلند آواز سے رونے پر میّت کو عذاب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرتؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم میّت پر زور سے رونے کو حرام کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر میّت کے گھر والے روئیں تو ان کے رونے سے میّت پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ حضرات اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ خود اپنی زندگی میں انہیں اس سے روکتا رہا اور مرنے سے پہلے منع بھی کیا تو امید ہے کہ اس کو عذاب نہیں ہوگا۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَسِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَسِيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهٖ اَهٰكَذَا كُنْتَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۹۹۰: موسیٰ بن ابوموسیٰ اشعریؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والے کھڑا ہو اور وہ کہے کہ اے میرے پہاڑ۔ اے میرے سردار یا اسی قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے۔ تو میّت پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر گھونسے (مکے) مارتے ہیں اور پوچھتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۸۴ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ

۹۹۱ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا مَالِکٌ وَثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ مُوْسٰی الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُکِرَ لَهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّهُ نَسِیَ اَوْ اَخْطَأَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَهُوْدِیَّةٍ یُبْکٰی عَلَیْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۹۹۲ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهِ عَلَیْهِ قَالَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّهُ وَهِمَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ یَهُوْدِیًّا اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ وَاِنَّ اَهْلَهُ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْهِ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَرَظَةَ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَتَاَوَّلُوْا هٰذِهِ الْاٰیَةَ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی) هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ.

۹۹۳ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَخَذَ

۶۸۴ : باب میّت پر چلائے بغیر رونا جائز ہے

۹۹۱: حضرت عمرہؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں میّت کو زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے انہوں نے یقیناً جھوٹ نہیں بولا لیکن یا تو وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کی میّت کے پاس سے گزرے۔ لوگ اس کی موت پر رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میّت پر اس کے رشتہ داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ ان پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا بلکہ انہیں وہم ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میّت پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، قرظہ بن کعبؓ، ابوہریرہؓ، ابن مسعودؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث حضرت عائشہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس روایت پر عمل ہے اور انہوں نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کی ہے کہ اللہ فرماتا ہے "وَلَا تَــزِرُ......" کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۹۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی اِبْنِهٖ اِبْرَاهِیْمَ فَوَجَدَهٗ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ فَبَکٰی فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَتَبْکِیْ اَوَلَمْ تَکُنْ نَهَیْتَ عَنِ الْبُکَاءِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ نَهَیْتُ عَنْ صَوْتَیْنِ اَحْمَقَیْنِ فَاجِرَیْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُیُوْبٍ وَرَنَّةِ شَیْطَانٍ وَ فِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ.

اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس لے گئے۔ وہ اس وقت نزع کی حالت میں تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور رونے لگے۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟ کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایانہیں۔ بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے اور دوسری شیطان کی طرف رونے کی آواز (یعنی نوحہ) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۵ : بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَشْیِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

۲۸۵: باب جنازہ کے آگے چلنا

۹۹۴ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍوَاَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالُوْانَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۹۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

۹۹۵ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَاعَمْرُو ابْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَبَکْرٍ الْکُوْفِیِّ وَ زِیَادٍ وَسُفْیَانَ کُلُّهُمْ یَذْکُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۹۹۵: ہم سے روایت بیان کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زہری سے سنا۔ انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے۔

۹۹۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَاعَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍوَعُمَرُیَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ کَانَ یَمْشِیْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ هٰکَذَارَوَی ابْنُ جُرَیْجٍ وَزِیَادُ ابْنُ سَعْدٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَرَوٰی مَعْمَرٌ وَیُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ وَمَالِکٌ وَغَیْرُهُمْ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۹۹۶: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ' ابوبکرؓ اور عمرؓ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری نے کہا کہ ہمیں سالم نے خبردی کہ ان کے باپ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی مانند ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی طرح اور روایت کی معمر اور یونس

وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْحَدِيْثَ الْمُرْسَلَ فِيْ ذٰلِكَ اَصَحُّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا مُرْسَلٌ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَرٰى ابْنُ جُرَيْجٍ اَخَذَهٗ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَرَوٰى هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَمَنْصُوْرٍ وَبَكْرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَاهُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوٰى عَنْهُ هَمَّامٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ اَفْضَلُ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ .

بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی ﷺ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ اس باب میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے ابن مبارکؒ کے حوالے سے سنا کہ زہری کی مرسل حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں۔ شاید ابن جریج نے یہ روایت ابن عیینہ سے لی ہو۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد بن سعد سے پھر منصور، ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ جب کہ ہمام، سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازے کے آگے چلنا افضل ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۹۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَامُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُثْمَانُ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اَخْطَاَ فِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَ اِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ هٰذَا اَصَحُّ .

۹۹۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں محمد بن بکر نے غلطی کی ہے اور یہ حدیث بواسطہ یونس، زہری سے مروی ہے کہ نبی کرام ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ سب جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری فرماتے ہیں۔ مجھے سلام نے بتایا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور یہ اصح ہے۔

۶۸۲ : بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۶۸۶ باب جنازہ کے پیچھے چلنا

۹۹۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاوَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيٰى اِمَامِ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَادُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ

۹۹۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جلدی چلو (یعنی دوڑنے سے ذرا کم) اور اگر وہ نیک ہے تو اسے جلدی قبر میں پہنچادو گے اور اگر وہ برا ہے تو اہل جہنم ہی کو دور کیا جاتا ہے۔ پس جنازے

شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَاحَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُضَعِّفُ حَدِيْثَ اَبِيْ مَاجِدٍ هٰذَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قِيْلَ لِيَحْيٰى مَنْ اَبُوْ مَاجِدٍ هٰذَا فَقَالَ طَائِرٌ طَارَفَحَدَّثَنَا وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى هٰذَا وَرَاَوْااَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا اَفْضَلُ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَاِسْحٰقُ وَاَبُوْ مَاجِدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَلَهٗ حَدِيْثَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَيَحْيٰى اِمَامُ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ ثِقَةٌ يُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْجَابِرُ وَيُقَالُ لَهٗ يَحْيَى الْمُجْبِرُ اَيْضًا وَهُوَ كُوْفِيٌّ رَوٰى لَهٗ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَاَبُوالْاَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ .

کے پیچھے چلنا چاہیے نہ کہ اسکو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور جو اس سے آگے چلتا ہے وہ ان کے ساتھ نہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند سے صرف ابن مسعودؓ ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ ابو ماجد کی اس روایت کو ضعیف کہتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے بواسطہ حمیدی' ابن عیینہ سے نقل کیا کہ یحییٰ سے ابو ماجد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک مجہول الحال شخص ہیں وہ ہم سے روایت کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ ابو ماجد مجہول ہیں اور ان کے واسطے سے ابن مسعودؓ سے دو حدیثیں منقول ہیں۔ یحییٰ امام بنی تیم اللہ ثقہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوحارث ہے۔ انہیں جابر اور یحییٰ مجبر بھی کہا جاتا ہے یہ کوفی ہیں۔ شعبہ' سفیان ثوری' ابواحوص اور سفیان بن عیینہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّكُوْبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۶۸۷: باب جنازہ کے پیچھے سوار ہوکر چلنا مکروہ ہے

۹۹۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِبْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ثَوْبَانَ قَدْرُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا.

۹۹۹: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سواری پر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی اللہ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ثوبانؓ' حضرت ثوبانؓ ہی سے موقوفاً مروی ہے۔

۶۸۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۶۸۸: باب جنازے کے پیچھے سواری پر سوار ہوکر جانے کی اجازت

۱۰۰۰ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاَبُوْدَاوُدَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ

۱۰۰۰: حضرت سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابن دحداح کے

يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ.

جنازے میں گئے۔ آپ ﷺ اپنے گھوڑے پر سوار تھے۔ جو دوڑتا تھا۔ ہم آپ ﷺ کے ارد گرد تھے۔ آپ ﷺ اسے چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جا رہے تھے۔

١٠٠١. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا اَبُوْقُتَيْبَةَ عَنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٠٠١: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن وحداح کے جنازے میں پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٨٩: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

٦٨٩ باب جنازہ کو جلدی لے جانا

١٠٠٢: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٠٠٢: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ جلدی لے جاؤ اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے جلد بہتر جگہ پہنچایا جائے اور اگر برا ہے تو اپنی گردنوں سے جلد بوجھ اتارا جائے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (١) مختلف حضرات نے آپ ﷺ کے کفن کے لئے مختلف کپڑے پیش کئے لیکن حضرات صحابہؓ نے ان میں سے تین کا انتخاب کیا اور باقی واپس کر دیئے۔ ضرورت کے وقت صرف ایک کپڑے کا کفن بھی کافی ہوتا ہے۔ نیز حدیث باب سے جمہور کا مسلک ثابت ہوتا ہے کہ تین کپڑے مرد کے لئے مسنون ہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک مرد کے کفن میں پگڑی کوئی مسنون نہیں ہے۔ البتہ تین کپڑوں کی تعین کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک وہ تین کپڑے تین لفافے ہیں جبکہ حنفیہ کے نزدیک وہ تین کپڑے یہ ہیں لفافہ۔ ازار اور قمیض اور قمیض زندوں کی قمیض کی طرح ہو یا مردوں جیسی۔ (٢) اس حدیث کی بنا پر مستحب ہے کہ جس گھر میں موت واقع ہوئی ہو اس کے رشتہ دار یا پڑوسی کھانا پکا کر وہاں بھیجیں تاکہ وہ اپنی مصیبت کھانے کی فکر میں مبتلا نہ ہوں لیکن ہمارے زمانے میں میت کے گھر والے اس موقع پر رشتہ داروں اور تعزیت کے لئے آنے والوں کے لئے کھانے اور دعوت کا انتظام کرتے ہیں یہ مکروہ اور گمراہ کن عمل ہے اس لئے کہ دعوت سرور (خوشی) کے موقع پر ہوتی ہے نہ کہ مصیبت کے موقع پر اس کے بدعت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ہمارے زمانے میں عوام نے میت کے گھر والوں کی جانب سے اس دعوت کو واجبات دینیہ میں سے سمجھ لیا ہے اور جو چیز شریعت میں واجب نہ ہو اس کو ضروری سمجھ کر کرنا بدعت ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اور تابعین تبع تابعین کے دور میں اس دعوت کا رواج نہیں تھا (٣) مطلب یہ ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جب تک وہ نوحہ کرتے رہتے ہیں البتہ ہلکا رونا جو بغیر آواز کے ہو تو جائز ہے یعنی زور زور سے رویا دھویا جائے اور چیخ و پکار کی جائے یا میت کے

مبالغہ آمیز فضائل گنائے جائیں اور تقدیر خداوندی کو غلط قرار دیا جائے تو سخت گناہ ہے اور نوحہ کرنے والی عورتیں جب کہتی ہیں واجبلاہ، واستیداہ ہائے میرے آقا تو فرشتے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں تم اتنے عظیم ہو تم ایسے ایسے ہو۔ (۴) جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف چلنا بالاتفاق جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ اور احمدؒ کے نزدیک پیدل چلنے والے کے لئے آگے چلنا اور سوار کے لئے جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے امام ابوحنیفہؒ ان کے اصحاب اور امام اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ مطلقاً جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل حدیث نمبر ۹۹۸ ہے اس کے علاوہ طحاوی اور مصنف عبدالرزاق میں احادیث موجود ہیں کہ پیچھے چلنا افضل ہے۔ حدیث نمبر ۹۹۹ اس روایت سے جنازہ کے ساتھ سواری کرنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے لیکن سنن ابی داؤد میں حضرت مغیرہؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے جس سے جنازہ کے ساتھ سواری کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے سوار ہونا مکروہ ہے لیکن بیماری یا لنگڑا ہونے کی صورت میں مکروہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے سواری کرنے پر نکیر فرشتوں کی وجہ سے کی تھی جو جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے۔

۶۹۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ وَذِكْرُ حَمْزَةَ

۱۰۰۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْصَفْوَانَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهٗ فِيْهَا فَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلٰثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنْهُمْ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ

۶۹۰ : باب شہدائے احد اور حضرت حمزہؓ

۱۰۰۳ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں نبی اکرم ﷺ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے ہیں۔ فرمایا اگر صفیہؓ کے دل پر گراں گزرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ یہاں تک کہ انہیں جانور کھا جاتے پھر قیامت کے دن انہیں جانوروں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے چادر منگوائی اور اس میں سے انہیں کفن دیا۔ وہ چادر بھی ایسی تھی کہ اگر سر پر ڈالی جاتی تو پاؤں ننگے رہ جاتے اور اگر پاؤں ڈھکے جاتے تو سر سے ہٹ جاتی۔ راوی کہتے ہیں پھر شہید زیادہ ہو گئے اور کپڑے کم پڑ گئے۔ پس ایک دو اور تین شہیدوں تک کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا اور پھر ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ ان کے بارے میں پوچھتے تھے کہ کسے قرآن زیادہ یاد تھا۔ پس جس کو قرآن زیادہ یاد ہوتا آپ قبر میں قبلہ کی طرف سے آگے کرتے۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے سب کو دفن کیا اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن

هٰذَا الْوَجْهِ.

غریب ہے۔ ہم اس حدیث کوصرف اسی سند سے حضرت انسؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۶۹۱. بَابُ اٰخَرُ

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمِ الْاَ عْوَرِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ اِكَافُ لِيْفٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ وَمُسْلِمٌ الْاَ عْوَرُ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمُ بْنُ كِيْسَانُ الْمُلَائِيُّ.

۶۹۱: باب

۱۰۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ مریض کی عیادت کرتے' جنازے میں شریک ہوتے' گدھے پر سوار ہوتے اور غلام کی دعوت قبول کرتے تھے۔ جنگ بنی قریظہ کے دن بھی آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی رسی سے بنی ہوئی تھی اور اس پر زین بھی کھجور کی چھال کا تھا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ مسلم، انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ مسلم اعور ضعیف ہیں اور کیسان ملائی کے بیٹے ہیں۔

۶۹۲: بَابُ

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَاقَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۹۲: باب

۱۰۰۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہؓ میں آپ ﷺ کی تدفین کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی اور کبھی نہیں بھولا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جس جگہ اس کی تدفین کو پسند فرماتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ کو آپ کے بستر مبارک کی جگہ ہی دفن کیا گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں اور یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے حضرت ابن عباسؓ نے یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۶۹۳: بَابُ اٰخَرُ

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَامُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْكُرُوْا

۶۹۳: دوسرا باب

۱۰۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے فوت ہو جانے والوں کی بھلائیاں یاد کیا کرو اور ان کی برائیوں کے ذکر سے رک جاؤ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيهِمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عِمْرَانُ بْنُ اَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ اَنَسٍ مِصْرِيٌّ اَثْبَتُ وَاَقْدَمُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ اَنَسٍ الْمَكِّيِّ.

ہیں یہ حدیث غریب ہے ۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہیں ۔ بعض راوی عطاء سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں ۔ عمران بن انس مصری ، عمران بن انس مکی سے زیادہ ثابت اور مقدم ہیں ۔

۶۹۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

۶۹۴ : باب جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا

۱۰۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ بِشْرِبْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَامُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُبْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ.

۱۰۰۷ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ میں تشریف لے جاتے تو اسے قبر میں اتارنے تک بیٹھتے نہیں تھے ۔ پس یہودیوں کا ایک عالم آیا تو اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں ۔ اس پر آپ صلی علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی مخالفت کرو ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں ۔

۶۹۵ : بَابُ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتُسِبَ .

۶۹۵ باب مصیبت پر صبر کی فضیلت

۱۰۰۸ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَاسِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۱۰۰۸ : حضرت ابوسنانؒ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا تو ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے ۔ میں جب باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا : اے ابوسنان کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں میں نے کہا کیوں نہیں ۔ فرمایا ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب ، ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی ؟ عرض کرتے ہیں ''ہاں'' ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل (ٹکڑا) قبض کیا ؟ وہ عرض کرتے ہیں ، جی ہاں ۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد (تعریف

کا گھر) رکھو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۹۲ :بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّکْبِیرِ عَلَی الْجَنَازَةِ

۱۰۰۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ ثَنَا اِسْمٰعِیلُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیدِبْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَیَزِیْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی وَیَزِیْدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ اَخُوْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ اَکْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَزَیْدٌ لَمْ یَشْهَدْ بَدْرًا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَاَکْثَرِمِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ هِمْ یَرَوْنَ التَّکْبِیْرَعَلَی الْجَنَازَةِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَمَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۶۹۲: باب تکبیرات جنازہ

۱۰۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یزید بن ثابت، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں اور یہ جنگ بدر میں بھی شریک تھے جب کہ زید اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء صحابہؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ، شافعی، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) نجاشی حبشہ کے بادشاہ تھے اور وہ مسلمان ہو گئے تھے آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی جب کہ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے کسی کا بھی غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا۔ احناف غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں ان کے دلائل یہ ہیں:
(۱) کہ حبشہ میں نجاشی کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ (۲) یہ نجاشی وہ بادشاہ تھا کہ جس نے مسلمانوں کی ہجرت اولیٰ حبشہ میں معاونت کی جب کہ مشرکین مکہ مخالفت کے لئے گئے۔ نجاشی نے ان کی بات نہ مانی۔ (۳) یہ نجاشی کی خصوصیت اور اس کی تکریم تھی۔ (۴) یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ ورنہ سوال یہ ہے کہ سیکڑوں صحابہؓ جنگوں میں شہید ہوئے جب کہ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تھے لیکن آپ ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ غزدہ موتہ میں حضور ﷺ کے تین نامور اور جا نثار صحابہ شہید ہوئے۔ آپ ﷺ ان کی شہادت کی (وحی آنے پر) یا کشف کے ذریعہ خبر دی اور پھر منبر پر چڑھے اور ان کے لئے دعا کی اور صحابہؓ نے جو مسجد نبوی میں موجود تھے اس دعا میں شرکت کی۔ (مترجم)

۱۰۱۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِ وبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِ نَا اَرْبَعًا وَاَنَّهُ کَبَّرَعَلٰی جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُهَا قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

۱۰۱۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث زید بن ارقم رضی

صَحِيْحٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوُاالتَّكْبِيْرَعَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ اَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ اِذَاكَبَّرَالْاِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًافَاِنَّهُ يَتْبَعُ الْاِمَامُ.

اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔امام احمد اور اسحٰق فرماتے ہیں کہ اگر امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو مقتدی بھی اس کی اتباع کریں۔

۶۹۷ . بَابُ مَايَقُوْلُ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے

۱۰۱۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ نَاالْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَ شْهَلِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِ نَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّافَاَحْيِهِ عَلَى الْاِ سْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ وَالِدِ اَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلاً وَرَوٰى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهِمُ فِىْ حَدِيْثِ يَحْيٰى.

۱۰۱۱: حضرت یحییٰ بن ابوکثیر، ابوابراہیم اشہلی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔اَللّٰهُمَّ مَنْ ...... " اے اللہ ہمارے زندوں، مردوں وحاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما"۔یحییٰ بھی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور وہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں "اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ ...... ترجمہ (اے اللہ ہم میں جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے) اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ ،ابو قتادہؓ ،عائشہؓ ،جابرؓ اور عوف بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ہشام، ستوائی اور علی بن مبارک بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابو کثیر سے اور وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔عکرمہ بن عمار بھی یحییٰ بن کثیر سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عکرمہ یحییٰ بن ابو کثیر کی حدیث میں وہم کرتے ہیں۔

۱۰۱۲ : وَرَوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ اَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِىْ هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَ شْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنِ اسْمِ

۱۰۱۲: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ان تمام روایات میں سب سے زیادہ صحیح روایت یحییٰ بن ابوکثیر کی ہے جو ابراہیم اشہلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں

اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَ شْهَلِیِّ فَلَمْ یَعْرِفْهُ۔

نے امام بخاریؒ سے ابوابراہیم اشہلی کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ نَامُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا یُغْسَلُ الثَّوْبُ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِیْثُ۔

۱۰۱۳: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ میں دعا پڑھتے ہوئے سنا تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سمجھ آئی "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ ......" ترجمہ (اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما اور اسکے گناہوں کو (رحمت) کے اولوں سے اس طرح دھودے جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے) امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے

۶۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِی الْقِرَاءَةِ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۶۹۸: باب نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَازَیْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَعَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ شَرِیْكٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِذَاكَ الْقَوِیِّ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَاَبُوْ شَیْبَةَ الْوَاسِطِیُّ مُنْكَرُالْحَدِیْثِ وَالصَّحِیْحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُعَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۱۰۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اس باب میں ام شریک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند قوی ہیں۔ ابراہیم بن عثمان یعنی ابوشیبہ واسطی منکر الحدیث ہے اور صحیح ابن عباسؓ سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْمِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ هِمْ یَخْتَارُوْنَ اَنْ یُقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی وَهُوَ قَوْلُ

۱۰۱۵: حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ جنازے کی نماز پڑھی تو اس میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے یا فرمایا "مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ" تکمیل سنت سے ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کا عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ

الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَءُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اِنَّمَاهُوَ الثَّنَاءُ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

" کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے کیونکہ یہ (نماز جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثناء، درود شریف اور میّت کے لئے دعا پر مشتمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔

۶۹۹: بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهٗ

۶۹۹: باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میّت کے لئے شفاعت کرنا

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ هٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ اَصَحُّ عِنْدَنَا.

۱۰۱۶: حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میّت پر تین صفوں نے نماز پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اور میمونہ رضی اللہ عنہا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث مالک بن ہبیرہ حسن صحیح ہے۔ کئی راوی ابو اسحٰق سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن سعد بھی محمد بن اسحٰقؒ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور آدمی کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَانَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعٍ كَانَ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ اَوْقَفَهٗ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کی موت کے بعد نماز جنازہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت جس کی تعداد (۱۰۰) سو تک ہو وہ سب اس کے لیے شفاعت کریں اور ان کی شفاعت قبول نہ کی جائے۔ علی رضی اللہ عنہ اپنی نقل کردہ حدیث میں کہتے ہیں کہ ان کی تعداد (۱۰۰) سو یا اس سے زیادہ ہو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے بعض راوی اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

۷۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيِّ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْنَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ يَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَاتِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا يَعْنِي الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَكَرِهَ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَابَاْسَ اَنْ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فِي السَّاعَاتِ الَّتِيْ تُكْرَهُ فِيْهِنَّ الصَّلٰوةُ.

۷۰۰: باب طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

۱۰۱۸: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز جنازہ پڑھنے اور میت کو دفنانے سے منع فرمایا کرتے تھے ۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے ۔ دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور غروب آفتاب کے وقت یہاں تک کہ سورج پوری طرح ڈوب نہ جائے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے ۔ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مردوں کی تدفین سے ان اوقات میں منع کرنے کا مطلب یہی ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ۔ ان کے نزدیک ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے ۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحٰق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں ۔

خلاصۃ الابواب : (۱) اس حدیث کی بنا پر ائمہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ نماز جنازہ چار تکبیرات پر مشتمل ہے دراصل نبی کریم ﷺ سے نماز جنازہ میں چار سے لیکر نو تک تکبیر ثابت ہیں لیکن جمہور ائمہ نے چار کو ترجیح دی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں اس اجتماع میں حضرات شیخین اور حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت عباسؓ ، حضرت ابوایوب انصاریؓ ، حضرت اسامہ بن زیدؓ جیسے جلیل القدر حضرات صحابہؓ بھی موجود تھے اس کے علاوہ بھی احادیث میں چار تکبیرات کا ذکر ہے ۔ (۲) حدیث نمبر ۱۰۱۴،۱۵ ۔ شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل ہے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ ، امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب نہیں ان کی دلیل مؤطاء امام مالکؒ کی روایت سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کرتے تھے اس لئے فقہاء مدینہ کا عمل بھی یہ بیان کیا ہے کہ وہ جنازہ میں فاتحہ نہیں پڑھتے پھر عالمگیریہ میں یہ تفصیل لکھی ہے کہ اگر نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ دعا کی نیت سے پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ قراءت کی نیت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ وہ قراءت کا محل نہیں ۔ (۳) جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ اوقات مکروہ میں جس طرح پانچ وقتی نمازیں پڑھنا مکروہ ہیں اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا بھی مکروہ ہے ۔ (۴) حدیث نمبر ۱۰۱۸ سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس بات کے قائل ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مسجد میں مکروہ ہے ان کے دلائل صحیح بخاری سنن ابی داؤد اور صحیح مسلم کی روایات ہیں ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

۷۰۱: بَابُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ اٰدَمَ بْنِ بِنْتِ اَزْهَرَ السَّمَّانُ نَااِسْمٰعِيلُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَااَبِيْ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى اِسْرَائِيْلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا يُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ وَاِنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ بَعْدَ اَنْ يُعْلَمَ اَنَّهٗ خُلِقَ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۷۰۱: باب بچوں کی نماز جنازہ

۱۰۱۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے رہے اور پیدل چلنے والے جہاں جی چاہے (آگے یا پیچھے) وہاں چلے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی راوی یہ حدیث سعید بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے اگر چہ وہ پیدا ہونے کے بعد رویا بھی نہ ہو صرف اس کی شکل ہی بنی ہو۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَايَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِاضْطَرَبَ النَّاسُ فِيْهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَكَاَنَّ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا لَايُصَلّٰى عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۷۰۲: باب اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

۱۰۲۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بچہ جب تک پیدا ہونے کے بعد روئے نہیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث میں اضطراب ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ اشعث بن سوار اور کئی راوی حضرت جابرؓ سے موقوفاً انہی کا قول روایت کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ اگر بچہ پیدائش کے بعد روئے نہیں تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ثوریؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۷۰۳: باب مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کی نماز

الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

جنازہ مسجد میں پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۷۰۴: بَابُ مَاجَاءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

۷۰۴: باب مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسٍ وَالصَّحِيْحُ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ هَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوْا فِي اسْمِ اَبِيْ غَالِبٍ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقَالُ اِسْمُهُ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۰۲۲: حضرت ابو غالب سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ کے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی وہ اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے اور ان سے کہا گیا: اے ابوحمزہ اس کی نماز جنازہ پڑھایئے۔ آپ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زید نے ان سے پوچھا کیا آپؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرد اور عورت کا نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اس جگہ کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے جہاں آپؓ کھڑے ہوئے۔ فرمایا ہاں۔ پھر جب جنازہ سے فارغ ہوئے تو آپؓ نے فرمایا اسے یاد رکھو۔ اس باب میں حضرت سمرةؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن ہے۔ کئی راوی ہمام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ وکیع یہ حدیث ہمام سے روایت کرتے ہوئے وہم کرتے ہیں۔ وکیع اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ غالب سے روایت ہے جب کہ صحیح ابو غالب ہے۔ پھر عبدالوارث بن سعد اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابو غالب سے ہمام ہی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو غالب کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نافع اور بعض رافع کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمدؒ، اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ

۱۰۲۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی امْرَاۃٍ فَقَامَ وَسَطَھَاقَالَ اَبُوْعِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوٰی شُعْبَۃُ عَنِ الْحُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے حسین معلم سے اسے روایت کیا ہے۔

۷۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الشَّھِیْدِ

۷۰۵: باب شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّھُمَا اَکْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَااُشِیْرَلَہٗ اِلٰی اَحَدِھِمَا قَدَّ مَہٗ فِی اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَمَرَبِدَ فْنِھِمْ فِیْ دِمَائِھِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْھِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرُوِیَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ ابْنِ اَبِیْ صُعَیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْھُمْ مَنْ ذَکَرَہٗ عَنْ جَابِرٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الشَّھِیْدِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لَایُصَلّٰی عَلَی الشَّھِیْدِ وَھُوَ قَوْلُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَبِہٖ یَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَ اَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ یُصَلّٰی عَلَی الشَّھِیْدِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِیْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ صَلّٰی عَلٰی حَمْزَۃَ وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اِسْحٰقُ.

۱۰۲۴: حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہؓ نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دینے کے بعد پوچھتے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن کا حافظ ہے جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گا۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا۔ اس باب میں حضرت انسؓ بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بحوالہ انسؓ مرفوعاً مروی ہے۔ زہری عبداللہ بن ثعلبہ بن ابوصغیر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ راوی حضرت جابرؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا شہید کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اہل مدینہ، امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حمزہؓ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوریؒ، اہل کوفہ (احناف) اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْقَبْرِ

۷۰۶: باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَاھُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا الشَّیْبَانِیُّ نَا الشَّعْبِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاٰی قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ

۱۰۲۵: شعبی کہتے ہیں کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اس نے ایک اکیلی قبر دیکھی جس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ

اَصْحَابُهُ فَصَلّٰی عَلَیْهِ فَقِیْلَ لَهُ مَنْ اَخْبَرَکَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَبُرَیْدَةَ وَیَزِیْدَ ابْنِ ثَابِتٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ وَاَبِیْ قَتَادَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِ هِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَایُصَلّٰی عَلَی الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ اِذَا دُفِنَ الْمَیِّتُ وَلَمْ یُصَلَّ عَلَیْهِ صُلِّیَ عَلَی الْقَبْرِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ یُصَلّٰی عَلَی الْقَبْرِ اِلٰی شَهْرٍ وَقَالَا اَکْثَرُ مَاسَمِعْنَا عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِاُمِّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ.

پڑھائی۔ شعبی سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہے جس نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ۔ اس باب میں حضرت انسؓ، بریدہؓ، یزید بن ثابتؓ ابوہریرہؓ، عامر بن ربیعہؓ، ابوقتادہؓ اور سہل بن حنیفؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگر میّت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سعید بن میبّؒ سے اکثر سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام سعد بن عبادہؓ کی قبر پر ایک ماہ بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَایَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِبْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلّٰی عَلَیْهَا وَقَدْ مَضٰی لِذٰلِکَ شَهْرٌ.

۱۰۲۶: حضرت سعید بن میبّؒ سے روایت ہے کہ ام سعدؓ نبی اکرم ﷺ کی غیر موجودگی میں فوت ہوگئیں۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی جب کہ ان کی وفات کو ایک ماہ ہوگیا تھا۔

۷۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صَلٰوةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّجَاشِیِّ

۷۰۷: باب نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ یَحْیَی بْنِ خَلَفٍ وَ حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَایُوْنُسُ ابْنُ عُبَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَخَاکُمُ النَّجَاشِیَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْاعَلَیْهِ قَالَ فَقُمْنَا وَصَفَفْنَا کَمَایُصَفُّ عَلَی الْمَیِّتِ وَصَلَّیْنَاعَلَیْهِ کَمَایُصَلّٰی عَلَی الْمَیِّتِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِا للّٰهِ وَ اَبِیْ

۱۰۲۷: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا ہے۔ چلو اٹھو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت عمران کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں بنائیں جس طرح نماز جنازہ میں صفیں بنائی جاتی ہیں۔ اور نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ اور جریر بن

سَعِيْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ وَجَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ لَهٗ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو.

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابو قلابہ بھی یہ حدیث اپنے چچا ابومہلب سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

۷۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِىْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ قَالَ وَ فِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَابْنِ عُمَرَ وَثَوْبَانَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۷۰۸: باب نماز جنازہ کی فضیلت

۱۰۲۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ثواب اور جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہوا تو اس کے لئے دو قیراط۔ جن میں سے ایک یا فرمایا ان دونوں میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کا ابن عمرؓ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کے پاس کسی کو بھیج کر اس کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ابوہریرہؓ نے سچ کہا ہے ۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر دیا۔ اس باب میں حضرت براءؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابی بن کعبؓ و ابن عمرؓ اور ثوبانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۷۰۹: بَابُ اٰخَرُ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُهَزِّمِ يَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِيْنَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَمْ يَرْفَعْهُ وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهٗ

۷۰۹: دوسرا باب

۱۰۲۹: ابومہزم کہتے ہیں: میں دس سال تک ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں رہا۔ میں نے ان سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ چلا اور اسے تین مرتبہ اٹھایا (یعنی کندھا دیا) اس نے اس کا حق ادا کر دیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ انہیں

يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَ ضَعَّفَهُ شُعْبَةُ.

ضعیف کہتے ہیں۔

۷۱۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۷۱۰: باب جنازہ کے لئے کھڑا ہونا

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْتُوْضَعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۰: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھوتو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ عَنْ اَعْنَاقِ الرِّجَالِ وَقَدْرُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَقَدَّمُوْنَ الْجَنَازَةَ وَيَقْعُدُوْنَ قَبْلَ اَنْ تَنْتَهِيَ اِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۱۰۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھوتو کھڑے ہو جاؤ تم میں سے جو آدمی جنازے کے ساتھ ہوتو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے ہرگز نہ بیٹھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعید رضی اللہ عنہ اس باب میں حسن صحیح ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ جنازے کے ساتھ آنے والا شخص اس کے نیچے رکھے جانے تک نہ بیٹھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ وہ جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۱۱: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

۷۱۱: باب جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ ذُكِرَ الْقِيَامُ فِي الْجَنَائِزِ حَتّٰى تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۱۰۳۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے جنازہ کی آمد پر اس کے رکھے جانے تک کھڑے رہنے کا ذکر کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ شروع میں کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے۔ اس باب میں حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں تابعین کرامؒ سے

اَبُوعِيسٰى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ رِوَايَةُ اَرْبَعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهٰذَا اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ نَاسِخٌ لِلْحَدِيثِ الْاَوَّلِ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ شَاءَ قَامَ وَاِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهٰكَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمَعْنٰى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ اِذَا رَاَى الْجَنَازَةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ فَكَانَ لَا يَقُومُ اِذَا رَاَى الْجَنَازَةَ.

چار روایتیں ہیں۔ جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں اصح ہے اور پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں یہ فرمایا گیا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں اگر چاہے تو کھڑا ہو ورنہ بیٹھا رہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ شروع میں کھڑے ہوا کرتے تھے لیکن بعد میں بیٹھے رہتے۔ اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث کا مطلب یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ شروع شروع میں جنازہ کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے لیکن بعد میں آپ ﷺ نے کھڑا ہونا ترک کر دیا اور جب آپ ﷺ جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

۷۱۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

۷۱۲: باب نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوا نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ اَبُوعِيسٰى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۰۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد[1] ہمارے لئے ہے اور شق[2] دوسرے لوگوں کے لئے۔ اس باب میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سند سے غریب ہے۔

۷۱۳: بَابُ مَاجَاءَ مَايَقُولُ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ

۷۱۳: باب میّت کو قبر میں اُتارتے وقت کیا کہا جائے

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ نَا خَالِدٌ الْاَحْمَرُ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ وَ قَالَ اَبُو

۱۰۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب میت قبر میں رکھتے راوی کہتے ہیں کہ ابوخالد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میت لحد میں رکھی جاتی تو یہ دعا پڑھتے: " بِسْمِ اللّٰهِ

---

[1] لحد: قبر کو سیدھا کھودنے کے بعد نیچے سے ایک جانب کو کھودنے کو کہتے ہیں اگر زمین سخت ہو تو لحد افضل ہے۔

[2] شق: زمین کو سیدھا نیچے کی طرف کھودنے کو شق کہتے ہیں۔ نرم زمین میں شق مناسب ہے واللہ اعلم (مترجم)

خَالِدٍ اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِيْ لَحْدِهٖ قَالَ مَرَّةً بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا اَيْضًا.

وَبِاللّٰهِ ......" (ترجمہ) ہم اس میّت کو اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر قبر میں اتارتے ہیں) ابو خالد نے دوسری بار یہ دعا روایت کی "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ ......" (مطلب دونوں کا ایک ہی ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ ابن عمرؓ نبی اکرمؐ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو صدیق ناجی نے بھی یہ حدیث ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور ابوبکر ناجی کے واسطے سے بھی ابن عمرؓ سے مرقوفاً مروی ہے۔

خلاصۃ الابواب : شافعیہ اور اکثر احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام مرد کے جنازے میں سر کے مقابل جبکہ عورت کے جنازے میں درمیان میں کھڑا ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کی مشہور روایت یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو خواہ میت مرد ہو یا عورت۔ امام ابو یوسفؒ کی مشہور روایت بھی یہی ہے شیخ ابن ہمام نے امام ابوحنیفہؒ کی اسی روایت کو راجح قرار دیا ہے اور دلیل کے طور پر امام احمدؒ کی ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت انسؓ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو سینے کے برابر کھڑے ہوئے۔ واللہ اعلم۔ شہید کی نمازِ جنازہ کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی دلائل سنن ابن ماجہ، مسند احمد اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

۷۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ

۷۱۴: باب قبر میں میّت کے نیچے کپڑا بچھانا

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الَّذِيْ اَلْحَدَقَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَالَّذِيْ اَلْقَى الْقَطِيْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُوْلُ اَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِيْفَةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ شُقْرَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَاَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقَدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۰۳۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابوطلحہؓ نے لحد (قبر) کھودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر کہتے ہیں مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم میں نے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علی بن مدینی نے بھی یہ حدیث عثمان بن مرقد سے روایت کی ہے۔

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

۱۰۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوٰی شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ الْقَصَّابِ وَاسْمُهٗ عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ عَطَاءٍ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ الضُّبَعِیِّ وَاسْمُهٗ نَصْرُبْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِشَیْءٌ وَاِلٰی هٰذَا ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ.

علیہ السلام کی قبر مبارک میں سرخ چادر بچھائی گئی۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کوابوحمزہ قصاب سے روایت کیا۔ان کا نام عمران بن ابوعطاء ہےاورابوحمزہ ضبعی سے بھی روایت ہے۔ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں حضرت ابن عباسؓ کے دوستوں میں سے ہیں۔حضرات ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ میّت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا مکروہ ہے۔بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

۱۰۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ یَحْیَی عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۰۳۷: ایک اور جگہ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ ہم سے روایت کی محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۷۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَسْوِیَةِ الْقَبْرِ

۷۱۵: باب قبروں کوزمین کے برابر کردینا

۱۰۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَاسُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ لِاَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ اَبْعَثُکَ عَلٰی مَابَعَثَنِیْ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَاتَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ عَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَهُوْنَ اَنْ یُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْاَرْضِ قَالَ الشَّافِعِیُّ اَکْرَهُ اَنْ یُرْفَعَ الْقَبْرُ اِلَّا بِقَدْرِ مَا یُعْرَفُ اَنَّهٗ قَبْرٌ لِکَیْلَا یُوْطَاَوَلَا یُجْلَسَ عَلَیْهِ.

۱۰۳۸: حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو ہیاج اسدی سے فرمایا میں تمہیں اُس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کے لئے رسول اللہ علیہ السلام نے مجھے بھیجا تھا کہ تم کسی اونچی قبر کوزمین کے برابر کئے بغیر نہ چھوڑو اور نہ کسی تصویر کو مٹائے بغیر چھوڑو۔اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قبر کوزمین سے بلند کرنا حرام ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ قبر کو زمین سے اونچا کرنا حرام ہے۔البتہ اتنی اونچی کی جائے جس سے اس کا قبر ہونا معلوم ہوتا کہ لوگ اس پر چلیں یا بیٹھیں نہیں۔

۷۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْوَطْیِ عَلَی الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ عَلَیْهَا

۷۱۶: باب قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

۱۰۳۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِیْ

۱۰۳۹: حضرت ابومرثد غنوی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ،عمرو بن

مَرْثَدِ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَبَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَّۃِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ۔

حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَہٗ وَلَیْسَ فِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ وَھٰذَا الصَّـ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِیْثُ ابْنِ الْمُبَارَکِ خَطَأٌ اَخْطَأَ فِیْہِ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَزَادَ فِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ وَاِنَّمَا ھُوَ بُسْرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ وَاثِلَۃَ ھٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ وَلَیْسَ فِیْہِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ وَبُسْرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ.

۱۰۴۰: بسر بن عبیداللہ نے ابوسطہ واثلہ بن اسقع ابو مرشد غنویؓ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے اور اس میں ابو ادریس کا واسطہ مذکور نہیں اور یہی صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ ابن مبارک کی اس حدیث میں ان سے خطا ہوئی ہے۔ انہوں نے اس میں ابو ادریس خولانی کا نام زیادہ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ بسر بن عبیداللہ بلاواسطہ واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں۔ کئی راوی عبدالرحمٰن بن جابر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ادریس خولانی کا نام ذکر نہیں کرتے۔ بُسر بن عبداللہ نے واثلہ بن اسقع سے احادیث سنی ہیں۔

۷۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ وَالْکِتَابَۃِ عَلَیْھَا

باب قبروں کو پختہ کرنا، ان کے ارد گرد اور اوپر لکھنا حرام ہے

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَأَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْھُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ فِیْ تَطْیِیْنِ الْقُبُوْرِ قَالَ الشَّافِعِیُّ لَا بَاْسَ اَنْ یُّطَیَّنَ الْقَبْرُ.

۱۰۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے، ان پر لکھنے، ان پر تعمیر کرنے اور ان پر چلنے سے منع فرمایا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض اہل علم جن میں حسن بصریؒ بھی شامل ہیں قبروں کو گارے سے لیپنے کی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔

۷۱۸: بَابُ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

۷۱۸: باب قبرستان جانے کی دعا

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ

۱۰۴۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اَبِیْ کُدَیْنَةَ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِیْ ظَبْیَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَااَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُاللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ كُدَيْنَةَ اسْمُهٗ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ وَاَبُوْ ظَبْيَانَ اسْمُهٗ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ.

مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ......" (ترجمہ اے قبروالو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمھاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۷۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

۷۱۹: باب قبروں کی زیارت کی اجازت

۱۰۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوْانَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ نَاسُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۰۴۳: حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ بلاشبہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاددلاتی ہے ۔اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث بریدہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ قبروں کی زیارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن مبارکؒ شافعی، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۲۰: بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ

۷۲۰: باب عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے

۱۰۴۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَاَى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُرَخِّصَ

۱۰۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کے لئے بکثرت جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حسان بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی اکرم ﷺ نے زیارت قبور کی اجازت نہیں دی تھی۔

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِی رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا کُرِهَ زِیَارَةُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَکَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ.

جب آپ ﷺ نے اجازت دے دی تو یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت اس لیے حرام ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا پیٹنا، چیخنا، چلانا زیادہ ہوتا ہے۔

۷۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِی زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ

۷۲۱: باب عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَا عِیْسَی ابْنُ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّةَ فَدُفِنَ فِیْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ وَکُنَّا کَنَدْ مَانَیْ جَزِیْمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰی قِیْلَ لَنْ نَتَصَدَّ عَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَا لِکًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَةً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُکَ مَا زُرْتُکَ.

۱۰۴۵: حضرت ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابو بکر حبشہ میں فوت ہو گئے تو ان کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔ پھر جب حضرت عائشہؓ عبدالرحمٰن کی قبر پر آئیں تو (اشعار میں) فرمایا۔ ہم دونوں اس طرح تھے جسطرح بادشاہ جزیمہ کے دو ہم نشین جو ایک مدت تک اکٹھے رہے ہوں ۔ یہاں تک کہ کہا جانے لگا یہ کبھی جدا نہ ہوں گے لیکن جب ہم جدا ہوئے تو ایسا محسوس ہوا گویا کہ مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری پھر فرمایا اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں تمہاری وفات کی جگہ ہی دفن کراتی اور اگر موت سے پہلے تمہیں دیکھ لیتی تو کبھی تمہاری قبر پر نہ آتی۔

۷۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِی الدَّفْنِ بِاللَّیْلِ

۷۲۲: باب رات کو دفن کرنا

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقُ قَالَا نَا یَحْیَی بْنُ الْیَمَانِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِیْفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْقَبْرَ لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَهٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَکَ اللّٰهُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ وَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَیَزِیْدَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ اَخُوْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَکْبَرُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا وَقَالَ یُدْخَلُ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ یُسَلُّ سَلًّا وَرَخَّصَ اَکْثَرُ اَهْلِ

۱۰۴۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں (تدقیق کے لئے) رات کے وقت اترے تو آپ ﷺ کے لئے چراغ سے روشنی کی گئی۔ آپ ﷺ نے میت کو قبلے کی طرف سے پکڑا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم بہت نرم دل اور قرآن کی اکثریت سے تلاوت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے اس (کے جنازہ) پر چار تکبیریں پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ یزید، زید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں ۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے فرماتے ہیں کہ میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اتارا جائے ۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سر کی

الْعِلْمِ فِی الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ.

طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں۔ اکثر اہل علم نے رات کو دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔

۷۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَاحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْاعَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ قَالَا نَا اَبُوْدَاوٗدَالطَّيَالِسِىُّ نَادَاوٗدُ بْنُ اَبِى الْفُرَاتِ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِى اَسْوَدَ الدِّيْلِىِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَاقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْاَسْوَدِ الدِّيْلِىُّ اسْمُهٗ ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ.

۷۲۳: باب میّت کو اچھے الفاظ میں یاد کرنا

۱۰۴۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی پھر فرمایا تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، کعب بن عجرہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۸: حضرت ابواسود دیلی فرماتے ہیں میں مدینہ میں ایک روز حضرت عمرؓ پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ میں نے کہا: کیا واجب ہوگئی۔ آپؓ نے فرمایا میں نے اسی طرح کہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دے دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابواسود فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا اگر دو شخص گواہی دیں تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں دو بھی''۔ راوی کہتے ہیں ہم نے آپ سے ایک شخص کے بارے میں نہیں پوچھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۷۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَ نَا الْاَنْصَارِىُّ نَا مَعْنٌ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ

۷۲۴: جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کا ثواب

۱۰۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے اگر کسی کے تین بیٹے فوت ہو جائیں تو اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے بقدر۔ اس

الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ وَ اُمِّ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْاَ شْجَعِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسِ الْمُزَنِيِّ وَاَبُوْ ثَعْلَبَةَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ وَاحِدٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْخَشْنِيِّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۵۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا قَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰكِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ.

۱۰۵۱ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّيْ اَبَا اُمِّيْ سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيْدِ الْحَنَفِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ

باب میں حضرت عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس، ابوذر، ابن مسعود، ابوثعلبہ، شجعی، ابن عباس، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ابوثعلبہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور یہ ابوثعلبہ خشنی نہیں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے۔ وہ اسے دوزخ سے بچانے کے لئے مضبوط قلعے کی مانند ہوں گے۔ ابوذرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں دو (بچے) بھیج چکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو بھی اسی طرح ہیں۔ سید القراء ابی بن کعبؓ نے عرض کیا میرا بھی ایک بیٹا فوت ہوا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بھی لیکن یہ (ثواب) پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۱۰۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے جس کے دو بیٹے فوت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: آپ ﷺ کی امت میں جس کا ایک بیٹا فوت ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک بھی کافی ہے اے نیک عورت۔ پھر عرض کیا: اگر کسی کا کوئی بیٹا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت [1] کا فرط ہوں میری امت کے لئے کسی کی جدائی کی تکلیف میری جدائی کی تکلیف سے زیادہ

---

[1] فرط سے مراد یہ ہے کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ کی امت کے بچے فوت ہو کر ان کے لئے ذخیرہ آخرت بنا دیئے گئے اسی طرح قیامت کے دن جن کے بچے نہیں ہیں ان کی شفاعت رسول اللہ ﷺ کریں گے۔ (مترجم)

قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَمْ یُصَابُوْا بِمِثْلِیْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ بَارِقٍ وَقَدْ رَوٰی عَنْهُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ.

نہیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اسے صرف عبدربہ بن بارق کی روایت سے جانتے ہیں۔ان سے کئی ائمہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

١٠٥٢ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدِ الْمُرَابِطِیُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ بَارِقٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِهٖ وَسِمَاكُ بْنُ الْوَلِیْدِ الْحَنَفِیُّ هُوَ اَبُوْ زُمَیْلٍ الْحَنَفِیُّ.

١٠٥٢: ہم سے روایت کی احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبدربہ بن بارق سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور سماک بن ولید حنفی وہ ابوزمیل حنفی ہیں۔

٧٢٥ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

٧٢٥: باب شہداء کون ہیں

١٠٥٣ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ ح وَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسُلَیْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

١٠٥٣: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید پانچ ہیں۔طاعون سے مرنے والا ، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا ، ڈوب کر مرنے والا ، دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستے میں شہید ہونے والا۔ اس باب میں حضرت انسؓ ،صفوان بن امیہ، جابر، بن عتیکؓ ، خالد بن عرفطہؓ ،سفیان بن صردؓ، ابوموسیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

١٠٥٤ : حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ الْكُوْفِیُّ نَا اَبُوْ سِنَانٍ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِیْعِیِّ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٌ لِسُلَیْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٠٥٤: حضرت ابواسحٰق سبیعیؒ سے روایت ہے کہ سلیمان بن صردؓ نے خالد بن عرفطہؓ سے یا خالدؓ نے سلیمان سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرگیا اسے عذاب قبر نہیں ہوگا۔یہ سن کر دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا "ہاں" میں نے (حدیث) سنی ہے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں حسن غریب ہے اور یہ حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

٧٢٦ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

٧٢٦: باب طاعون سے بھاگنا منع ہے

١٠٥٥ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ

١٠٥٥: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے طاعون کا ذکر کیا تو فرمایا یہ بنی اسرائیل کی ایک

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ اَوْعَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

جماعت کی طرف بھیجے جانے والا عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے۔ پس اگر کسی جگہ میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو اور تم وہیں ہو تو وہاں سے فرار نہ اختیار کرو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، خزیمہؓ، ثابت، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، جابرؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث اسامہ بن زید حسن صحیح ہے۔

۷۲۷. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

۷۲۷: باب جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ اَبُوا الْاَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَقَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۰۵۶: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ، ابوہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبادہ بن صامتؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کی چاہت رکھتے ہیں اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے۔ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جب مؤمن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں اللہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے۔ پس اللہ بھی اس سے ملاقات کے مشتاق ہوتے ہیں لیکن جب کافر کو اللہ کے عذاب اور اس کے غصے کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ کی ملاقات سے گریز کرتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب : عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کریں ورنہ سخت گناہ ہے۔ (۲) طاعون زدہ علاقہ میں جانا اور اس سے نکلنا اس شخص کے لئے جائز ہے جس کا اعتقاد پختہ ہو کہ نفع ونقصان جو کچھ لاحق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتا ہے لیکن اگر اس کے اعتقاد میں کمزوری ہو اور سمجھتا ہو کہ اگر شہر سے نکل جائیگا تو نجات پا جائے گا تو نکلنا درست نہیں (۳) جمہور ائمہ کے نزدیک خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی توان حضرات کی نزدیک حدیث باب زجر پر محمول ہے تا کہ اس فعل کی شناعت واضح ہو سکے

۷۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ یَقْتُلُ نَفْسَهٗ

۱۰۵۸ : حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی نَاوَکِیْعٌ نَااِسْرَائِیْلُ وَشَرِیْکٌ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رُجَلاً قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَّقَدِاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ یُصَلّٰی عَلٰی کُلِّ مَنْ صَلّٰی اِلَی الْقِبْلَةِ وَعَلٰی قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اَحْمَدُ لَا یُصَلِّیَ الْاِمَامُ عَلٰی قَاتِلِ النَّفْسِ وَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ غَیْرُ الْاِمَامِ.

۷۲۸: باب خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ

۱۰۵۸: حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی قبلہ رخ نماز پڑھی ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے خواہ اس نے خودکشی ہی کیوں نہ کی ہو۔ سفیان ثوریؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا امام کے لئے جائز نہیں۔ باقی لوگ پڑھ لیں۔

خلاصۃ الباب : (۱) مقروض کی نماز جنازہ شروع دور میں نبی کریم ﷺ نہیں پڑھا کرتے تھے البتہ دوسروں سے پڑھوا دیا کرتے تھے لیکن بعد میں آپ ﷺ نے مقروض کی نماز پڑھانی شروع کر دی تھی جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے (۲) امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ وغیرہ کے نزدیک بقیہ تکبیروں میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے ان کی دلیل حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث باب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین فرمایا۔ یہ حدیث درجہ حسن میں ہے۔

۷۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَدْیُوْنِ

۱۰۵۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِیْ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْاعَلٰی صَاحِبِکُمْ فَاِنَّ عَلَیْهِ دَیْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰی

۷۲۹: باب قرض دار کی نماز جنازہ

۱۰۵۹: حضرت عثمان بن عبداللہ موہبؒ نے عبداللہ بن ابی قتادہؓ کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ یہ مقروض تھا۔ ابوقتادہؓ نے عرض کیا وہ قرض میرے ذمہ ہے میں ہی اسے ادا کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا پورا قرضہ۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں پورا۔ پس آپ ﷺ نے

عَلَيْهِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَّسَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوقتادہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي اللَّيْثُ ثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُوْلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ.

۱۰۶۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی مقروض شخص کی میت نماز جنازہ کے لئے لائی جاتی تو آپ ﷺ پوچھتے کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے۔ اگر کہا جاتا کہ چھوڑا ہے تو اس کی نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بہت سی فتوحات عنایت فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں مؤمنوں کے لئے اپنی ذات سے بھی زیادہ بہتر ہوں۔ لہٰذا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جو کچھ وہ وراثت میں چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کے لئے ہوگا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن بکیر اور کئی راوی بھی یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔

۷۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۷۳۰ باب عذاب قبر

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَوْقَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُ هُمْ

۱۰۶۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی میت یا فرمایا تم میں سے کسی ایک کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں تو اس شخص (یعنی نبی اکرمؐ) کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ وہ شخص وہی جواب دیتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے منور کر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو بتا دوں۔ وہ کہتے ہیں

فَيَقُوْلَانِ لَهُ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِىْ لَايُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَآاَدْرِىْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِىْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ رَوَوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

دلہن کی طرح سو جاؤ جسے اس کے محبوب ترین شخص کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو تو یہ جواب دے گا میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور اسی طرح کہا کرتا تھا۔ مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہیں گے ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اسے دبوچ لے۔ وہ اسے اس طرح دبوچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، براء بن عازبؓ، ابوایوبؓ، انسؓ، جابرؓ، عائشہؓ اور ابوسعیدؓ نبی اکرم ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن غریب ہے۔

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَامَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۶۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرتا ہے تو اسے اس کے رہنے کی جگہ دکھائی جاتی ہے۔ اگر وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے۔ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا

۷۳۱: باب مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَاعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَاوَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَيُقَالُ اَكْثَرُمَا ابْتُلِىَ

۱۰۶۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے۔ اسے بھی اسی طرح ثواب ہوتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن عاصم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض راوی اس حدیث کو محمد بن سوقہ سے بھی اس سند سے اسی کی مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر علی بن عاصم پر اسی

بِهٖ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَقَمُوْا عَلَيْهِ .

حدیث کی وجہ سے طعن کیا گیا۔

۷۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۷۳۲: باب جمعہ کے دن مرنے والے کی فضیلت

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ نَاعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَاَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَاهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ اِنَّمَا يَرْوِيْ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ سِمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوشخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ربیعہ بن سیف اسے عبدالرحمٰن حبلی سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث سنی ہو۔

۷۳۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْجَنَازَةِ .

۷۳۳: باب جنازہ میں جلدی کرنا

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَاعَلِيُّ ثَلَاثٌ لَاتُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَا اَرٰى اِسْنَادَهٗ مُتَّصِلاً.

۱۰۶۵: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ نماز جب کہ اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت جب اس کے لئے کفو (مناسب رشتہ) مل جائے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور میں اس کی سند کو متصل نہیں سمجھتا۔

۷۳۴: بَابُ اٰخَرُ فِيْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

۷۳۴: باب تعزیت کی فضیلت

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَايُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنَا اُمُّ الْاَسْوَدِ عَنْ مُنْيَةَ ابْنَةِ عُبَيْدَةَ بْنِ اَبِيْ بَرْزَةَ عَنْ جَدِّهَا اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ.

۱۰۶۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے کسی عورت سے اس کے بیٹے کے فوت ہو جانے پر تعزیت کی۔ اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۷۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۷۳۵: باب نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ

۱۰۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَبَانَ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى الْاَسْلَمِيّ عَنْ اَبِىْ فَرْوَةَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنِ الزُّهْرِيّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِىْ اَوَّلِ تَكْبِيْرِهٖ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى قَالَ اَبُوْعِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّامِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِىْ هٰذَا فَرَاٰى اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِىْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَقَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَلِلشَّافِعِيّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَذُكِرَعَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ قَالَ فِى الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يَقْبِضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ كَمَا يَفْعَلُ فِى الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى يَقْبِضُ اَحَبُّ اِلَيَّ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر تکبیر کہی اور (صرف) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس حدیث کوصرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے ۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ،شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔بعض علماء کہتے ہیں کہ صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نماز جنازہ میں ہاتھ باندھنا ضروری ہیں لیکن بعض اہل علم کے نزدیک نماز جنازہ میں بھی دوسری نمازوں کی طرح ہاتھ باندھنے چاہئیں۔امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ہاتھ باندھنا زیادہ پسند ہے۔

۷۳۶ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

۷۳۶: باب مؤمن کا جی قرض کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کردے

۱۰۶۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَااَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّابْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ.

۱۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا دل اس کے قرض ہی کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

۱۰۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنَ الْاَوَّلِ.

۱۰۶۹: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مؤمن کا دل وجان لگا رہتا ہے اپنے قرض میں یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادا نہ کردیا جائے۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی حدیث سے اصح ہے۔

اَبْوَابُ النِّكَاحِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نکاح کے باب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِي الشِّمَالِ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثَوْبَانَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعَكَّافٍ حَدِيْثُ اَبِي اَيُّوْبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۷۰: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں انبیاء کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیاء کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی ایوب رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِي الشِّمَالِ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصٍ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِي الشِّمَالِ وَحَدِيْثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ اَصَحُّ.

۱۰۷۱: ہم سے روایت کی محمود بن خداش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابو الشمال سے انہوں نے ابوایوب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے حفص کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں پھر یہی حدیث ہشیم، محمد بن یزید واسطی، معاویہؓ اور کئی راوی بھی حجاج سے وہ مکحول سے اور وہ ابو یواب سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ابوشمال کا ذکر نہیں کرتے۔ حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی حدیث اصح ہے۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَ يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم جوان تھے لیکن نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو تم ضرور نکاح کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کیوں کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے (یعنی شہوت ختم ہو جاتی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ وَ قَدْرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ هٰذَا وَرَوٰی اَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَالْمُحَارِبِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۷۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ التَّبَتُّلِ

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْخَلَّالُ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَیْنَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ وَزَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْبَصْرِیُّ قَالُوْا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ التَّبَتُّلِ وَزَادَ زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَقَرَاَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَیُقَالُ کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ صَحِیْحٌ.

۷۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ ابْنِ وَثِیْمَةَ النَّصْرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

۱۰۷۳: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں عمارہ سے اسی حدیث کی مثل اور کئی راوی اعمش سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو معاویہ اور محاربی بھی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۳۸: باب ترکِ نکاح کی ممانعت

۱۰۷۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی اجازت نہیں دی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک نکاح کی ممانعت فرمائی۔ زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا......" (ترجمہ "یعنی ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور انہیں بیویاں اور اولاد عطا فرمائی) اس باب میں حضرت سعد، انس بن مالک عائشہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث بواسطہ حسن اور سعد بن ہشام، حضرت عائشہؓ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی کہا جاتا ہے۔ کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۷۳۹: باب جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو

۱۰۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَدْ خُوْلِفَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ ابْنُ سُلَيْمَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ عَجْلاَنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيْثُ اللَّيْثِ اَشْبَهُ وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الْحَمِيْدِ مَحْفُوْظًا.

دے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہوتو اس سے نکاح کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بہت بڑا فساد ہوگا۔ اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں عبدالحمید بن سلیمان سے اختلاف کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد، ابن عجلان سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث لیث اشبہ اور حدیث عبدالحمید محفوظ ہے۔

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيْدٍ ابْنَيْ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَاَنْكِحُوْهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَ خُلُقَهُ فَاَنْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اَبُوْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۰۷۷: حضرت ابو حاتم مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کردو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ مفلس ہی کیوں نہ ہو۔ فرمایا اگر اس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اسی سے نکاح کردو۔ یہی الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حاتم مزنیؓ کی صحابیت ثابت ہے۔ لیکن ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث کا ہمیں علم نہیں۔

۷۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ

۷۴۰: باب لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى نَا اِسْحٰقُ ابْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے اس کے دین اس کے مال اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے لہٰذا تم دیندار عورت کو نکاح کے لئے اختیار کرو۔ (پھر فرمایا) تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ اس باب میں عوف بن مالکؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۷۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّظْرِ إِلَى الْمَخْطُوْبَةِ

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْظُرْ إِلَيْهَافَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَلَمْ يَرَمِنْهَا مُحَرَّمًا وَهُوَقَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحٰقَ وَ مَعْنٰى قَوْلِهِ أَحْرٰى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَاقَالَ أَحْرٰى أَنْ تَدُوْمَ الْمَوَدَّةُ بَيْنَكُمَا.

۷۴۱: باب جس عورت سے پیغام نکاح کرے اس کو دیکھ لینا

۱۰۷۹: حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا (یعنی منگنی کی) پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے دیکھ لو۔ یہ تمہاری محبت کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اس باب میں محمد بن مسلمہؓ، جابرؓ انسؓ، ابوحمیدؓ اورابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ جس عورت کو آدمی نکاح کا پیغام بھیجے اسکو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کا کوئی ایسا عضو نہ دیکھے جس کو دیکھنا حرام ہو۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ''أَحْرٰى أَنْ...... '' کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے ہمیشہ رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

۷۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ إِعْلَانِ النِّكَاحِ

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشَيْمٌ نَا أَبُوْ بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَأَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًاوَمُحَمَّدُ ابْنُ حَاطِبٍ قَدْرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيْرٌ.

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ نَاعِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلِنُوْاهٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَعِيْسَى بْنُ

۷۴۲: باب نکاح کا اعلان کرنا

۱۰۸۰: محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حرام اور حلال کے درمیان فرق صرف دف بجانے اور آواز کا ہے (یعنی حرام چوری سے اور حلال شہرت سے ہوتا ہے) اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ اور ربیع بنت معوذؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہے۔ ابوبلج کا نام یحیٰی بن ابوسلیم ہے۔ انہیں ابن سلیم بھی کہتے ہیں۔ محمد بن حاطب نے اپنے بچپن کے زمانے میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے۔

۱۰۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ نکاح کی تشہیر کرو۔ اسے مسجدوں میں کیا کرو اور نکاح کے وقت دف بجایا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر

مَيْمُوْنَ الْاَنْصَارِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنِ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ التَّفْسِيْرَ هُوَ ثِقَةٌ۔

روایت کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوْفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۸۲: حضرت رُبیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سہاگ کے بعد کی صبح میرے ہاں تشریف لائے اور بستر پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن ذکوان) تم بیٹھے ہو۔ ہماری لونڈیاں دف بجاتی اور ہمارے آباؤ اجداد میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شہید ہوگئے تھے ان کے متعلق مرثیہ گا رہی تھی یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے یہ شعر پڑھا ’’وَفِيْنَا نَبِيٌّ‘‘ ...... (اور ہمارے درمیان ایسا نبی ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے) پس آپ ﷺ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ اور اس طرح کے اشعار نہ پڑھو بلکہ جس طرح پہلے پڑھ رہی تھیں اسی طرح پڑھو اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۳: بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

۷۴۳: باب کہ نکاح کرنے والے کو کیا کہا جائے

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نکاح کرتا تو نبی اکرم ﷺ اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کے لئے یوں دعا فرماتے ’’بَارَكَ اللّٰهُ ...... الخ (ترجمہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے تمہیں برکت دے اور تم دونوں کو بھلائی میں جمع کرے) اس باب میں عقیل بن ابی طالبؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۷۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ؟

۷۴۴: باب جب بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے؟

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۰۸۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے (صحبت کے لئے) تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ.. (اللہ کے نام کے ساتھ! اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد مقدر کی ہوگی تو اسے

صَحِيْحٌ.

شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ فِيْهَا النِّكَاحُ

۷۴۵: باب وہ اوقات جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا سُفْيٰنُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ يُبْنٰى بِنِسَائِهَا فِيْ شَوَّالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَانَعْرِفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ.

۱۰۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا پھر صحبت بھی شوال میں کی۔ حضرت عائشہ اپنی سہیلیوں کی سہاگ رات شوال میں ہونا پسند کرتی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ثوری کی اسماعیل سے روایت کے ذریعہ جانتے ہیں۔

۷۴۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَلِيْمَةِ

۷۴۶: باب ولیمہ

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْ لِمْ وَلَوْبِشَاةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ وَ ثُلُثٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

۱۰۸۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے بدن یا کپڑوں پر زرد رنگ کا اثر دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ عبدالرحمٰن نے عرض کیا میں نے گٹھلی بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں مبارک کرے۔ دعوت ولیمہ کرو اگر چہ ایک بکری ہی سے ہو۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، جابرؓ، زہیر بن عثمانؓ سے روایت ہے۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا تین درہم اور درہم کے تہائی حصے کے برابر ہوتا ہے۔ اسحٰق کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْهِ نَوْفٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی سے نکاح پر ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهٰذَا وَقَدْرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ

۱۰۸۸: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کی مثل روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ انہوں نے زہری انہوں نے انسؓ سے اور اس

عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهٖ نَوْفٍ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَالَمْ يَذْكُرْفِيْهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهٖ وَرُبَّمَاذَكَرَهٗ.

میں وائل کا ذکر نہیں کیا۔ وائل اپنے بیٹے نوف سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں کیونکہ کبھی وائل کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَازِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَاعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ كَثِيْرُ الْغَرَائِبِ وَالْمَنَاكِيْرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكِيْعٌ زِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَعَ شَرَفِهٖ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيْثِ.

۱۰۸۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب ہے دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا ریا کاری ہے۔ لہٰذا جو کوئی شہرت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام لوگوں کو سنائے گا (یعنی اس کے لئے آخرت میں کوئی بدلہ نہیں) ہم حدیث ابن مسعودؓ کو مرفوعاً صرف زیاد بن عبداللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے واسطے سے وکیع کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عبداللہ با عزت ہونے کے باوجود حدیث میں جھوٹ بولتے ہیں۔

۷۴۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِجَابَةِ الدَّاعِيْ

۷۴۷: باب دعوت قبول کرنا

۱۰۹۰: حَدَّثَنَااَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ ابْنُ مفَضَّلٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ اَيُّوْبَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں دعوت دی جائے تو قبول کرو۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔

۷۴۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يَجِيْئُ اِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

۷۴۸: باب بن بلائے ولیمہ میں جانا

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شُعَيْبٍ اِلٰى غُلَامٍ لَهٗ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا مَايَكْفِيْ خَمْسَةً فَاِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى

۱۰۹۱: حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابو شعیب اپنے غلام لحام کے پاس آیا اور اسے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا پکاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ غلام نے کھانا پکایا تو س نے نبی اکرم ﷺ کو ہم نشینوں سمیت بلوایا۔ پس آپ

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِيْنَ دُعُوْا فَلَمَّا انْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ اِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِيْنَ دَعَوْتَنَا فَاِنْ اَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

ﷺ کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی چل دیا جو دعوت دینے کے وقت موجود نہیں تھا۔ آپ ﷺ جب دعوت دینے والے کے دروازے پر پہنچے تو اس سے فرمایا ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی ہے جو دعوت دیتے وقت موجود نہیں تھا اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آ جائے۔ ابوشعیب نے عرض کیا ہم نے اجازت دی وہ بھی آ جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۷۴۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ تَزْوِيْجِ الْاَبْكَارِ

باب کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے بارے میں

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَاجَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ اَوْتِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ يَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَالِيْ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۹۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے۔ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ فرمایا کسی کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد (عبداللہ) فوت ہوگئے اور سات یا نو لڑکیاں چھوڑ گئے (راوی کو شک ہے) پس میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعبؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب : نکاح میں ایسی خصوصیات ہیں جو دوسرے معاملات میں نہیں اس وجہ سے احناف کے نزدیک دوسرے معاملات کی طرح محض یہ ایک معاملہ نہیں بلکہ یہ بھی عبادت ہے۔ غلبہ شہوت کی صورت میں نکاح ضروری ہے۔ چنانچہ ایسا شخص مہر اور نان نفقہ پر قدرت رکھنے اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر قدرت ہونے کے باوجود اگر نکاح نہ کرے گا تو گناہگار ہوگا اگر غلبہ شہوت نہیں تو نکاح مسنون ہے (۲) اسلام نے نسب اور حرفت (پیشہ) کا اعتبار کیا ہے یعنی عمدہ اخلاق والے اور اپنے پیشہ اور نسب والے کو نکاح کر کے دو اس کو کفاءت کہتے ہیں یہ اسلام کے اصول مساوات کے منافی نہیں (۳) جمہور ائمہ کے نزدیک مرد کا اپنی ہونیوالی بیوی کو دیکھنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے (۴) نکاح کے موقع پر دف بجانا جائز ہے لیکن آلات موسیقی کے ذریعے گانا بجانا جائز نہیں اس لئے قرآن وسنت سے موسیقی کے تمام آلات کی حرمت ثابت ہے۔ (۵) ولیمہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسنون ہے بشرطیکہ فضول خرچی اور نمود ونمائش مقصود نہ ہو۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نکاح کے بعد آپ ﷺ کو اطلاع دی اس سے نکاح میں سادگی کا پسندیدہ اور مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے۔

۷۵۰: بَابُ مَاجَاءَ لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَنَسٍ.

۷۵۰: باب ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

۱۰۹۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَاوَلِيَّ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هٰذَا وَحَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى حَدِيْثٌ فِيْهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ اِسْرَائِيْلُ وَشَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ

۱۰۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اسکا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے پھر اگر خاوند نے اس سے جماع کیا تو اس پر مہر واجب ہو جائے گا۔ کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا۔ اگر ان کے درمیان کوئی جھگڑا ہو جائے تو بادشاہ وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی (یعنی وارث) نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی حفاظ حدیث ابن جریج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابوموسیٰ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ اسرائیل، شریک بن عبداللہ، ابو عوانہ۔ زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع، ابواسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو راویت کرتے ہیں۔ ابو عبیدہ حداد، یونس بن ابواسحٰق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں اور اس میں ابواسحٰق کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث یونس بن ابواسحٰق سے بھی ابو بردہ کے حوالے سے مرفوعاً مروی ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری بھی ابواسحٰق سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ سفیان کے بعض

اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ اَصْحَابِ سُفْیٰنَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَلَا یَصِحُّ وَرِوَایَةُ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ عِنْدِیْ اَصَحُّ لِاَنَّ سَمَاعَهُمْ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ اَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَاِنْ كَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ اَحْفَظُ وَاَثْبَتُ مِنْ جَمِیْعِ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ رَوَوْا عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِیْثَ فَاِنَّ رِوَایَةَ هٰؤُلَاءِ عِنْدِیْ اَشْبَهُ وَاَصَحُّ لِاَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِیَّ سَمِعَا هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَسْاَلُ اَبَا اِسْحٰقَ اَسَمِعْتَ اَبَا بُرْدَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ فَقَالَ نَعَمْ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ سَمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِیِّ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِیْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَاِسْرَائِیْلُ هُوَ ثَبْتٌ فِیْ اَبِیْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِیٍّ یَقُوْلُ مَا فَاتَنِیَ الَّذِیْ فَاتَنِیْ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهٖ عَلٰی اِسْرَائِیْلَ لِاَنَّهٗ كَانَ یَاْتِیْ بِهٖ اَتَمَّ وَحَدِیْثُ عَائِشَةَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی بْنُ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَی الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ ابْنُ رَبِیْعَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِیَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهٗ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِ الْحَدِیْثِ فِیْ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ

ساتھی بھی سفیان سے وہ ابواسحٰق سے وہ ابو بردہ سے اور وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ میرے نزدیک ابواسحٰق کی ابو بردہ سے اور ان کی ابوموسیٰ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ ان تمام راویوں کا جو ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں ۔ ابو اسحٰق سے حدیث سننا مختلف اوقات میں تھا۔ اگرچہ سفیان اور شعبہ ان سب سے زیادہ اثبت اور احفظ ہیں۔ پس کئی راویوں کی روایت میرے نزدیک (یعنی امام ترمذیؒ) اصح واشبہ ہے۔ اس لیے کہ ثوری اور شعبہ دونوں نے یہ حدیث اس ابواسحٰق سے ایک ہی وقت میں سنی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ محمود بن غیلان، ابوداود سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے شعبہ نے کہا: میں نے سفیان ثوری کو ابو اسحٰق سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے ابو بردہ سے یہ حدیث سنی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں پس یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان دونوں نے یہ حدیث ایک ہی وقت میں سنی جب کہ دوسرے راویوں نے مختلف اوقات میں سنی پھر اسرائیل ابواسحٰق کی روایتوں کو اچھی طرح یاد رکھنے والے ہیں۔ محمد بن مثنی، عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ثوری کی جو احادیث مجھ سے چھوٹ گئی ہیں وہ اسرائیل ہی پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے چھوٹی ہیں کیونکہ یہ انہیں اچھی طرح یاد رکھتے تھے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا'' حسن ہے۔ اس حدیث کو ابن جریج، سلیمان بن موسیٰ سے وہ زہری سے وہ عروہ رضی اللہ عنہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ پھر حجاج بن ارطاہ اور جعفر بن ربیعہ بھی زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ہشام بھی اپنے والد سے وہ حضرت

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَأَنْكَرَهُ فَضَعَّفُوا هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَسِمَاعُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ إِنَّمَا صَحَّحَ كُتُبَهُ عَلَى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ مَا سَمِعَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَضَعَّفَ يَحْيَى رِوَايَةَ إِسْمٰعِيلَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْعَمَلُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوهُرَيْرَةَ وَغَيْرُ هُمْ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرُهُمْ وَبِهٰذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحٰقُ.

عائشہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں بعض محدثین زہری کی بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا، عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں کلام کرتے ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے ملاقات کی اور اسی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث روایت نہیں کی۔ لہٰذا اسی وجہ سے اس حدیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحیٰی بن معین کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا حدیث کے یہ الفاظ صرف اسماعیل بن ابراہیم ہی ابن جریج سے روایت کرتے ہیں اور ان کا ابن جریج سے سماع قوی نہیں۔ ان کے نزدیک بھی یہ ضعیف ہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ ''ولی کے بغیر نکاح نہیں'' پر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عباسؓ، ابو ہریرہؓ وغیرہم شامل ہیں۔ بعض فقہاء تابعینؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ سعید بن میتب، حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی عمر بن عبدالعزیز وغیرہم ان تابعین میں شامل ہیں سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبداللہ بن مبارک شافعی، احمد اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۵۱: بَابُ مَاجَاءَ لَانِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

۷۵۱: باب بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی عورتیں وہی ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں کہ عبدالاعلیٰ نے یہ حدیث تفسیر کے باب میں مرفوع اور کتاب الطلاق میں موقوف نقل کی ہے۔

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا غُنْدَرٌ عَنْ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَارُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

۱۰۹۶: قتیبہ، غندر سے، وہ سعید سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور اسے مرفوع نہیں کرتے اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اسے عبدالاعلیٰ کے علاوہ کسی اور نے مرفوعاً

قَتَادَةَ مَرْفُوْعًا وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ هٰذَا الْحَدِیْثُ مَوْقُوْفًا الصَّحِیْحُ مَارُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ لَانِکَاحَ اِلَّا بِبَیِّنَةٍ وَهٰکَذَا رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ نَحْوَ هٰذَا مَرْفُوْعًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِ هِمْ قَالُوْا لَانِکَاحَ اِلَّا بِشُهُوْدٍ لَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْ ذٰلِکَ عِنْدَ نَا مَنْ مَضٰی مِنْهُمْ اِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَاخِّرِیْنَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ هٰذَا اِذَا شَهِدَوَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ اَکْثَرُاَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ وَغَیْرِ هِمْ لَا یَجُوْزُ النِّکَاحُ حَتّٰی یَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّکَاحِ وَقَدْرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اِذَا شَهِدَوَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ اَنَّهٗ جَائِزٌاِذَا اَعْلَنُوْاذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَهٰکَذَا قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ فِیْمَاحَکٰی عَنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَامْرَاَتَیْنِ تَجُوْزُ فِی النِّکَاحِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

روایت کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ اسے سعید سے اور وہ قتادہ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ پھر عبدالاعلیٰ ہی اسے سعید سے مرفوعاً بھی روایت کرتے ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ انہوں نے فرمایا گواہوں کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ کئی راوی سعید بن عروبہ سے بھی اسی کے مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، انسؓ اور ابو ہریرۃؓ سے بھی روایت ہے۔ علماء، صحابہؓ، تابعینؒ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا۔ سلف میں سے کسی کا اس مسئلے میں اختلاف نہیں۔ البتہ علماء متاخرین کی ایک جماعت کا اس میں اختلاف ہے۔ پھر علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر ایک گواہ دوسرے کے بعد گواہی دے تو کیا حکم ہے۔ چنانچہ اکثر علماء کوفہ اور دیگر علماء کا قول ہے کہ اگر دونوں گواہ بیک وقت نکاح کے وقت موجود نہ ہوں تو ایسا نکاح جائز نہیں۔ بعض اہل مدینہ کہتے ہیں کہ اگر دونوں بیک وقت موجود نہ ہوں اور یکے بعد دیگرے گواہی دیں تو نکاح صحیح ہے۔ بشرطیکہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ مالک بن انسؓ کا یہی قول ہے اور اسحٰق بن ابراہیمؒ کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ خُطْبَةِ النِّکَاحِ

۷۵۲: باب خطبہ نکاح

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِی الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِی الصَّلٰوةِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِی الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ

۱۰۹۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں نماز کے لئے تشہد سکھانے کے ساتھ ساتھ حاجت کے لئے بھی تشہد سکھایا۔ آپؐ نے فرمایا نماز میں اس طرح تشہد پڑھو ''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ ......وَرَسُوْلُهٗ تک (ترجمہ تمام قولی عبدنی ا ورمالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبیؐ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) اور حاجات جیسے کہ نکاح وغیرہ کا تشہد یہ ہے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِیْنُهٗ.....

نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلاَثَ اٰيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ اِتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا اِتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا الْاٰيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ لِاَنَّ اِسْرَائِيْلَ جَمَعَهُمَا فَقَالَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

وَرَسُوْلُهٗ تک تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں۔اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔اس کے بعد نبی اکرم ﷺ تین آیات پڑھتے تھے۔عثر بن قاسم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ان کی تفصیل (یوں) بیان کی ''اِتَّقُوا اللّٰهَ ......'' (ترجمہ: ''اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت اسلام میں ہی موت آئے۔اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم سوال کرتے ہو اور رشتے داروں کا خیال رکھو۔اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔'' اس باب میں حضرت عدی بن حاتمؓ سے بھی روایت ہے۔حدیث عبداللہ حسن ہے۔یہ حدیث اعمش ابو اسحٰق سے وہ ابو عبیدہ سے اور وہ عبداللہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔شعبہ بھی ابو اسحٰق سے اور وہ ابو عبیدہ سے بحوالہ عبداللہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔اسلئے کہ اسرائیل نے دونوں سندوں کو جمع کر دیا ہے۔اسرائیل ابو اسحٰق سے وہ ابو حوص اور ابو عبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں۔بعض علماء فرماتے ہیں کہ نکاح خطبے کے بغیر بھی جائز ہے۔سفیان ثوریؒ اور کئی اہل علم کا یہی قول ہے۔

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اسْتِيْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

۷۵۳: باب کنواری اور بیوہ کی اجازت

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ نَاالْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ

۱۰۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری اور بیوہ دونوں کا نکاح

سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَاتُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ وَاِذْنُهَا الصُّمُوْتُ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ ابْنِ عَمِيْرَةَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الثَّيِّبَ لَا تُزَوَّجُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَاِنْ زَوَّجَهَا الْاَبُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَسْتَأْمِرَهَا فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَزْوِيْجِ الْاَبْكَارِ اِذَا زَوَّجَهُنَّ الْاٰبَاءُ فَرَاٰی اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْاَبَ اِذَا زَوَّجَ الْبِكْرَ وَهِیَ بَالِغَةٌ بِغَيْرِ اَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيْجِ الْاَبِ فَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَزْوِيْجُ الْاَبِ عَلَى الْبِكْرِ جَائِزٌ وَاِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰی شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِیْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِیٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَااحْتَجُّوْابِهٖ لِاَنَّهٗ قَدْرُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ بِوَلِیٍّ وَهٰكَذَا اَفْتٰی بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَاِنَّمَا مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا عِنْدَ اَكْثَرِ

ان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ اگرچہ اسکا والد ہی اسکا نکاح کرنا چاہے اور اگر اس کے والد نے اس کی رضا مندی کے بغیر نکاح کر دیا تو اکثر اہل علم کے نزدیک نکاح ٹوٹ جائے گا۔ جب کہ کنواری لڑکی کے نکاح کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کوفہ اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اگر بالغہ کنواری لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے اس کی رضا مندی کے بغیر کیا تو یہ نکاح ٹوٹ جائے گا۔ بعض علماء مدینہ کہتے ہیں کنواری لڑکی کا باپ اگر اس کا نکاح کر دے تو اس کی عدم رضا کے باوجود یہ نکاح جائز ہے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بالغہ عورت اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے مالک بن انسؓ سے روایت کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ ابن عباسؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں'' نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابن عباسؓ نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے اور فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر

اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْوَلِیَّ لَایُزَوِّجُهَا اِلَّا بِرَضَاهَاوَ اَمْرِهَافَاِنْ زَوَّجَهَافَالنِّكَاحُ مَفْسُوْخٌ عَلٰی حَدِیْثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامٍ حَیْثُ زَوَّجَهَا اَبُوْهَاوَهِیَ ثَیِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَرَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ.

اس کا نکاح نہ کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ جیسے کہ خنساء بنت خدام کی حدیث میں ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر ان کا نکاح کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے نکاح کو فسخ کر دیا۔

۷۵۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِكْرَاهِ الْیَتِیْمَةِ عَلَی التَّزْوِیْجِ

۷۵۴: باب یتیم لڑکی پر نکاح کے لئے زبردستی صحیح نہیں

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَاعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْیَتِیْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَاِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَاجَوَازَ عَلَیْهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ تَزْوِیْجِ الْیَتِیْمَةِ فَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْیَتِیْمَةَ اِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْقُوْفٌ حَتّٰی تَبْلُغَ فَاِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِیَارُ فِیْ اِجَازَةِ النِّكَاحِ اَوْفَسْخِهِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِیْنَ وَغَیْرِ هِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَایَجُوْزُ نِكَاحُ الْیَتِیْمَةِ حَتّٰی تَبْلُغَ وَلَایَجُوْزُ الْخِیَارُ فِی النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَغَیْرِ هِمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ اِذَا بَلَغَتِ الْیَتِیْمَةُ تِسْعَ سِنِیْنَ فَزُوِّجَتْ فَرَضِیَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَا خِیَارَلَهَااِذَا اَدْرَكَتْ وَاحْتَجَّابِحَدِیْثِ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَنٰی بِهَاوَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ اِذَا بَلَغَتِ الْجَارِیَةُ تِسْعَ سِنِیْنَ فَهِیَ امْرَاَةٌ.

۱۱۰۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم لڑکی سے بھی نکاح کے لئے اس کی اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر کوئی جبر نہیں۔ اس باب میں ابوموسیٰؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا تو یہ موقوف ہے۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے پھر اسے اختیار ہے کہ چاہے تو قبول کرے اور اگر چاہے تو ختم کر دے۔ بعض تابعین وغیرہم کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا بلوغت سے پہلے نکاح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی نکاح مین اختیار دینا جائز ہے۔ سفیان ثوریؒ شافعیؒ اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کہتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا نو سال کی عمر میں اس کی رضامندی سے نکاح کیا گیا تو جوانی کے بعد اسکو کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ نو سال کی عمر میں شب زفاف (یعنی سہاگ رات) گزاری۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر لڑکی کی عمر نو سال ہو تو وہ مکمل جوان ہے۔

۷۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْوَلِیَّیْنِ یُزَوِّجَانِ

۷۵۵: باب اگر دو ولی دو مختلف جگہ نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَاغُنْدَرٌ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ

۱۱۰۲: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافًا اِذَا زَوَّجَ اَحَدُ الْوَلِيَّيْنِ قَبْلَ الْاٰخَرِ فَنِكَاحُ الْاَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْاٰخَرِ مَفْسُوْخٌ وَاِذَا زَوَّجَا جَمِيْعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيْعًا مَفْسُوْخٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ ۔

ﷺ نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے اس کا دو جگہ نکاح کر دیا۔ (یعنی دو آدمیوں کے ساتھ) تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کی بیوی ہوگی اور اسی طرح اگر کوئی شخص ایک چیز کو دو آدمیوں کے ہاتھ فروخت کرے گا تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کی ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی عورت کے دو ولی ہوں اور ایک اسکا نکاح کر دے لیکن دوسرے کو اس کا علم نہ ہو اور وہ بھی کہیں اور نکاح کر دے تو وہ پہلے والے کی بیوی ہے اور دوسرا نکاح باطل ہے اور اگر دونوں ایک ہی وقت میں نکاح کریں تو دونوں کا ہی باطل ہوگا۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۵۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

۷۵۶: باب غلام کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيْحُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ لَا يَجُوْزُ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَغَيْرِهِمَا ۔

۱۱۰۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمدؒ، اسحٰقؒ اور دوسرے حضرات کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ نَا اَبِيْ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۰۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۵۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي مُهُوْرِ النِّسَآءِ

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَا لِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ حَدِيْثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ الْمَهْرُ عَلٰى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا يَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِيْنَارٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ لَا يَكُوْنُ الْمَهْرُ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا اِسْحٰقُ ابْنُ عِيْسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارَكَ اِنْ اَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۷۵۷: باب عورتوں کا مہر

۱۱۰۵: عاصم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے ان کے والد کے حوالے سے سنا کہ قبیلہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیاں مہر مقرر کر کے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم جوتیوں کے بدلے میں اپنی جان و مال دینے پر راضی ہو: اس نے عرض کیا! ہاں پس آپ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی۔
اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ہریرہؓ، سہل بن سعدؓ، ابو سعیدؓ، انسؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور ابو حدرد اسلمیؓ سے بھی روایت ہے۔ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مہر کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مہر کی کوئی مقدار متعین نہیں لہٰذا زوجین جس پر متفق ہو جائیں وہی مہر ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مہر چار دینار سے کم نہیں۔ بعض اہل کوفہ (احناف) فرماتے ہیں کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

۱۱۰۶: حضرت سہل بن ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، میں نے خود کو آپ ﷺ کے حوالے کر دیا۔ پھر کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ کو اس کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس مہر کے لئے کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا۔ میرے پاس صرف یہی تہبند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اپنا تہبند اسے دو گے تو خود خالی بیٹھے رہو گے۔ پس تم کوئی اور چیز تلاش کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تلاش کرو اگرچہ وہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پا کر وہ دوبارہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے قرآن میں سے کچھ حفظ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ جی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْذَهَبَ الشَّافِعِيُّ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يُصْدِقُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلٰى سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَيُعَلِّمُهَا سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَ هُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

ہاں ۔فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے ان سورتوں کے عوض جو تجھے یاد ہیں اس کے ساتھ تیرا نکاح کردیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔امام شافعیؒ کا اسی پر عمل ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کچھ نہ پایا اور قرآن پاک کی سورت پر ہی نکاح کرلیا تو جائز ہے۔عورت کو قرآن کی سورتیں سکھادے۔بعض اہل علم فرماتے ہیں نکاح جائز ہے اور مہر مثل واجب ہوجائیگا۔اہل کوفہ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلاَ لاَ تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْكَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلاَكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلاَ اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوالْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اِسْمُهُ هَرِمٌ وَالْوَقِيَّةُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَثِنْتَاعَشْرَةَ وَقِيَّةً هُوَاَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُوْنَ دِرْهَمًا.

۱۱۰۷: ابوعجفاء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار عورتوں کا مہر زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ کے ہاں تقوٰی ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے حق دار تھے۔ مجھے علم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہراتؓ میں سے کسی کے ساتھ یا اپنی بیٹیوں کے نکاحوں میں بارہ اوقیہ (چاندی) سے زیادہ مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ابوعجفاء کا نام ہرم ہے۔اہل علم کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیہ چار سواسی (۴۸۰) درہم ہوئے۔

۷۵۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۷۵۸: باب آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُجْعَلَ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا حَتّٰى يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًاسِوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۱۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے حضرت کا اس پر عمل ہے۔امام شافعیؒ ،احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔بعض علماء کے نزدیک آزادی کو مہر مقرر کرنا مکروہ ہے۔ان کے نزدیک آزادی کے علاوہ مہر مقرر کرنا چاہیے۔لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۷۵۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي

۷۵۹: باب (آزاد کردہ لونڈی سے) نکاح

اَلْفَضْلِ فِیْ ذٰلِكَ

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَاعَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰی اَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰی اَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتٰبُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰی اَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ۔

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَاسُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ حَدِيْثُ اَبِیْ مُوْسٰی حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْبُرْدَةَ ابْنُ اَبِیْ مُوْسٰی اسْمُهٗ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ وَ قَدْ رَوٰی شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ ابْنِ حَيٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۷۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ

کی فضیلت

۱۱۰۹: حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کو دوہرا ثواب دیا جائے گا۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا اسے دوگنا اجر ملے گا۔ ایسا شخص جس کی ملکیت میں خوبصورت لونڈی ہو وہ اس کی اچھی تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے نکاح کرے تو اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا اور تیسرا وہ شخص جو پہلی کتاب پر بھی (یعنی توراۃ، زبور، انجیل) ایمان لایا اور پھر دوسری کتاب نازل ہوئی (یعنی قرآن) تو اس پر بھی ایمان لایا۔ اس کے لئے بھی دوگنا ثواب ہے۔

۱۱۱۰: ہم سے روایت کی ابن عمرؒ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ حی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مثل حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے۔ ابو بردہ بن موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے روایت کی ہے۔

۷۶۰: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس سے صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

۱۱۱۱: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت بھی کرے اس کے لئے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر صحبت نہ کی ہو تو اس صورت میں اس کی بیٹی اس کے لئے حلال ہے اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر لے تو اس کی ماں اس پر حرام ہو جاتی ہے خواہ اس نے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ امام ترمذیؒ

وَاِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَلَّ لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَ ابْنَتَهَا وَاِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْاِبْنَةَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاُمَّهَاتُ نِسَاءِ كُمْ) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں ابن لہیعہ، مثنیٰ بن صباح اور وہ عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ابن لہیعہ اور مثنیٰ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت کئے بغیر طلاق دے دے تو اس کی بیٹی اس کے لئے حلال ہے لیکن بیوی کی ماں اس پر ہر صورت میں حرام ہے چاہے وہ اس کے ساتھ (یعنی اپنی بیوی) صحبت کر کے طلاق دے یا اس سے پہلے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے" وَاُمَّهَاتُ ......" اور تمہاری بیویوں کی مائیں (تمہارے لئے حرام ہیں) امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۷۶۱: باب جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے اور اس کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَاحَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَالرُّمَيْصَاءِ اَوِ الْغُمَيْصَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ

۱۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں رفاعہ کے نکاح میں تھی کہ انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ شادی کی لیکن ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا یا کپڑے کا کنارہ ہوتا ہے (یعنی جماع کی قوت نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ دوبارہ رفاعہ کے نکاح میں آ جاؤ؟ نہیں (لوٹ سکتی) جب تک کہ تم دونوں (یعنی عبدالرحمٰن اور تم) ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو (یعنی جماع کی لذت حاصل نہ کرلو) اس باب میں ابن عمرؓ، انسؓ رمیصاء یا غمیصا اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام صحابہ کرامؓ اور دوسرے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے پھر وہ عورت کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرے اور وہ آدمی جماع سے پہلے طلاق دے دے تو وہ عورت پہلے خاوند

يَدْخُلَ بِهَا اَنَّهَا لَاتَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْاَوَّلِ اِذَا لَمْ يَكُنْ جَامَعَهَا الزَّوْجُ الْاٰخَرُ.

کے لئے حلال نہیں ہے۔ یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس عورت سے جماع کرے۔

۷۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهٗ

۷۶۲: باب حلالہ کرنے اور کرانے والا

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَااَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ زُبَيْدِ الْاَيَامِيُّ نَامُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ وَهٰكَذَارَوٰى اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَائِمِ لِاَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا قَدْوَهِمَ فِيْهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَقَدْرَوَاهُ مُغِيْرَةُ وَابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۱۱۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث معلول ہے۔ اشعث بن عبدالرحمٰن بھی خالد سے وہ عامر سے وہ حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ عامر سے وہ جابر سے وہ عبداللہ سے اور وہ نبی علیہ السلام سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ مجالد بن سعید بعض محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جن میں احمد بن حنبلؒ بھی شامل ہیں عبداللہ بن نمیر بھی یہ حدیث مجالد سے وہ عامر سے وہ جابرؓ سے اور وہ علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس روایت میں ابن نمیر وہم کرتے ہیں اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ مغیرہ، ابن ابوخالد سے اور کئی راوی بھی شعبی سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَااَبُوْ اَحْمَدَ نَاسُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْقَيْسٍ الْاَوْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ

۱۱۱۴: ہم سے روایت بیان کی محمود بن غیلان نے ابواحمد سے وہ سفیان سے وہ ابوقیس سے وہ ہزیل بن شرحبیل سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالقیس کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث مختلف سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ جن میں حضرت عمر بن خطابؓ، عثمان بن عفانؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور کئی دوسرے صحابہؓ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ فقہاء تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ

عَمرٍ وو غَيْرُ هُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقَ وَسَمِعْتُ الْجَارُوْدَ يَذْكُرُعَنْ وَكِيعٍ اَنَّهُ قَالَ بِهٰذَا وَقَالَ يَنْبَغِىْ اَنْ يُرْمٰى بِهٰذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ اَصْحَابِ الرَّأْىِ قَالَ وَكِيعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا ثُمَّ بَدَالَهُ اَنْ يُمْسِكَهَا فَلاَ يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ.

ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے جارود سے سنا کہ وکیع بھی اس کے قائل ہیں۔ وکیع فرماتے ہیں کہ اس باب میں اہل رائے کی رائے پھینک دینے کے قابل ہے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سفیان کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی عورت سے اسی نیت سے نکاح کرے کہ اسے پہلے شوہر کے لئے حلال کردے اور پھر اس کی چاہت ہو کہ وہ اسے اپنے ہی پاس رکھے تو دوسرا نکاح کرے کیونکہ پہلا نکاح صحیح نہیں۔

۷۶۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۷۶۳: باب نکاح متعہ

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَ هْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهٖ وَاِنَّمَارُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَىْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهٖ حَيْثُ اُخْبِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْرُاَكْثَرِاَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى تَحْرِيْمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَوَاِسْحٰقَ.

۱۱۱۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعہ کے بارے میں کسی قدر اجازت منقول ہے لیکن بعد میں جب انہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کرلیا تھا۔ اکثر اہل علم متعہ کو حرام کہتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَاسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ اَخُوْ قَبِيْصَةَ بْنِ عُقْبَةَ نَاسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَايَرٰى اَنَّهُ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَا نُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۱۱۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ جب کوئی شخص کسی نئی جگہ جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنے دن کے لئے کسی عورت سے نکاح کرلیتا۔ تاکہ وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت اور اس کے اموال کی اصلاح کرے۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی ''اِلَّا عَلٰی ......'' (ترجمہ مگر صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے جماع کر سکتے ہو) تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا دونوں کے علاوہ ہر شرمگاہ حرام ہے۔

خلاصة الباب : پہلا مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کی عبارت سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں۔ جمہور ائمہ کے نزدیک ولی کی تعبیر ضروری ہے صرف عورت کے بولنے سے نکاح نہیں ہوتا۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کی عبارت سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے بشرطیکہ عورت آزاد اور عاقلہ بالغہ ہو البتہ ولی کا ہونا مستحب ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک نہایت مضبوط قوی اور راجح ہے اس لئے کہ امام صاحب کے پاس دلائل کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ سب سے پہلے تو قرآن کریم کی آیت میں اولیاء کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہے "اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پورا کر چکیں اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو اس سے کہ نکاح کر لیں اپنے شوہروں سے" (سورہ بقرہ آیت ۲۳۲ آیت ۲۳۴، ۲۳۰) احادیث میں بخاری اور مؤطا میں روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے نفس کو آنحضرت ﷺ پر پیش کیا آپ ﷺ نے سکوت فرمایا اور صحابی کی درخواست پر ان سے نکاح کر دیا اس واقعہ میں عورت کا ولی موجود نہ تھا اس کے علاوہ طحاوی، کنز العمال مسلم، ابوداؤد وغیرہ میں صحیح روایات موجود ہیں کہ ولی کے بغیر عورت کا نکاح درست ہے۔ جن روایات میں نکاح کا باطل ہونا مروی ہے وہ اس صورت پر محمول ہیں جبکہ عورت نے ولی کے بغیر غیر کفو میں نکاح کر لیا ہو اور حسن بن زیاد کی روایت کے مطابق امام صاحب کے نزدیک بھی اس صورت میں نکاح باطل ہے اسی روایت پر فتویٰ بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ ولایت اجبار یعنی ولی کے لئے اپنی بیٹی وغیرہ کا زبردستی نکاح کا اختیار کس صورت میں ہے؟ امام شافعیؒ کے نزدیک کنواری پر اختیار ہے خواہ صغیرہ ہو یا بڑی ہو اس کے برعکس احناف کے نزدیک دارومدار لڑکی کے چھوٹا ہونے یا بڑا ہونے پر ہے لہٰذا صغیرہ (چھوٹی بچی) پر ولایت اجبار ہے اور بڑی پر نہیں۔ دلائل صحیح بخاری و مسلم، سنن نسائی و ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں موجود ہیں۔ لوہے اور پیتل وغیرہ کی انگوٹھی حرام ہے خواہ اس میں چاندی ملی ہوئی ہو جس حدیث میں اجازت ہے وہ مرجوح اور حرمت والی روایت راجح ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک تعلیم قرآن کو مہر بنانا ناجائز نہیں جس حدیث میں تعلیم قرآن کے عوض نکاح کرنے کا ذکر ہے اس کی مراد یہ ہے کہ علم قرآن کے سبب تم پر مہر معجّل ضروری قرار نہیں دیا جاتا البتہ مہر مؤجل قواعد کے مطابق واجب ہوگا۔ متعہ کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ میں نے تم سے اتنی مدت کے لئے اتنے مال کے عوض متعہ کیا اور وہ عورت اس کو قبول کر لے۔ اس کے حرام ہونے پر تمام اُمت کا اجماع ہے اور سوائے اہل تشیع کے کوئی اس کے حلال ہونے کا قائل نہیں اور ان کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔

۷۶۴: بَابُ مَاجَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ

۷۶۷: باب نکاح شغار[۱] کی ممانعت کے متعلق

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَابِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ نَا حُمَيْدٌ وَهُوَ الطَّوِيْلُ قَالَ

۱۱۱۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب[۲]، جنب[۳] اور شغار اسلام

---

[۱] شغار۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اس سے اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کرے اور ان میں مہر مقرر نہ کیا جائے۔

[۲] جلب۔ کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کا عامل (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا) کسی ایک جگہ پر جائے اور جانور رکھنے والے لوگوں سے کہے کہ وہ خود اپنے اپنے جانور اس کے پاس لائیں۔ (اس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا خود جہاں چراگاہیں ہوں زکوٰۃ کا مال وصول کرے) یہی لفظ جلب گھوڑ دوڑ میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اسکا معنی یہ ہے کہ ایک آدمی ایک گھوڑے پر سوار ہو اور ساتھ دوسرا گھوڑا بھی ہوتا کہ ایک گھوڑا تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے۔

[۳] جنب۔ کے بھی معنیٰ وہی ہیں جو جلب کے تھے۔ مگر بعض نے یہ معنیٰ بھی کئے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے جانور دور لے کر چلے جائیں تا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ان کو ڈھونڈتا اور تلاش کرتا پھرے۔ (مترجم)

حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَاَبِيْ رَيْحَانَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.

میں جائز نہیں اور جو شخص کسی کے مال پر ظلم کرتے ہوئے قبضہ کر لے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَايَرَوْنَ نِكَاحَ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ اَوْ اُخْتَهٗ وَلَا صَدَاقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ نِكَاحُ الشِّغَارِ مَفْسُوْخٌ وَلَا يَحِلُّ وَاِنْ جُعِلَ لَهُمَا صَدَاقًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرُوِيَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ يُقَرَّانِ عَلٰى نِكَاحِهِمَا وَيُجْعَلُ لَهَا صَدَاقُ الْمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۱۱۱۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر تمام اہل علم کا عمل ہے کہ نکاح شغار جائز نہیں۔ شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی کو بغیر مہر مقرر کئے کسی کے نکاح میں اس شرط پر دے دے کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کے نکاح میں دے۔ اس میں مہر مقرر نہیں ہوتا۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر اس پر مہر بھی مقرر کر دیا جائے تب بھی یہ حلال نہیں اور یہ نکاح باطل ہو جائے گا۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ ان کا نکاح برقرار رکھا جائے اور مہر مثل مقرر کر دیا جائے۔ اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۵: بَابُ مَاجَاءَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا

۷۶۵: باب پھوپھی، خالہ، بھانجی، بھتیجی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ حَرِيْزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تَزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْعَلٰى خَالَتِهَا.

۱۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کی نکاح میں موجودگی میں اس کی بھتیجی اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ.

۱۱۲۰: ہم سے روایت کی نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، ابو سعیدؓ، ابو امامہؓ، جابرؓ، عائشہؓ، ابو موسیٰؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ

۱۱۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

نَاَدَاوُدُبْنُ اَبِیْ هِنْدٍنَا عَامِرٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا اَوِالْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِالْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا وَلَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَعَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اِخْتِلَافًا اَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا اَوْخَالَتِهَا فَاِنْ نَكَحَ امْرَاَةً عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْخَالَتِهَا اَوِالْعَمَّةَ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا فَنِكَاحُ الْاُخْرٰى مِنْهُمَا مَفْسُوْخٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اَدْرَكَ الشَّعْبِیُّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَرَوٰى عَنْهُ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ صَحِيْحٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرَوَى الشَّعْبِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

پھوپھی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی اور بھتیجی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی اور پھر خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی اور بھانجی کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح کرنے سے منع فرمایا (یعنی بڑی کی موجودگی میں چھوٹی اور چھوٹی کی موجودگی میں بڑی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیثیں حسن صحیح ہیں۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کسی مرد کے لئے خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں۔ اگر کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح فسخ ہوجائے گا۔ عام علماء یہی فرماتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ کی حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات ثابت ہے۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی کہا کہ یہ بھی صحیح ہے اور شعبہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک شخص کے واسطے سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۷۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

۷۶۶: باب عقد نکاح کے وقت شرائط

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَاوَكِيْعٌ نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِیِّ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُوَفّٰى بِهَا مَااسْتَحْلَلْتُمْ بِهَا الْفُرُوْجَ.

۱۱۲۲: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرائط میں سے وفا کے سب سے زیادہ لائق وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا۔

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَايَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَاَةً وَشَرَطَ لَهَا اَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مِصْرِهَافَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ

۱۱۲۳: ہم سے روایت کی ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اور وہ عبدالحمید بن جعفر سے اس کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ بھی شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اسے اس کے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا۔ تو اسے اس شرط کو پورا کرنا چاہیے۔ بعض علماء شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ

طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ شَرْطُ اللّٰهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَاَنَّهُ رَاٰى لِلزَّوْجِ اَنْ يُخْرِجَهَا وَاِنْ كَانَتِ اِشْتَرَطَتْ عَلٰى اَنْ لَايُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۷۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرُنِسْوَةٍ

۱۱۲۴ : حَدَّثَنَا هَنَّا دُنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدِبْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُنِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا هٰكَذَارَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُمَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَارَوٰى شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُنِسْوَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاِنَّمَا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًامِنْ ثَقِيْفٍ طَلَّقَ نِسَاءَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَتُرَاجِعَنَّ نِسَاءَكَ اَوْ لَاَرْجُمَنَّ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُاَبِيْ رِغَالٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُوَاِسْحَاقُ.

۷۶۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ اُخْتَانِ

۱۱۲۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوْزَالدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ فَقَالَ

ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی شرط ہر شرط پر مقدم ہے۔ گویا کہ ان کے نزدیک شوہر کا اپنی بیوی کو اس شرط کے باوجود شہر سے دوسرے شہر لے جانا صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ اور بعض اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۷: باب اسلام لاتے وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کرلیں۔ معمر بھی زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ ہے جو شعیب بن حمزہ وغیرہ زہری سے اور وہ محمد بن سوید ثقفی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی ان کے والد سے منقول یہ حدیث بھی صحیح ہے کہ بنوثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ تم ان سے رجوع کرو، وگرنہ میں تمہاری قبر کو بھی ابو رغال کی قبر کی طرح رجم کروں گا۔ اس باب میں غیلان ہی کی حدیث پر اہل علم کا عمل ہے۔ جن میں امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں۔

۷۶۸: باب نومسلم کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۵: ابووہب جیشانی، ابن فیروز دیلمی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا: کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں مسلمان ہوگیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ وَهْبِ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الدَّيْلَمُ بْنُ هُوْشَعُ.

تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو اپنے لئے منتخب کرلو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابو وہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

۷۶۹: بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْجَارِيَةَ وَهِىَ حَامِلٌ

۷۶۹: باب وہ شخص جو حاملہ لونڈی خریدے

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْقِ مَآءَهُ وَلَدَ غَيْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اشْتَرٰى جَارِيَةً وَهِىَ حَامِلٌ اَنْ يَطَاَهَا حَتّٰى تَضَعَ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِى الدَّرْدَآءِ وَالْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَاَبِى سَعِيْدٍ.

۱۱۲۶: حضرت رویفع بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی (یعنی منی کا پانی) دوسرے کی اولاد کو نہ پلائے (یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو (لونڈی) اور اس نے اسے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے) یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے رویفع بن ثابتؓ ہی سے منقول ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی باندی کو حاملہ ہوتے ہوئے خریدے تو بچہ پیدا ہونے تک اس سے جماع نہ کرے۔ اس باب میں ابودرداءؓ، عرباض بن ساریہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۷۷۰: بَابُ مَاجَاءَ فِى الرَّجُلِ يَسْبِى الْاَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهٗ وَطْيُهَا

۷۷۰: باب اگر شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ اَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِىْ قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَاَبُو الْخَلِيْلِ اسْمُهٗ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ.

۱۱۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جنگ اوطاس کے موقع پر کچھ ایسی عورتیں قید کیں جو شادی شدہ تھیں اور ان کے شوہر بھی اپنی اپنی قوم میں موجود تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ ...... (ترجمہ اور وہ عورتیں جو شوہروں والی ہیں ان سے صحبت کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں تو وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ ثوریؒ، عثمان بتی بھی ابوخلیل سے اور وہ ابوسعید سے اسی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں۔ ابوخلیل کا نام صالح بن مریم ہے۔

۱۱۲۸: رَوٰى هَمَّامٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۱۱۲۸: روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح

صَالِحٍ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ نَاحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَاهَمَّامٌ

ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی علیہ سے ۔ہم سے روایت کی یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

۷۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

۷۷۱: باب زنا کی اجرت حرام ہے

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَفِی الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاَبِیْ جُحَيْفَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۲۹: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن غیب کے علم کے دعویدار) کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابو جحیفہ، ابو ہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۲: بَابُ مَاجَاءَ اَنْ لَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

۷۷۲: باب کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ مَنِيْعٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا نَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ اَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِيَتْ بِهٖ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ هٰذَا عِنْدَ نَا اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَرَضِيَتْ بِهٖ وَرَكَنَتْ اِلَيْهِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ فَاَمَّاقَبْلَ اَنْ يَّعْلَمَ رِضَاهَا اَوْرُكُوْنَهَا اِلَيْهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَخْطُبَهَا وَالْحُجَّةُ فِیْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَبِنْتِ

۱۱۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو نبی اکرم علیہ تک پہنچاتے تھے اور احمد نے کہا کہ رسول اللہ علیہ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں فروخت نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔اس باب میں حضرت سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے ۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ پیغام نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دیا اور عورت اس پر راضی بھی ہوگئی تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس پیغام بھیجے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پیغام سے وہ راضی ہوگئی اور اس کی طرف مائل ہوگئی تو اب کوئی دوسرا اس کی طرف نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔لیکن اس کی رضامندی اور میلان سے پہلے پیغام نکاح بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ۔اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس والی روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ علیہ ابو

قَيْسٍ حَيْثُ جَآءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ اَنَّ اَبَاجَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَاهَا فَقَالَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ لَايَرْفَعُ عَصَاهُ عَنِ النِّسَآءِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَامَالَ لَهُ وَلٰكِنْ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ فَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ نَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تُخْبِرْهُ بِرِضَاهَا بِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَلَوْ اَخْبَرَتْهُ لَمْ يُشِرْ عَلَيْهَا بِغَيْرِ الَّذِيْ ذَكَرَتْهُ.

جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابوسفیان نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ابوجہم تو ایسا شخص ہے کہ عورتوں کو بہت مارتا ہے اور معاویہ مفلس ہیں۔ان کے پاس کچھ بھی نہیں لہٰذا تم اسامہؓ سے نکاح کرلو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ رضامندی کا اظہار نہیں کیا کیونکہ اگر انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا ہوتا کہ وہ کسی ایک کے ساتھ راضی ہیں تو آپ ﷺ کبھی انہیں اسامہؓ سے شادی کا مشورہ نہ دیتے۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِبْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْسَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِيْ عَشْرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةً شَعِيْرًا وَخَمْسَةً بُرٍ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَ اُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰى اَنْ تُلْقِيْ ثِيَابَكِ وَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ اَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَاْتِيْنِيْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ خَطَبَنِيْ اَبُوْجَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَآءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ اُسَامَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ اَبِيْ جَهْمٍ نَحْوَ

۱۱۳۱: ابوبکر بن ابوجہم نقل کرتے ہیں کہ مَیں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ، فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دی ہیں اور ان کے لئے نہ رہائش کا بندوبست کیا ہے نہ نان ونفقہ کا۔البتہ اس نے اپنے چچازاد بھائی کے پاس دس قفیز غلہ رکھوایا ہے جس میں سے پانچ جو کے اور پانچ گیہوں کے ہیں۔فاطمہ بنت قیس فرماتی ہیں میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا ماجرا سنایا۔آپؐ نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ام شریک کے ہاں عدت گزاروں لیکن پھر آپؐ نے فرمایا ام شریک کے ہاں تو مہاجرین کا آنا جانا ہے۔تم ابن مکتومؓ کے گھر عدت گزارو۔کیونکہ اگر وہاں تمہیں کپڑے وغیرہ اتارنے پڑ جائیں تو تمہیں دیکھنے والا کوئی نہیں ہوگا۔پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے کے بعد اگر کوئی پیغام نکاح بھیجے تو میرے پاس آنا۔فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہوئی تو ابوجہم اور معاویہؓ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا۔میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا ذکر کیا۔تو آپؐ نے فرمایا معاویہؓ کے پاس تو مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔فاطمہؓ بنت قیس فرماتی ہیں کہ اس کے بعد مجھے اسامہ بن زیدؓ نے پیغام نکاح بھیجا اور اس کے بعد مجھ سے نکاح کیا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت اسامہؓ کے سبب برکت عطا فرمائی۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔سفیان ثوریؒ بھی ابوبکر

هٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكِحِيْ اُسَامَةَ.

بن جہم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اسامہؓ سے نکاح کرلو۔

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاوَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ اَبِي الْجَهْمِ بِهٰذَا.

۱۱۳۲: بیان کی یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے۔

۷۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَزْلِ

۷۷۳: باب عزل[1] کے بارے میں

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَايَزِيْدُبْنُ زُرَيْعٍ نَامَعْمَرٌعَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍقَالَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّاكُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُاَنَّهُ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَاَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ.

۱۱۳۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم عزل کیا کرتے تھے لیکن یہود کے خیال میں یہ زندہ درگور کرنے کی چھوٹی قسم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہود جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز بھی روک نہیں سکتی۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، براءؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ قَدْرَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ تُسْتَامَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَامَرُ الْاَمَةُ.

۱۱۳۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم قرآن کے نازل ہونے کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت جابرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور علماء نے عزل کی اجازت دی ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت سے اجازت لے کر عزل کیا جائے اور لونڈی سے عزل کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔
(امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ (مترجم))

۷۷۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

۷۷۴: باب عزل کی کراہت

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَوَقُتَيْبَةُ قَالَانَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَالْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ زَادَبْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَاكَ اَحَدُكُمْ قَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّمَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّااللّٰهُ

۱۱۳۵: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا کیوں کرتا ہے۔ ابن عمرؓ اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے۔ دونوں راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نفس نے پیدا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے (ضرور)

[1] عزل یہ ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی سے جماع کرے تو انزال کے وقت آلہ تناسل کو باہر نکال لے تاکہ حمل نہ ٹھہرے (مترجم)

خَالِقُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

پیدا کرے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوسعیدؓ حسن صحیح ہے اور ابوسعیدؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کی ایک جماعت نے عزل کو ناپسند کیا ہے۔

۷۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

۷۷۵: باب کنواری اور بیوہ کیلئے رات کی تقسیم

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْشِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ بَعْضُهُمْ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بِكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدُ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

۱۱۳۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اگر تم چاہو تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لیکن انسؓ نے یہی فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ جب پہلی بیوی پر کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں گزارے اور اگر بیوی کے ہوتے ہوئے کسی بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات ٹھہرے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو محمد بن اسحٰقؒ ایوب وہ ابو قلابہ اور وہ انسؓ سے مرفوعاً بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک ٹھہرے۔ اور اس کے بعد دونوں میں برابر باری رکھے اور اگر پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن۔

خلاصۃ الباب: (۱) ائمہ ثلاثہ کے نزدیک دوسرا نکاح کرنے والا نئی بیوی کے پاس اگر باکرہ ہو تو سات دن اور اگر ثیبہ ہو تو تین دن ٹھہر سکتا ہے اور یہ مدت باری سے خارج ہوگی۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ، حماد وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ ایام باری سے خارج نہیں بلکہ یہ بھی باری میں محسوب (شمار) ہونگے اگلے باب میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت امام صاحب کی دلیل ہے۔

۷۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

سوکنوں کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ حَدِيثُ

۱۱۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں کے درمیان راتیں برابر تقسیم کرتے اور فرماتے اے اللہ یہ تقسیم تو میرے اختیار میں ہے پس تو جس چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ میں اس پر قادر نہیں۔ تو مجھے ایسی چیز پر ملامت نہ کر۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کئی راویوں نے حماد

عَـآئِشَةَ هٰـكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَـنْ أَبِـيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْـنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ مُرْسَلًا أَنَّ الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَـدِيْثِ حَـمَّـادِ بْـنِ سَـلَمَةَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ إِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ الْحُبَّ وَالْمَوَدَّةَ كَذَا فَسَّرَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ.

بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مرفوعاً نقل کی ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں برابر برابر تقسیم کرتے تھے۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی حدیث سے اصح ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ مجھے ''ملامت نہ کر'' بعض اہل علم اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد محبت والفت ہے۔

۱۱۳۸: حَـدَّثَـنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْـدِيٍّ نَـا هَـمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْـرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْـدِلْ بَيْـنَهُـمَـا جَـاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا اَسْـنَـدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يُقَالُ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ.

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف اور عدل نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے بدن کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔ یہ حدیث ہمام بن یحیٰی، قتادہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ ہشام دستوائی قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایسا کیا جاتا تھا۔ ہمیں یہ حدیث مرفوعاً صرف ہمام کی روایت سے معلوم ہے۔

۷۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا

۷۷۷: باب مشرک میاں بیوی میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو؟

۱۱۳۹: حَـدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَـنِ الْـحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَـلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ هٰـذَا حَـدِيْـثٌ فِـيْ اِسْـنَـادِهٖ مَـقَـالٌ وَالْـعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْـحَـدِيْـثِ عِـنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ قَبْلَ زَوْجِهَـا ثُـمَّ اَسْـلَـمَ زَوْجُهَـا وَهِـيَ فِي الْعِدَّةِ اَنَّ زَوْجَهَا اَحَـقُّ بِهَامَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۱۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دوبارہ ابوعباس بن ربیع رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیا اور نیا مہر مقرر کیا۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر بیوی، شوہر سے پہلے اسلام لے آئے اور اس کے بعد عورت کی عدت ہی کے دوران شوہر بھی مسلمان ہو جائے تو اس مدت میں وہی شوہر اپنی بیوی کا زیادہ مستحق ہے۔ امام مالک بن انسؒ، اوزاعیؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۴۰: حَـدَّثَـنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۱۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِي دَاوٗدُبْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِاِسْنَادِهٖ بَاْسٌ وَلٰكِنْ لَا نَعْرِفُ وَجْهَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَعَلَّهٗ قَدْجَآءَ هٰذَامِنْ قِبَلِ دَاوٗدَبْنِ الْحُصَيْنِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

١١٤١: حَدَّثَنَايُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَاوَكِيْعٌ نَااِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًاجَآءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَتْ اِمْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ سَمِعْتُ عَبْدَبْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَزِيْدَبْنَ هَارُوْنَ يَذْكُرُعَنْ مُحَمَّدِبْنِ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّابْنَتَهٗ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَجْوَدُ اِسْنَادًا وَ الْعَمَلُ عَلٰى حَدِيْثِ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ.

٧٧٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَاقَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ لَهَا

١١٤٢: حَدَّثَنَامَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَايَزِيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَاسُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَاالْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَامِثْلَ مَاقَضَيْتَ فَفَرِحَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو چھ سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ابوالعاص ربیع رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا اور دوبارہ (نیا) نکاح نہیں کیا۔ اس حدیث کی سند میں کوئی حرج نہیں لیکن متن حدیث کو ہم نہیں پہچانتے (یعنی غیر معروف ہے) شاید یہ داؤد بن حصین کے حفظ کی وجہ سے ہو۔

۱۱۴۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا پھر اس کی بیوی بھی اسلام لے آئی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے ساتھ ہی مسلمان ہوئی ہے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو اسی شخص کو دے دیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہ وہ یہی حدیث محمد بن اسحٰق سے نقل کرتے تھے اور حجاج کی روایت جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو نئے مہر اور نکاح کے ساتھ ابوالعاص بن ربیع کی طرف لوٹا دیا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

۷۷۸: باب وہ شخص جو نکاح کے بعد مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو؟

۱۱۴۲: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نکاح کرنے کے بعد مہر مقرر کرنے اور صحبت کرنے سے پہلے فوت ہو جائے۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا: ایسی عورت کا مہر اس کے خاندان کی عورتوں کے برابر ہوگا۔ نہ کم ہوگا اور نہ زیادہ۔ وہ عورت عدت گزارے گی اور اسے خاوند کے مال سے وراثت بھی ملے گی۔ اس پر معقل بن سنان اشجعیؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق (ہم میں سے ایک عورت) کے متعلق ایسا ہی فیصلہ کیا تھا جیسا کہ

بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ.

آپ ؐ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بہت خوش ہوئے اس باب میں حضرت جراحؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ غَيْرِ وَجْهٍ وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَيَزِيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتّٰى مَاتَ قَالُوْا لَهَا الْمِيْرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ لَوْ ثَبَتَ حَدِيْثُ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْهَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوِيَ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهُ رَجَعَ بِمِصْرَ بَعْدُ عَنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيْثِ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ.

۱۱۴۳: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مثل۔ حدیث ابن مسعودؓ حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ جن میں علی بن ابی طالبؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہ کیا جائے تو جماع سے پہلے فوت ہونے کی صورت میں اس عورت کا میراث میں تو حصہ ہے لیکن مہر نہیں البتہ عدت گزارے گی۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بروع بنت واشقؓ والی حدیث ثابت بھی ہو جائے تو بھی حجت وہی بات ہوگی جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ وہ مصر میں گئے تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا اور بروع بنت واشقؓ کی حدیث پر عمل کرنے لگے تھے۔

خلاصۃ الابواب: اگر بیوی مسلمان ہو جائے اور شوہر کافر ہو تو حنفیہ کے نزدیک شوہر پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کر لے تو بیوی اسی کی ہوگی اگر انکار کر دے تو اس کے انکار کے سبب نکاح فسخ ہو جائے گا۔ حدیث باب میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی زینبؓ کو ان کے شوہر ابوالعاص کے پاس چھ سال کے بعد لوٹایا جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال بعد لوٹایا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سال بعد لوٹایا اس طرح روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل ابوالعاص غزوۂ بدر کے موقع پر قیدی بنا کر لائے گئے، یعنی ہجرت کے دو سال اور اس وعدے پر چھوڑے گئے کہ حضرت زینبؓ کو مکہ مکرمہ سے بھیج دیں گے چنانچہ ابوالعاص نے بھیج دیا پھر ہجرت کے چار سال بعد ابوالعاص دوبارہ گرفتار کئے گئے جس کا واقعہ یہ ہوا کہ قریش کے اموال تجارت لے کر شام گئے تجارتی سفر سے واپسی کے وقت آنحضرت ﷺ کے ایک فوجی دستے سے سامنا ہوا جس نے ان کا سامان تجارت اپنے قبضے میں لے لیا انہوں نے رات کے وقت بھاگ کر حضرت زینبؓ کے پاس پناہ لی۔ حضور ﷺ نے اس امان کو باقی رکھا پھر آپ ﷺ کی خواہش پر مسلمانوں نے ان کا سارا مال ان کو واپس کر دیا یہ مکہ مکرمہ چلے آئے قریش کو ان کی امانتیں لوٹا دیں پھر مکہ ہی میں مشرف با اسلام ہوئے اور ۶ھ میں ہجرت کی اس موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو ان کے حوالہ کر دیا۔ اس واقعہ کو پیش نظر رکھ کر روایات میں تطبیق دی جائے گی۔

اَبْوَابُ الرِّضَاعِ

رضاعت (دودھ پلانے) کے ابواب

۷۷۹: بَابُ مَاجَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَااِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ نَاعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَاحَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ حَبِيبَةَ هٰذَاحَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَنَااِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ عَامَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَانَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ اخْتِلَافًا.

۷۷۹: باب نسب سے حرام رشتے رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

۱۱۴۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رشتے نسب سے حرام کئے ہیں وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام کئے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام کئے ہیں جو ولادت (یعنی نسب) سے حرام کئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اتفاق ہے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث پر متفق علیہ طور پر عمل ہے کہ جو رشتہ نسب میں حرام ہے وہ رشتہ رضاعت میں بھی حرام ہے البتہ کتب حنفیہ میں متعدد رشتوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ (۲) مصہ اسم ہے مَص یَمُص سے ماخوذ ہے یعنی چوسنا جو بچہ کا فعل ہے جبکہ ''املاج'' داخل کرنے کے معنی میں ہے جو دودھ پلانے والی کا فعل ہے۔ رضاعت کی ہر مقدار حرام کرنے والی ہے قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب امام مالک، سفیان ثوریؒ، امام احمدؒ کی مشہور روایت بھی اس کے مطابق ہے صحابہ میں سے حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا یہی قول ہے۔ ان کے دلائل قرآن کریم میں سورہ نساء کی آیت ۲۳/۴ اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ حضرت علیؓ کی روایت سے منسوخ ہے۔ یہاں آپ ﷺ نے بطور احتیاط علیحدگی کا حکم دیا، چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک بات کہہ کر شبہ پیدا کر دیا گیا تو اب بیوی کو نکاح میں کیسے رکھو گے کیونکہ شبہ کی کیفیت میں خوشگواری پیدا نہ ہوگی۔

٧٨٠: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ لَبَنِ الْفَحْلِ

١١٤٦: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَاابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَامِرَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ قَالَتْ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوْا لَبَنَ الْفَحْلِ وَالْاَصْلُ فِيْ هٰذَاحَدِيْثُ عَائِشَةَ وَقَدْرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

١١٤٧: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَامَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِوبْنِ الشَّرِيْدِعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ جَارِيَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا جَارِيَةً وَالْاُخْرٰى غُلَامًا اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ وَهٰذَا تَفْسِيْرُلَبَنِ الْفَحْلِ وَهٰذَا الْاَصْلُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَوَاِسْحٰقَ.

٧٨٠: باب دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

١١٤٦: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے پاس داخل ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ تو تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں آپ ﷺ نے فرمایا انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے پاس آجائیں اس لیے کہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

١١٤٧: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس دولونڈیاں ہیں۔ ان میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا۔ کیا اس لڑکے کے لئے وہ لڑکی حلال ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ کیونکہ منی تو ایک ہی ہے۔ (یعنی وہ شخص دونوں باندیوں کے ساتھ صحبت کرتا ہے) یہ مرد کے دودھ کی تفسیر ہے۔ اس باب میں یہی اصل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

٧٨١: بَابُ مَاجَآءَ لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

١١٤٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِعَنْ عَائِشَةَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

٧٨١: باب ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

١١٤٨: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اس باب میں ام فضلؓ، ابوہریرہؓ، زبیرؓ، ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن زبیرؓ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک یا دو گھونٹ

وَالزُّبَيْرِ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَرَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَفِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَاَهْلِ الْحَدِيْثِ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَتْ عَائِشَةُ اُنْزِلَ فِي الْقُرْاٰنِ عَشْرُرَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ وَصَارَاِلٰى خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُعَلٰى ذٰلِكَ.

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَامَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُفْتِيْ وَبَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ اَحْمَدُ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَقَالَ اِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى قَوْلِ عَائِشَةَ فِيْ خَمْسِ رَضَعَاتٍ فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ وَجَبُنَ عَنْهُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحَرِّمُ قَلِيْلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيْرُهٗ اِذَا وَصَلَ اِلَى الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٍ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

۷۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شَهَادَةِ الْمَرْاَةِ

دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ محمد بن دینار، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن زبیر سے وہ زبیر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ زبیر نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ محدثین کے نزدیک صحیح حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے۔ ابن ابی ملیکہ عبداللہ بن زبیر سے وہ عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس پر بعض علماء صحابہ وغیرہم کا عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قرآن میں دس مرتبہ دودھ چوسنے پر رضاعت کے حکم کے متعلق آیت نازل ہوئی جو واضح ہے پھر پانچ کا حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ کا رہ گیا جو معلوم ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور یہی حکم برقرار رہا کہ پانچ مرتبہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہیں۔

۱۱۴۹: ہم سے حضرت عائشہؓ کا یہ قول اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ اور بعض ازواج مطہراتؓ کا فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کہ ایک یا دوبار (دودھ) چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور یہ بھی کہا اگر کوئی حضرت عائشہؓ (پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی) کے قول کو اپنائے تو یہ بھی قوی ہے۔ امام احمدؒ اس مسئلے میں حکم دینے سے ڈرتے تھے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ کم اور زیادہ دونوں ہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دودھ پیٹ میں گیا ہو۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، اوزاعیؒ، ابن مبارکؒ، وکیع اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۷۸۲: باب رضاعت

الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِيْ عُبَيْدُبْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّيْ لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ اَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَآءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَآءَ تْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ قَالَ فَاَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْزَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْاَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ هٰذَاالْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُبَيْدِبْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْافِيْهِ دَعْهَا عَنْكَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَجَازُوْاشَهَادَةَ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَجُوْزُشَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ وَيُؤْخَذُيَمِيْنُهَا وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُوَاِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَاتَجُوْزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَكْثَرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَيُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدِاسْتَقْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَدْرَكْتُ ثَلٰثِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ الْجَارُوْدَبْنَ مُعَاذٍيَقُوْلُ سَمِعْتُ وَكِيْعًايَقُوْلُ لَاتَجُوْزُشَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرَّضَاعِ فِي الْحُكْمِ

میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

۱۱۵۰: عبداللہ بن ابی ملیکہ، عبید بن ابی مریم سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عقبہ سے بھی سنی ہے لیکن عبید کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے کہ عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تھا کہ ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے۔ عقبہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ میں پھر آپ ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیسے؟ جب کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس عورت کو چھوڑ دو۔ حدیث عقبہ بن حارث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر اس حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں ہیں کہ ''تم اس کو چھوڑ دو'' بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ اس صورت میں کافی ہے کہ اس عورت سے قسم لی جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک عورت کی گواہی کافی نہیں بلکہ زیادہ ہونی چاہئیں۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ، عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے انہیں طائف میں قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے تیس صحابیوں کو پایا ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے جارود بن معاذ سے سنا کہ وکیع کے نزدیک بھی رضاعت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی نہیں لیکن اگر ایک

وَيُفَارِقُهَا فِي الْوَرَعِ.

عورت کی گواہی سے اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو یہی عین تقویٰ ہے۔

۷۸۳: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَاتُحَرِّمُ اِلَّا فِي الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَافَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا مَاكَانَ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ وَمَاكَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ فَاِنَّهُ لَايُحَرِّمُ شَيْئًا وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَهِيَ امْرَأَةُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

۷۸۳: باب رضاعت کی حرمت صرف دوسال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے

۱۱۵۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رضاعت کی حرمت اس صورت میں ثابت ہوتی ہے کہ دودھ بچے کی آنتوں میں پہنچ کر غذا کے قائم مقام ہو اور یہ دودھ چھڑانے سے پہلے ہو یعنی دودھ پلانے کی مدت میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس پر صحابہؓ اور اہل علم کا عمل ہے۔ کہ رضاعت دوسال کے اندر اندر دودھ پینے سے ہی ثابت ہوتی ہے اور جو دوسال کے بعد پیئے اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام، ہشام بن عروہ کی بیوی ہیں۔

۷۸۴: بَابُ مَايُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَايُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ هٰكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى هٰٓؤُلَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يُكْنٰى اَبَا الْمُنْذِرِ وَقَدْ اَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مَعْنٰى

۷۸۴: باب دودھ پلانے والی کے حق کیا ادا ئیگی

۱۱۵۲: حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے ذمے سے دودھ پینے کا حق کیسے ادا ہوسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی۔ (یعنی ایک غلام یا لونڈی دودھ پلانے والی کو دے دو تو حق ادا ہوگیا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان، حاتم بن اسمٰعیل اور کئی راوی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن حجاج سے اور وہ اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن ابی حجاج سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہی ہے جو کئی راوی ہشام سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہشام بن عروہ کی کنیت ابو منذر ہے۔ اور ان کی جابر بن عبداللہؓ سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "مَايُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ" کا مطلب یہ

قَوْلِهٖ مَایُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْنِیْ ذِمَامَ الرَّضَاعَةِ وَحَقَّهَا یَقُوْلُ اِذَا اَعْطَیْتَ الْمُرْضِعَةَ عَبْدًا اَوْاَمَةً فَقَدْ قَضَیْتَ ذِمَامَهَا وَیُرْوٰی عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهٗ فَقَعَدَتْ عَلَیْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِیْلَ هٰذِهٖ کَانَتْ اَرْضَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ہے کہ کونسی ایسی چیز ہے جو دودھ پلانے کے حق کو ادا کر دیتی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم اپنی دودھ پلانے والی کو غلام یا باندی دے دو۔ تو اس کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ ابوطفیل سے منقول ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک چادر بچھادی تو وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر جب وہ چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے کہ وہ خاتون آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہیں (یعنی حضرت حلیمہؓ)

۷۸۵:بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

۷۸۵:باب شادی شدہ لونڈی کو آزاد کرنا

۱۱۵۳:حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَاجَرِیْرُبْنُ عَبْدِالْحَمِیْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَةَ عَبْدًا فَخَیَّرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْهَا.

۱۱۵۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ بریرہ کے شوہر غلام تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دے دیا تو انہوں نے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اگر ان کے شوہر آزاد ہوتے تو نبی اکرم ﷺ انہیں اختیار نہ دیتے۔

۱۱۵۴:حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْمُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَةَ حُرًّا فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثُ عَائِشَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ هٰکَذَا رَوٰی هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَةَ عَبْدًا وَرَوٰی عِکْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتُ زَوْجَ بَرِیْرَةَ وَکَانَ عَبْدًا یُقَالُ لَهٗ مُغِیْثٌ وَهٰکَذَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا اِذَا کَانَتِ الْاَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَاُعْتِقَتْ فَلَاخِیَارَ لَهَا وَاِنَّمَا یَکُوْنُ لَهَا الْخِیَارُ اِذَا اُعْتِقَتْ وَکَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَةَ حُرًّا فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰی اَبُوْ عَوَانَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ قِصَّةِ بَرِیْرَةَ قَالَ الْاَسْوَدُ

۱۱۵۴: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بریدہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے بریدہ کو اختیار دیا۔ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ بھی اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ عکرمہ ابن عباسؓ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا وہ غلام تھا اور اسے مغیث کہتے تھے۔ ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر باندی کو آزاد کیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کے نکاح میں ہو تو۔ اسے اختیار نہیں لیکن اگر غلام کے نکاح میں ہو تو اسے اختیار ہے۔ امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ کئی راوی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے اسے اختیار دیا تھا۔ ابوعوانہ یہ حدیث اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے بریدہ کا

وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

قصہ نقل کرتے ہیں۔ اسود کہتے ہیں کہ بریدہ کا شوہر آزاد تھا۔ بعض علماء تابعین اور ان کے بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّيْ بِهٖ فِيْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهٗ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهٗ فَلَمْ تَفْعَلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ مِهْرَانَ وَيُكْنٰى اَبَا النَّضْرِ.

۱۱۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بریرہ جب آزاد کی گئیں تو ان کا خاوند بنومغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا۔ اللہ کی قسم ایسے لگتا ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں میرے سامنے پھر رہا ہے۔ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہے اور وہ بریرہ کو راضی کر رہے ہیں تاکہ وہ اسے اختیار کرے لیکن بریرہ نے ایسا نہیں کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ سعید بن ابی عروبہ سے مراد سعید بن مہران ہیں۔ ان کی کنیت ابوالنضر ہے۔

۷۸۶: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

۷۸۶: باب لڑکا صاحب فراش کے لئے ہے

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۱۵۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اولاد صاحب فراش (یعنی شوہر یا باندی کے مالک) کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، عثمانؓ، عائشہؓ، ابوامامہؓ عمرو بن خارجہؓ، عبداللہ بن عمروؓ براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری یہ حدیث سعید بن میتب اور ابوسلمہؓ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۷۸۷: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْاَةَ فَتُعْجِبُهٗ

۷۸۷: باب مرد کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آجائے

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى نَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ

۱۱۵۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو اپنی بیوی زینبؓ کے پاس داخل ہوئے اور اپنی حاجت پوری کی (یعنی صحبت کی) پھر باہر نکلے اور فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور اسے اچھی لگے تو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آجائے کیونکہ اس کے

فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَهَا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثُ جَابِرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَهِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ هُوَ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِیُّ هُوَ هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ.

پاس بھی وہی چیز ہے جو اس (دوسری) کے پاس ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ، دستوائی کے دوست اور سنبر کے بیٹے ہیں۔

۷۸۸: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَی الْمَرْأَةِ

۷۸۸: باب بیوی پر شوہر کے حقوق

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَاالنَّضْرُبْنُ شُمَیْلٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْکُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسُرَاقَةَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَطَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

۱۱۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس باب میں معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جعشم عائشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفیٰ، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی محمد بن عمرو کی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور ان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَامُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو وَثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۱۵۹: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت (یعنی صحبت) کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَی الْکُوْفِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبِیْ نَصْرٍ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۱۱۶۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۹: بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَرْأَةِ عَلٰی زَوْجِهَا

۷۸۹: عورت کے حقوق خاوند پر

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَاالْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانُ بْنِ عَمْرِ وبْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَحَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَوَوَعَظَ فَذَكَرَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًافَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْاعَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَاءِ كُمْ حَقًّاوَلِنِسَاءِ كُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَاءِ كُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَايَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ يَعْنِيْ اَسْرٰى فِيْ اَيْدِيْكُمْ.

۱۱۶۲: سلمان بن عمرو بن احوص کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ راوی نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو۔ البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں۔ تو انہیں اپنے بستر سے الگ کردو اور ان کی معمولی پٹائی کرو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو انہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ جان لو: کہ تمہارا تمہاری بیویوں پر اور ان کا تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں بھی داخل نہ ہونے دیں اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں بہترین کھانا اور بہترین لباس دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ''عَوَانٍ عِنْدَكُمْ'' کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں۔

۷۹۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

۷۹۰: باب عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَهَنَّادٌقَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ اَتَى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّايَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُوْنُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَااَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّا وَلَاتَاْتُو النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ

۱۱۶۳: حضرت علی بن طلقؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی کسی وقت جنگل میں ہوتا ہے۔ جہاں پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں اس کی ہوا خارج ہوجاتی ہے تو وہ کیا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں

فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَلَا أَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ السُّحَيْمِيِّ وَكَأَنَّهُ رَأَى أَنَّ هٰذَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى وَكِيعٌ هٰذَا الْحَدِيثَ.

جماع نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے حیا نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، خزیمہ بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی بن طلقؓ کی حدیث حسن ہے (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں علی بن طلق کی نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں طلق بن علی سحیمی سے یہ روایت نہیں پہچانتا۔ گویا امام بخاریؒ کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ وکیع نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ وَعَلِيٌّ هٰذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْقٍ.

۱۱۶۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے سے بدفعلی نہ کرو۔ یہ علی، حضرت علی بن طلق ہیں۔

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۱۶۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف (نظر رحمت) سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے (یعنی پیچھے سے جماع کرے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزِّينَةِ

۷۹۱: باب عورتوں کو بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا نُورَ لَهَا هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۱۶۶: نبی اکرم ﷺ کی خادم حضرت میمونہ بنت سعدؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ ناز نخرے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے جیسے قیامت کی تاریکی جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ لیکن وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری ان سے روایت کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

۷۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَكِلَا الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحٌ وَحَجَّاجُ الصَّوَّافِ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ وَاَبُوْ عُثْمَانَ اسْمُهُ مَيْسَرَةُ وَحَجَّاجٌ يُكْنٰى اَبَا الصَّلْتِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ.

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عِيْسٰى نَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ فَقَالَ هُوَ فَطِنٌ كَيِّسٌ.

۷۹۲: باب غیرت کے بارے میں

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت غیرت والا ہے اسی طرح مؤمن بھی غیرت مند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس وقت غیرت آتی ہے جب مؤمن وہ کام کرے جو اس پر حرام ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن کثیر بھی یہ حدیث ابوسلمہؓ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابوبکرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتی ہیں یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج صواف، حجاج بن ابوعثمان ہیں ان کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوصلت ہے یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۱۶۸: روایت کی علی بن عبداللہ مدنی نے کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ذہین اور ہوشیار ہیں۔

۷۹۳: بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ مُوْسِرَةً وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَحُجُّ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ

۷۹۳: باب عورت کا اکیلے سفر کرنا صحیح نہیں

۱۱۶۹: حضرت ابوسعیدؓ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اپنے والد بھائی، شوہر بیٹے یا کسی محرم کو ساتھ لیے بغیر کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کوئی عورت ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ محرم کے بغیر عورت کے سفر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عورت حج کی استطاعت رکھتی ہو اور اسکا کوئی محرم نہ ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس پر حج فرض نہیں کیونکہ محرم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''مَنِ

الْعِلْمِ لَايَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ لِاَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيْلِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالُوْا اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الطَّرِيْقُ اٰمِنًا فَاِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ''یعنی حج اس پر فرض ہے جس میں جانے کی استطاعت ہو اور یہ عورت استطاعت نہیں رکھتی کیونکہ اسکا کوئی محرم نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر راستے میں امن ہو تو وہ حج کے قافلے کے ساتھ جائے۔ امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ نَابِشْرُبْنُ عُمَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر ایک رات و دن کا (بھی) سفر نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

۷۹۴: باب غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَااللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَبْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَمْرِوبْنِ الْعَاصِ حَدِيْثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاِنَّمَا مَعْنٰى كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَآءِ عَلٰى نَحْوِ مَارُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَمْوُ يُقَالُ الْحَمْوُ اَخُوالزَّوْجِ كَاَنَّهُ كَرِهَ لَهُ اَنْ يَّخْلُوَبِهَا.

۱۱۷۱: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے پرہیز کرو۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حمو (یعنی شوہر کا باپ، بھائی اور عزیز و اقارب) کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا حمو تو موت ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ جابرؓ اور عمرو بن عاصؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے ممانعت کا مطلب اسی طرح ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی تنہا عورت کے پاس ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ ''حمو'' کے معنی خاوند کے بھائی کے ہیں گویا کہ آپ ﷺ نے دیور کو اپنی بھاوجہ کے پاس تنہا ٹھہرنے سے منع فرمایا۔

۷۹۵: بَابٌ

۷۹۵: باب

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيِّ نَاعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا

۱۱۷۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر گھروں میں موجود نہ ہوں اُن کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے لئے بھی ایسا

وَمِنْکَ قَالَ وَمِنِّی وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فَاَسْلَمَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْتَکَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِیْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَسَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ خَشْرَمٍ یَقُوْلُ قَالَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فَاَسْلَمَ یَعْنِیْ فَاَسْلَمُ اَنَامِنْهُ قَالَ سُفْیَانُ فَالشَّیْطَانُ لَایُسْلِمُ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ وَالْمُغِیْبَةُ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ یَکُوْنُ زَوْجُهَاغَائِبًاوَالْمُغِیْبَاتُ جَمَاعَةُ الْمُغِیْبَةِ.

ہے۔فرمایاہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد فرمائی اور میں اس سے محفوظ ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔بعض علماء مجالد بن سعید کے حافظے میں کلام کرتے ہیں۔علی بن خشرم،سفیان بن عیینہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے اس قول ''کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی'' کا مقصد یہ ہے کہ میں اس کے شر سے محفوظ ہوگیا ہوں۔سفیان کہتے ہیں کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا۔مغیبات مغیبہ کی جمع ہے اور مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو۔

۷۹۶: بَابٌ

۷۹۶: باب

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعَمْرُوبْنُ عَاصِمٍ نَاهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَاخَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۱۷۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے۔کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے۔یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۷: بَابٌ

۷۹۷: باب

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَااِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ بَحِیْرِبْنِ سَعْدٍعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ کَثِیْرِبْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَاتُؤْذِی امْرَاَةٌ زَوْجَهَافِی الدُّنْیَااِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِالْعِیْنِ لَاتُؤْذِیْهِ قَاتَلَکِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُفَارِقَکِ اِلَیْنَاهٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِوَایَةُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَیَّاشٍ عَنِ الشَّامِیِّیْنَ اَصْلَحُ وَلَهٗ عَنْ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلِ الْعِرَاقِ

۱۱۷۴: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے۔تو اس کی جنت والی بیوی (حور) کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے۔اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچا کیونکہ وہ دنیا میں تیرا مہمان ہے اور عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائیگا۔یہ حدیث غریب ہے۔ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسماعیل بن عیاشؒ کی اہل شام سے منقول احادیث زیادہ درست نہیں لیکن حجاز اور عراق والوں سے وہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: دودھ مرد کی طرف منسوب ہے۔بعض صحابہ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعی رشتے والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ جبکہ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے۔(۲) رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔بعض علماء صحابہ کا اس پر عمل ہے جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک ایک عورت کی گواہی کافی نہیں۔(۳) رضاعت کی حرمت صرف دو سال تک ہی ثابت ہوتی ہے۔اس پر صحابہ اور اہل علم کا عمل ہے۔اولاد صاحب فراش کے لئے ہے۔اس پر اہل علم کا عمل ہے۔(۴) خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کرنے والی عورت پر سخت وعید۔(۵) غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت ممانعت۔قابل توجہ امر یہ ہے کہ حضور نے دیور کی خاص طور پر نشان دہی فرمائی ہے جبکہ ہمارے ہاں اس رشتے کو عموماً نظر انداز کیا جاتا ہے جس کے بھیانک نتائج ہم بھگتتے رہے ہیں۔اللہ محفوظ فرمائے۔

اَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَ اللِّعَانِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طلاق اور لعان کے باب
جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۷۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ طَلَاقِ السُّنَّةِ

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فِيْهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۷۹۸: باب طلاقِ سنت

۱۱۷۵: حضرت یونس بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دیتا ہے۔ فرمایا تم عبداللہ بن عمرؓ کو جانتے ہو؟ انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی جس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپؐ نے اُنہیں رجوع کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا وہ طلاق بھی گنی جائے گی؟ فرمایا: خاموش رہو۔ اگر وہ عاجز ہو اور پاگل ہو جائیں تو کیا ان کی طلاق نہیں گنی جائے گی (یعنی طلاق گنی جائے گی)

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِي الْحَيْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْحَامِلًا حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَكَذٰلِكَ حَدِيْثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرٌ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ لِلسُّنَّةِ اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ

۱۱۷۶: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی۔ جس پر حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو۔ پھر حاملہ ہونے یا حیض سے پاک ہونے کی صورت میں طلاق دیں۔ حضرت یونس بن جبیر کی ابن عمرؓ اور سالم کی اپنے والد سے مروی حدیث دونوں حسن صحیح ہیں۔ یہ دوسری حدیث حضرت ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ اس پر علماء صحابہ اور دیگر علماء کا عمل ہے۔ کہ طلاق سنت یہی ہے کہ ایسے طہر (یعنی پاکیزگی کے ایام) میں طلاق دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایک طہر میں ایک طلاق دینا بھی سنت ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ طلاق

بَعْضُهُمْ لَا يَكُوْنُ ثَلَاثًا لِلسُّنَّةِ اِلَّا اَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاِسْحَاقَ وَقَالُوْا فِيْ طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتٰى شَآءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيْقَةً.

۷۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا قَبِيْصَةُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا اَرَدْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ فِيْ طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ اِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَاِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ اِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ اِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ اِنْ نَوٰى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَاِنْ نَوٰى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَيْنِ وَاِنْ نَوٰى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ.

۸۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ

سنت اسی صورت میں ہوگی۔ کہ ایک ہی طلاق دے۔ ثوریؒ، اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ حاملہ عورت کو جس وقت چاہے طلاق دے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اسے ہر ماہ میں ایک طلاق دی جائے۔

۷۹۹: باب جو شخص اپنی بیوی کو ''البتہ'' کے لفظ سے طلاق دے

۱۱۷۷۔ حضرت عبداللہ بن یزید بن رکانہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو البتہ طلاق دی (یوں کہا تجھ پر طلاق ہے یا مطلقہ ہے البتہ) آپؐ نے پوچھا اس سے تمہاری مراد کتنی طلاقیں تھیں۔ میں نے کہا: ایک۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ پس آپؐ نے فرمایا وہی ہوگی جو تم نے نیت کی (یعنی ایک طلاق ہی واقع ہوئی ہے) اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علماء صحابہؓ اور دوسرے علماء کا لفظ البتہ کے استعمال میں اختلاف ہے کہ اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ طلاق دینے والے کی نیت کا اعتبار ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی ہو تو ایک اور اگر تین کی نیت ہو تو تین واقع ہوتی ہیں لیکن اگر دو کی نیت کرے تو ایک طلاق ہی واقع ہوگی۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں اگر لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دے اور عورت سے صحبت کر چکا ہو تو تین طلاق واقع ہوجائیں گی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک طلاق کی نیت ہو تو ایک واقع ہوگی اور رجوع کا اختیار باقی رہے گا اور اگر دو کی نیت ہو تو دو اور اگر تین طلاق کی نیت کرے تو تین واقع ہوں گی۔

۸۰۰: باب عورت سے کہنا کہ

اَمْرُکِ بِیَدِکِ

۱۱۷۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا قَالَ فِيْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ اَنَّهَا ثَلَاثٌ اِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا اِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا اِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى بَنِيْ سَمُرَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُ كَثِيْرًا مَوْلٰى بَنِيْ سَمُرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِهٰذَا وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفٌ وَلَمْ يُعْرَفْ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيْثٍ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ اَمْرُكِ بِيَدِكِ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ هِيَ وَاحِدَةٌ هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا جَعَلَ اَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَاَنْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ اَجْعَلْ اَمْرَهَا بِيَدِهَا اِلَّا فِيْ وَاحِدَةٍ اسْتُحْلِفَ الزَّوْجُ وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِيْنِهٖ وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ اِلٰى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَاَمَّا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاَمَّا اِسْحٰقُ فَذَهَبَ اِلٰى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے

۱۱۷۸: حماد بن زید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایوب سے پوچھا: کیا آپؒ حسن کے علاوہ کسی اور شخص کو جانتے ہیں جس نے کہا کہ "بیوی سے یہ کہنے سے کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے" تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ فرمایا "میں حسن کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔ پھر فرمایا اے اللہ بخشش فرما۔ مجھے یہ حدیث قتادہ سے پہنچی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین طلاقیں ہو گئیں۔ ایوب کہتے ہیں میں نے کثیر سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر میں حضرت قتادہؓ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا کہ کثیر بھول گئے ہیں۔ یہ حدیث ہم صرف سلیمان بن حرب کی حماد بن زید سے روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے بھی سلیمان بن حرب، حماد بن زید سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ حضرت ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے یعنی حضرت ابو ہریرہؓ کا قول ہے۔ علی بن نصر حافظ اور صاحب حدیث ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو اختیار دیتے ہوئے یہ کہے کہ "تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں"۔ بعض علماء صحابہؓ جن میں حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ اس سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور یہ تابعین اور ان کے بعد کے علماء میں سے کئی حضرات کا قول ہے۔ عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ فیصلہ وہی ہوگا جو عورت کرے گی۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ خود کو تین طلاق دے دے تو اس صورت میں اگر خاوند کا دعویٰ ہو کہ اس نے صرف ایک ہی طلاق کا اختیار دیا تھا تو اس سے قسم لی جائے گی اور اسی کے قول کا اعتبار ہوگا۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام اسحٰقؒ حضرت ابن عمرؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۸۰۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخِيَارِ

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ اَفَكَانَ طَلَاقًا.

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِمِثْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُمَا قَالَا اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَرُوِيَ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا اَيْضًا وَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَّاِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَاِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ وَذَهَبَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِلٰى قَوْلِ عُمَرَ وَ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَذَهَبَ اِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ.

۸۰۱: باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینا

۱۱۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو اختیار کیا۔ تو کیا یہ طلاق ہوئی۔

۱۱۸۰: مسروق حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بیوی کو اختیار دینے کے مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے اور وہ خود کو طلاق دے دے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ ایک طلاق رجعی بھی دے سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اگر وہ خود کو اختیار کرے گی تو ایک طلاق بائن اور اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا اختیار کرے گی تو ایک طلاق رجعی ہوگی۔ حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک اور اگر خود کو اختیار کرے گی تو تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔ اکثر فقہاء و علماء صحابہؓ اور تابعینؒ نے اس باب میں حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کا قول اختیار کیا ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ حضرت علیؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۸۰۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَاسُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسُكْنٰى لَكِ وَلَانَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ

۸۰۲: باب جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کا نان نفقہ اور گھر شوہر کے ذمہ نہیں

۱۱۸۱: حضرت شعبی کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے فرمایا میرے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مجھے تین طلاقیں دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے نہ تو گھر ہے اور نہ نفقہ۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جب ابراہیم سے اس حدیث کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہم

كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا نَدْرِىْ اَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ.

اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے۔ جس کے متعلق ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے یاد بھی ہے یا بھول گئی ہے۔ حضرت عمرؓ تین طلاق والی کو گھر اور کپڑا دیتے تھے۔ (یعنی شوہر کے ذمہ لگایا کرتے تھے)

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ وَاِسْمَاعِيْلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَا دَاوُدُ اَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ وَخَاصَمَتْهُ فِى السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَفِىْ حَدِيْثِ دَاوُدَ وَاَمَرَنِىْ اَنْ اَعْتَدَّ فِىْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِىُّ وَعَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ وَالشَّعْبِىُّ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالُوْا لَيْسَ لِلْمُطَلَّقَةِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ اِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِىِّ وَقَالَ الشَّافِعِىُّ اِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ قَالُوْا هُوَ الْبَذَاءُ اَنْ تَبْذُوَ عَلٰى اَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِاَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنٰى لِمَا كَانَتْ تَبْذُوْ عَلٰى اَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِىُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قِصَّةِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ.

۱۱۸۲: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ میں فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے آپؓ کے معاملے میں کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ کہا کہ میرے خاوند نے مجھے لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دی تھی (یعنی تین طلاقیں) تو میں نے ان سے نان نفقہ اور گھر کے لئے جھگڑا کیا۔ لیکن نبی اکرمؐ نے گھر اور نان، نفقہ نہ دیا۔ داؤد کی حدیث میں یہ بھی ہے" پھر مجھے حکم دیا کہ ام مکتوم کے گھر عدت کے دن گزاروں۔ یہ حدیث حسن صحیح حسن ہے بصریؒ، عطاء بن ابی رباح احمد اور اسحٰق وغیرہ کا یہی قول ہے کہ جب شوہر کے پاس رجوع کا اختیار باقی نہ رہے تو رہائش اور نان نفقہ بھی اس کے ذمہ نہیں رہتا لیکن بعض علماء صحابہؓ جن میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ تین طلاق کے بعد بھی عدت پوری ہونے تک گھر اور نان نفقہ مہیا کرنا شوہر کے ذمہ ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ شوہر کے ذمے صرف رہائش کا بندوبست رہ جاتا ہے نان نفقہ کی ذمہ داری نہیں۔ مالکؒ ولیث بن سعدؒ اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ اپنے قول کی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا" لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ ......" (تم اپنی عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ شوہر سے بدکلامی کریں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت فاطمہ بنت قیس کو اس لیے گھر نہیں دلوایا کہ وہ اپنے شوہر سے سخت کلامی کرتی تھیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس کے واقعہ پر مشتمل حدیث کی رو سے ایسی عورت کیلئے نفقہ بھی نہیں۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا حرام اور بدعت ہے۔ امام احمدؒ کی بھی ایک روایت اس کے مطابق ہے حضرات صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اس طرح طلاق دینا جائز ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دے یا ایک مجلس میں دے تو کتنی واقع ہوتی ہیں تو چاروں اماموں کا مذہب یہ ہے کہ اس طرح تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور عورت مغلظہ ہو جائے گی ان کے دلائل یہ ہیں (۱) بخاری کی روایت ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے دوسرا نکاح کیا اس عورت کو دوسرے شوہر نے طلاق دیدی حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہوگئی؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں حلال ہوئی یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس کا شہد نہ چکھ لے جس طرح پہلے نے چکھا تھا اور بھی متعدد احادیث جمہور ائمہ کی دلیل ہیں (۲) فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ مطلقہ رجعیہ اور مبتوتہ حاملہ عدت کے دوران نفقہ اور سکنیٰ (رہائش) دونوں کی مستحق ہوتی ہے البتہ جس عورت کو بائنہ طلاق ہوئی ہو اور وہ غیر حاملہ ہو اس کا نفقہ اور رہائش بھی مطلقاً شوہر پر واجب ہے یہ مذہب امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کا ہے امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بھی یہی مسلک ہے نیز سفیان ثوریؒ ابرہیم نخعی ابن شہرمہ ابن ابی لیلیٰ وغیرہ بھی اس مسلک کے قائل ہیں امام احمدؒ بن حنبلؒ اور اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ اس کے لئے نفقہ نہ سکنیٰ (رہائش) ہے حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت جابرؓ کی طرف بھی یہی قول منسوب ہے۔ ان کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت ہے۔ احناف کے دلائل سورہ بقرہ کی آیت ۲۴۱ کہ مطلقہ عورتوں کے لئے متاع ہے دستور کے مطابق ہے اس آیت میں متاع سے مراد نفقہ اور سکنیٰ دونوں مراد ہیں۔ دوسری دلیل سورہ طلاق کی آیت کریمہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ عورتوں کو اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق رہائش دو اور ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ امام جصاص نے اس آیت سے تین طریقوں سے سکنیٰ اور نفقہ ثابت فرمایا ہے رہی حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت سو اس کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں (۱) بخاری جلد۲ صفحہ ۸۰۲ میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس اپنے شوہر کے گھر میں تنہا ہونے کی وجہ سے وحشت محسوس کرتی تھیں اس لئے آپ ﷺ نے ان کو حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کے گھر عدّت گذارنے کی اجازت دی۔ رہا نفقہ کا معاملہ تو جب سکونت ختم ہوگئی تو خرچہ بھی ختم ہوگیا۔

۸۰۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

۸۰۳: باب نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ اَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي

۱۱۸۳: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم جس چیز پر ملکیت نہیں رکھتا اس میں اس کی نذر صحیح نہیں۔ اسی طرح ایسے غلام یا باندی کو آزاد کرنا بھی صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، معاذؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے۔ اس باب میں یہ اصح حدیث ہے۔ اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا یہی قول ہے۔ علی بن ابی طالب، ابن عباسؓ، جابر

هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ فُقَهَآءِ التَّابِعِيْنَ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمَنْصُوْبَةِ اَنَّهَا تَطْلُقُ وَ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ قَالُوْا اِذَا وَقَّتَ نُزِّلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ اِذَا سَمَّى امْرَاَةً بِعَيْنِهَا اَوْ وَقَّتَ وَقْتًا اَوْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُوْرَةِ كَذَا فَاِنَّهٗ اِنْ تَزَوَّجَ فَاِنَّهَا تَطْلُقُ وَاَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَشَدَّدَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالَ اِنْ فَعَلَ لَا اَقُوْلُ هِيَ حَرَامٌ وَذُكِرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ اَنْ لَّا يَتَزَوَّجَ ثُمَّ بَدَاَ لَهٗ اَنْ يَتَزَوَّجَ هَلْ لَهٗ رُخْصَةٌ بِاَنْ يَاْخُذَ بِقَوْلِ الْفُقَهَآءِ الَّذِيْنَ رَخَّصُوْا فِيْ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اِنْ كَانَ يَرَى هٰذَا الْقَوْلَ حَقًّا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُبْتَلٰى بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَاَمَّا مَنْ لَّمْ يَرْضَ بِهٰذَا فَلَمَّا ابْتُلِيَ اَحَبَّ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَلَا اَرٰى لَهٗ ذٰلِكَ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ تَزَوَّجَ لَا اٰمُرُهٗ اَنْ يُّفَارِقَ امْرَاَتَهٗ وَقَالَ اِسْحَاقُ اَنَا اُجِيْزُ فِي الْمَنْصُوْبَةِ لِحَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ تَزَوَّجَهَا لَا اَقُوْلُ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ وَوَسَّعَ اِسْحَاقُ فِيْ غَيْرِ الْمَنْصُوْبَةِ۔

بن عبداللہ، سعید بن میسب حسنؒ، سعید بن جبیرؒ علی بن حسینؒ، شریحؒ اور جابر بن زید سے بھی یہی منقول ہے۔ کئی فقہاء تابعین اور شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ اگر عورت یا قبیلے کا تعین کر کے کہے (یعنی یہ کہ فلاں قبیلہ کی عورت سے نکاح کروں تو طلاق ہے) تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی جیسے ہی وہ نکاح کرے گا طلاق واقع ہو جائے گی۔ ابراہیم نخعی، شعبی اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ کوئی وقت مقرر کریگا تو طلاق ہو جائے گی۔ سفیان ثوریؒ اور مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ کہ جب کسی خاص عورت کا نام لے یا کوئی وقت مقرر کرے یا کہے اگر میں فلاں شہر کی عورت سے نکاح کروں (تو اسے طلاق ہے) ان صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی۔ ابن مبارک اس مسئلے میں شدت اختیار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے وہ عورت حرام بھی نہیں ہوتی۔ واقعہ یہ ہے کہ ابن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص نکاح نہ کرنے پر طلاق کی قسم کھالے یعنی کہے کہ اگر میں نے نکاح کیا تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر اسے نکاح کا خیال آیا تو کیا اس کے لئے ان فقہاء کے قول پر عمل جائز ہے جو اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ نے فرمایا اگر وہ اس مسئلے میں مبتلا ہونے سے پہلے ان کے قول کو صحیح سمجھتا تھا تو اب بھی اس پر عمل کر سکتا ہے لیکن اگر پہلے اجازت نہ دینے والے فقہاء کے قول کو ترجیح دیتا تھا تو اب بھی اجازت دینے والے فقہاء کے قول پر عمل جائز نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں اس کو بیوی چھوڑنے کا حکم نہیں دیتا۔ اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ میں کسی متعین قبیلے، شہر یا عورت کے متعلق حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث کی بنا پر اجازت دیتا ہوں اور اگر وہ نکاح کر لے۔ تو میں نہیں کہتا کہ عورت اس پر حرام ہے۔ غیر منسوبہ عورت کے بارے میں بھی اسحٰقؒ نے وسعت دی ہے۔

۸۰۴: بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ

۸۰۴: باب لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ نَا اَبُوْ

۱۱۸۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ نَا مُظَاهِرُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيٰى وَاَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا مُظَاهِرٌ بِهٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُظَاهِرِبْنِ اَسْلَمَ وَمُظَاهِرٌ لَا نَعْرِفُ لَهُ فِي الْعِلْمِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ.

نے فرمایا کہ لونڈی کی طلاق دوطلاقیں ہیں اوراس کی عدت دوحیض ہے۔محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ہم کواس حدیث کی خبرا بو عاصم نے دی او انہوں نے مظاہر سے روایت کی اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا غریب ہے ۔ ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اوران کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں ۔علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی حدیث پر عمل ہے۔سفیان ثوریؒ شافعیؒ ،احمدؒ اوراسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۰۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَاَتِهٖ

۸۰۵: باب کوئی شخص اپنے دل میں اپنی بیوی کوطلاق دے

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَالَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْتَعْمَلْ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا حَتّٰى يَتَكَلَّمَ.

۱۱۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کے دلوں میں آنے والے خیالات پر پکڑ نہیں کرتے جب تک زبان سے نہ نکالیں یا اس پر عمل نہ کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک زبان سے طلاق کے الفاظ ادا نہ کرے۔

۸۰۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

۸۰۶: باب ہنسی اور مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۱۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَدْرَكَ حَدِيْثِيْ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ مَاهَكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّ هُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۱۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو نیت کے ساتھ تو واقع ہوتی ہی ہیں مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہیں طلاق ، نکاح اور طلاق کے بعد رجوع کرنا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ اس پر اہل علم صحابہ کرامؓ وغیرہ کا عمل ہے۔ عبدالرحمٰن ،عبدالرحمٰن بن حبیب بن ادرک بن ماھک ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَدْرَكَ وَابْنُ مَاهَكَ هُوَ يُوْسُفُ ابْنُ مَاهَكَ.

اور میرے نزدیک ابن ماھک سے مراد یوسف بن ماھک ہے۔

۸۰۷: بَاب مَاجَاءَ فِي الْخُلَعِ

۸۰۷: باب خلع کے بارے میں

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ الصَّحِيْحُ اَنَّهَا اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ.

۱۱۸۷: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے شوہر سے خلع لیا۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا یا انہیں حکم کیا گیا کہ وہ ایک حیض تک عدت میں رہیں۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ اِسْحَاقُ وَاِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى هٰذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ.

۱۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ثابت بن قیس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ خلع لینے والی عورت کی عدت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی عدت بھی مطلقہ کی طرح ہے۔ ثوریؒ، اہل کوفہ (احناف)، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک خلع لینے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اس مسلک پر عمل کرے تو یہی قوی مسلک ہے۔

خلاصۃ الباب: لفظ ''خُلع''، ''خَلْعٌ'' سے نکلا ہے اس کے معنی اتارنے کے ہیں اور مناسبت یہ ہے کہ قرآن کریم نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے اور خلع کے ذریعے ایک دوسرے سے علیحدگی لباس اتار دینے کے مترادف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک حدیث باب میں ''حیضہ'' سے مراد جنس حیض ہے نیز یہ خبر واحد ہے نص قرآنی سورہ بقرہ کی آیت ۲۲۸ پ۲۔ میں ہے طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو نکاح سے روکے رکھیں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جمہور ائمہ کے نزدیک خلع طلاق ہے۔

۸۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ ذَوَّادِبْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ غَيْرِ بَاْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِّنْ غَيْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۸۰۸: باب خلع لینے والی عورتیں

۱۱۸۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع لینے والی عورتیں منافق ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو عورت بغیر عذر کے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گی۔

۱۱۹۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے بغیر عذر کے طلاق لیتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث ایوب، ابوقلابہ سے وہ ابواسماء سے اور وہ ثوبان سے نقل کرتے ہیں۔ بعض نے اس سند کے ساتھ ایوب سے غیر مرفوع روایت کی۔

۸۰۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُدَارَاةِ النِّسَآءِ

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُبْنُ اَبِيْ زِيَادٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِيْ ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَآئِشَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَاالْوَجْهِ.

۸۰۹: باب عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

۱۱۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اسی طرح چھوڑ دے گا تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس باب میں ابوذر رضی اللہ عنہ، سمرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۸۱۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ اَبُوْهُ اَنْ يُّطَلِّقَ امْرَاَتَهٗ

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا

۸۱۰: باب جس کو باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو

۱۱۹۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میری ایک بیوی تھی

ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِی امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِیْ يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِیْ اَنْ اُطَلِّقَهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ.

جس سے مجھے محبت تھی ۔ میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا۔ میں نے انکار کر دیا اور نبی اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرؓ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۱۱: بَابُ مَاجَاءَ لَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا

۸۱۱: باب عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَافِیْ اِنَائِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ اٹھائے جو اس کے برتن میں ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۸۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ

۸۱۲: باب پاگل کی طلاق

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَعْتُوْهًا يُفِيْقُ الْاَحْيَانَ فَيُطَلِّقُ فِیْ حَالِ اِفَاقَتِهٖ.

۱۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتوہ (جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو) کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور حدیثیں بھول جاتے ہیں۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ دیوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی مگر وہ دیوانہ جسے کبھی کبھی ہوش آ جاتا ہو اور وہ اسی حالت میں طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

خلاصۃ الباب : حدیث باب میں ''معتوہ'' سے مراد مجنون ہے۔ مجنون و معتوہ کی طلاق کے واقع نہ ہونے پر اجماع ہے۔ واللہ اعلم

۸۱۳: بَابُ

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ مَاشَآءَ اَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَاَتُهُ اِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَاِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَاَتِهِ وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْنَ مِنِّيْ وَلَا آوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْاَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ .اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ.

۸۱۳: باب

۱۱۹۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاقیں دے دیتا اور پھر عدت کے دوران رجوع کر لیتا تو وہ اس کی بیوی رہتی۔اگر چہ اس نے سو بار یا اس سے زیادہ مرتبہ طلاقیں ہی کیوں نہ دی ہوتیں۔یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا خدا کی قسم میں تمہیں کبھی طلاق نہ دوں گا تا کہ تو مجھ سے جدا نہ ہو جائے لیکن اس کے باوجود تجھ سے کبھی نہیں ملوں گا۔اس نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا وہ اس طرح کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا اور پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے والی ہوگی تو میں رجوع کر لوں گا۔وہ عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور انہیں بتایا تو وہ خاموش رہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں یہ واقعہ سنایا گیا لیکن نبی اکرم ﷺ بھی خاموش رہے۔پھر یہ آیت نازل ہوئی۔'' اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ...... '' (طلاق دو ہی مرتبہ ہے۔اس کے بعد یا تو قاعدے کے مطابق رکھ لو یا احسن طریقے سے چھوڑ دو) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے طلاق کا حساب رکھنا شروع کر دیا۔جو طلاق دے چکے تھے انہوں نے بھی اور جنہوں نے نہیں دی تھی انہوں نے بھی۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ شَبِيْبٍ .

ابو کریب، محمد بن علاء، عبد اللہ بن ادریس سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔یہ حدیث یعلیٰ بن شعیب کی حدیث سے اصح ہے۔

۸۱۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَ

۸۱۴: باب وہ حاملہ جو خاوند کی وفات کے بعد جنے

۱۱۹۶: ابوسنابل بن بعکک سے روایت ہے کہ سبیعہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے تیئس یا پچیس دن بعد ولادت ہوئی۔پھر جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو نکاح کے لئے

فَاتَ زَوْجُهَا بِثَلٰثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا اَوْخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّ قَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا.

زینت اختیار کی لیکن لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ جب یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی عدت پوری ہو چکی ہے اگر وہ نکاح کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۹۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَبِي السَّنَابِلِ حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ لِلْاَسْوَدِ شَيْئًا عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ لَا اَعْرِفُ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ لَهَا التَّزْوِيْجُ وَاِنْ لَمْ تَكُنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۱۹۷: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شعیبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے ۔ابوسنابل کی حدیث اس سند سے مشہور اور غریب ہے۔ ہمیں اسود کی ابو سنابل سے اس حدیث کے علاوہ کسی روایت کا علم نہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ مجھے علم نہیں کہ ابوسنابلؓ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حاملہ عورت کا خاوند اگر فوت ہو جائے تو وہ ولادت کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اگر چہ اس کی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ، شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم سے منقول ہے کہ وہ زیادہ تاخیر والی عدت گزارے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ حاملہ عورت کی عدت ولادت سے پوری ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَاسَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۱۹۸: حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ نے آپس میں اس عورت کا تذکرہ کیا جو حاملہ ہو اور اس کا شوہر فوت ہو جائے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ اس کی عدت دو عدتوں میں سے زیادہ عدت ہوگی یعنی ولادت یا عدت کے دنوں میں سے جس میں زیادہ دن ہوں گے وہی اس کی عدت ہے۔ ابوسلمہؓ نے کہا اس کی عدت ولادت تک ہے۔ جب پیدائش ہو گئی تو وہ حلال ہو گئی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابوسلمہؓ کے ساتھ ہوں پھر انہوں نے ام سلمہؓ کے پاس کسی شخص کو یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا سبیعہ اسلمیؓ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے چند دن بعد ولادت ہوئی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو نبی اکرم ﷺ

حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلٰثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ ابْنَةِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ اُخْتِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَدِيْثُ زَيْنَبَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

نے انہیں نکاح کرنے کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۵: باب جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت

۱۱۹۹: حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہؓ نے انہیں ان تین حدیثوں کے متعلق بتایا۔ حمید فرماتے ہیں حضرت زینبؓ نے فرمایا کہ میں ام المؤمنین ام حبیبہؓ کے والد حضرت ابوسفیان کی وفات پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق ایک خوشبو کی زردی تھی یا کچھ اور تھا۔ انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینب بنت ابوسلمہؓ فرماتی ہیں زینب بنت جحشؓ کی وفات پر میں ان کے پاس گئی انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کسی مومنہ عورت کے لئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں صرف اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینبؓ کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہؓ سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری لڑکی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن ہیں اور زمانہ جاہلیت میں تم ایک سال گزارنے پر اونٹ کی مینگنیاں پھینکتی تھیں۔ اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان (جو ابوسعید خدریؓ کی بہن ہیں)

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَتَّقِىْ فِىْ عِدَّتِهَا الطِّيْبَ وَالزِّيْنَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ.

اور حفصہ بنت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث زینب حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے وہ خوشبو اور زیبائش سے پرہیز کرے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ

۸۱۶: باب جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار[1] کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا وَاقَعَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۱۲۰۰: حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایسے شخص پر دو کفارے واجب ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِىْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِىْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد اس سے صحبت کر بیٹھا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے صحبت کر لی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ تمہیں کس چیز نے اس پر مجبور کیا۔ وہ کہنے لگا میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا اب اللہ کا حکم پورا کرنے (یعنی کفارہ ادا کرنے) سے پہلے اس کے پاس نہ جانا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[1] ظہار کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہے یا اس کے برابر کہنا۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں یا میری بہن وغیرہ کی طرح حرام ہے۔ اس میں اگر اس کی طلاق کی نیت نہیں تھی تو یہ ظہار ہے ورنہ پھر طلاق واقع ہو جائیگی۔ اب یہ شخص اپنی بیوی سے اس وقت تک جماع نہیں کر سکتا جب تک کفارہ ادا نہ کرے اور یہ کفارہ ایک غلام آزاد کرنا اگر نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

٨١٧. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

١٢٠٢. حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ ثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَبَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُ هَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَمِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْسِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ يُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ.

۸۱۷: باب کفارہ ظہار کے بارے میں

۱۲۰۲: حضرت ابوسلمہؓ اور محمد بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو بیاضہ کے ایک شخص سلمان بن صخرؓ انصاری نے اپنی بیوی سے کہا کہ رمضان گزارنے تک تم مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہو لیکن ابھی آدھا رمضان ہی گزرا تھا کہ بیوی سے رات کو صحبت کرلی۔ اور پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ اس نے عرض کیا میں نہیں کرسکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر دو مہینے کے متواتر روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا مجھ میں اتنی قوت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کیا میرے پاس اس کی بھی قوت نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فروہ بن عمرو کو حکم دیا کہ اسے یہ (کھجوروں کا) ٹوکرا دے دو۔ اس میں پندرہ یا سولہ صاع ہوتے ہیں جو ساٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ اہل علم کا ظہار کے کفارے کے متعلق اسی حدیث پر عمل ہے۔

٨١٨: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِيْلَاءِ

١٢٠٣: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَاَنَسٍ حَدِيْثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

۸۱۸: باب ایلاء عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا

۱۲۰۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا اور انہیں اپنے اوپر حرام کرلیا۔ پھر آپ ﷺ نے قسم کا کفارہ ادا کیا اور جس چیز کو حرام کیا تھا اسے حلال کیا۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ مسلمہ بن عقیل کی داؤد سے منقول حدیث علی بن مسہر وغیرہ داؤد سے منقول حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایلاء کیا...... الخ اس حدیث میں مسروق کے عائشہؓ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں اور یہ حدیث مسلمہ کی حدیث سے

عَائِشَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَالْاِيْلَاءُ اَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَقْرُبَ امْرَاَتَهٗ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاَكْثَرَ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْهِ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذَامَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ يُوْقَفُ فَاِمَّا اَنْ يَفِيْئَ وَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اِذْ مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَقَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

زیادہ صحیح ہے۔ایلاء کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ چار مہینے یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے قریب بھی نہیں جائے گا پھر چار مہینے گزر جانے کے بعد عورت کے قریب نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ چار ماہ گزر جانے پر تو وہ ٹھہر جائے یا تو رجوع کرے یا طلاق دے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔بعض علماء صحابہؓ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ چار ماہ گزرنے پر ایک طلاق بائن خود بخود واقع ہو جائے گی۔سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔

۸۱۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي اللِّعَانِ

۸۱۹: باب لعان

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مَكَانِيْ اِلٰى مَنْزِلِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِيْ فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ اُدْخُلْ مَاجَاءَ بِكَ اِلَّاحَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَّهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَلْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ اَحَدَنَا رَاٰى امْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَ اِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ

۱۲۰۴: حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والے میاں بیوی کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے یا نہیں۔میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں۔پس میں اٹھا اور عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف چل دیا۔وہاں پہنچ کر اجازت مانگی تو مجھے کہا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا ابن جبیر آ جاؤ یقیناً تم کسی کام کے لئے ہی آئے ہو گے۔کہتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو وہ اونٹ پر ڈالنے والی چادر بچھا کر آرام کر رہے تھے میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جائے۔آپ نے فرمایا ''سبحان اللہ'' ہاں فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سب سے پہلے پوچھا وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہؐ اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے؟ اگر وہ کچھ کہے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو ایسے معاملے میں خاموش رہنا بہت مشکل ہے۔عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا نبی اکرمؐ اس وقت خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔کچھ عرصہ بعد وہ پھر حاضر

بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهٖ لْاٰيَاتِ الَّتِیْ فِیْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ فَدَعَى الرَّجُلَ فَتَلاَ الْاٰيَاتَ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْعَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لاَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَ وَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ فِی الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ جس چیز کے متعلق میں نے آپؐ سے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس پر سورہ نور کی آیات نازل ہوئیں "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ......" (ترجمہ جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے علاوہ کوئی گواہ نہ ہو) آپؐ نے اسی آدمی کو بلایا اور اس کے سامنے آیات پڑھیں اور اسے وعظ و نصیحت کی اور فرمایا۔ دنیا کی تکلیف آخر کے عذاب کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہؐ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا میں نے اس پر تہمت نہیں لگائی۔ پھر نبی اکرمؐ نے وہی آیات عورت کے سامنے پڑھی اور اسے بھی اس طرح سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت آسان ہے۔ اس نے عرض کی نہیں یا رسول اللہؐ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے یہ شخص سچا نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مرد سے گواہی شروع کی اس نے چار بار اللہ کی قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت۔ پھر عورت نے اسی طرح کہا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں (خاوند اور بیوی) کے درمیان تفریق فرما دی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعدؓ، ابن عباسؓ، خدیفہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پے عمل ہے۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لاَ عَنَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۲۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو الگ کر دیا اور بچے کو ماں کے حوالہ کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۲۰: بَابُ مَاجَاءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب شوہر فوت ہو جائے تو عورت عدت کہاں گزارے

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْعُجْرَةِ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكٍ

۱۲۰۶: حضرت سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدریؓ کی بہن فریعہ بنت مالک بن سنان نے انہیں بتایا کہ میں نے نبی

بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْفِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَبِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَانِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهٖ.

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے خاوند اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے تھے۔ جب وہ قدوم (ایک جگہ کا نام) پر پہنچے تو وہ انہیں مل گئے لیکن انہوں نے میرے شوہر کو قتل کر دیا۔ کیا میں اپنے رشتے داروں کے پاس بنو خدرہ چلی جاؤں کیونکہ میرے خاوند نے میرے لئے نہ مکان چھوڑا ہے اور نہ ہی نان نفقہ وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں چلی جاؤ۔ وہ فرماتی ہیں میں واپس لوٹی تو ابھی حجرے یا مسجد ہی میں تھی کہ آپ ﷺ نے مجھے بلایا یا کسی کو حکم دیا کہ مجھے بلائے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے اپنے شوہر کا سارا قصہ دوبارہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہری رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔ حضرت فریعہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے اس کے گھر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ پھر جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آدمی بھیج کر مجھ سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپؓ کو خبر دی۔ پس حضرت عثمانؓ نے اسی پر عمل کیا اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔ کہ عورت جس گھر میں ہو اسی میں اپنی عدت پوری کرے۔

۱۲۰۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَاِنْ لَمْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۲۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اسی گھر میں عدت پوری کرے اور اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہ ہو۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر عدت نہ گزارے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْبُيُوْعِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

خرید وفروخت کے ابواب

جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۸۲۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَايَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهٗ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ.

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ.

۸۲۱: باب شبہات کوترک کرنا

۱۲۰۸: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ اوران کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ آیا وہ حلال چیزوں سے ہیں یا حرام چیزوں سے۔ جس نے ان کو چھوڑا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت محفوظ کرلی اور جو ان چیزوں میں مبتلا ہوگیا وہ حرام کام میں پڑنے کے قریب ہے۔ جیسے کوئی چرواہا اپنے جانوروں کو سرحد کے قریب چراتا ہے تو ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حدود پار کر جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی حدود ہوتی ہیں اور اللہ کی حدود اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

۱۲۰۹: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے وکیع انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ انہوں نے شعبی انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنیٰ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبی کے واسطے سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت ہے کہ اس نے حلال وحرام کا معاملہ لوگوں پر مبہم نہیں رکھا بلکہ حلال کو واضح اور حرام کی تفصیل بیان کر دی۔ علاوہ ازیں ایک دائرہ واضح حلال اور واضح حرام کے درمیان مشتبہات کا بھی ہے۔ ایسے امور میں لوگ التباس محسوس کرنے لگتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کبھی تو دلائل ہی غیر واضح ہوتے ہیں اور کبھی نص پیش آمدہ واقعے پر منطبق کرنا سخت الجھن کا باعث بن جاتا ہے۔ اس قسم کے مشتبہ امور سے بچنے کا نام اسلام میں تورع ہے۔ یہ تورع سد ذریعہ کا کام دیتا ہے۔ اور انسان کی درست ڈھنگ پر تربیت کرتا ہے ورنہ اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی مشتبہات میں پڑ کر حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔ یہ اصول نبی کریم کے درج بالا ارشاد پر مبنی ہے۔

۸۲۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي اَكْلِ الرِّبٰو

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۲۲: باب سود کھانا

۱۲۱۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْكِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهٖ

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ وَاَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۸۲۳: باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی دینے کی مذمت

۱۲۱۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے متعلق فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا، کسی کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، ایمن بن خریم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔

۸۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْاِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرِفَاعَةَ حَدِيْثُ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا.

۸۲۴: باب اس بارے میں کہ تاجروں کو نبی اکرم ﷺ کا "تجار" کا خطاب دینا

۱۲۱۲: حضرت قیس بن ابی غرزہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے۔ لوگ ہمیں سماسرہ (یعنی دلال) کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت: خرید وفروخت میں شیطان اور گناہ دونوں موجود ہوتے ہیں لہٰذا تم لوگ اپنی خرید وفروخت کو صدقے کے ساتھ ملا دیا کرو۔ اس باب میں براء بن عازبؓ اور رفاعہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث قیس بن ابی غرزہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو منصور، اعمش، حبیب بن ثابت اور کئی راوی بھی ابو وائل سے اور وہ قیس بن ابی غرزہ سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی کوئی اور حدیث ہمارے نزدیک معروف نہیں۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

۱۲۱۳: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنٰی حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا قَبِيْصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ.

۱۲۱۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء (علیہم السلام) صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَابِرٍ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

۱۲۱۵: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے اور وہ ابوحمزہ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں ۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں یعنی ثوری کی ابوحمزہ سے روایت سے ۔ ابوحمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنَ خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَرَاَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ اَيْضًا .

۱۲۱۶: اسمٰعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عیدگاہ کی طرف نکلے تو دیکھا کہ لوگ خرید وفروخت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے تاجر وہ سب رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو گئے اپنی گردنیں اُٹھالیں اور آپ ﷺ کی طرف دیکھنے لگے۔ فرمایا تاجر قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے۔ البتہ جو اللہ سے ڈرے، نیکی کرے اور سچ بولے۔ (تو وہ اس حکم میں داخل نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسمٰعیل بن عبید کو اسمٰعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

۸۲۵: بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

۸۲۵: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَأَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَازُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ

۱۲۱۷: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو برباد ہو گئے اور خسارے میں رہ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

گئے ۔فرمایا ایک احسان جتلانے والا دوسرا تکبر کی وجہ سے شلوار تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور تیسرا جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا مال بیچنے والا ۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، ابوامامہ بن ثعلبہؓ، عمران حصینؓ اور معقل بن یسار سے بھی روایات مروی ہیں ۔حدیث ابوذرؓ حسن صحیح ہے۔

فائدہ: کاروبار میں بکثرت قسمیں کھانا اس لئے ناپسندیدہ ہے کہ ایسی صورت میں غلط بیانی کا زیادہ احتمال ہے نیز اس کے نتیجے میں دل سے اللہ کی عظمت بھی زائل ہو جاتی ہے۔

۸۲۶: بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّبْكِيْرِ بِالتِّجَارَةِ

۸۲۶: باب صبح سویرے تجارت

۱۲۱۸ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ جَدِيْدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا قَالَ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْجَيْشًا بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۲۱۸: حضرت صخر غامدیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ''اے اللہ میری امت میں سے صبح جلدی جانے والوں کو برکت عطا فرما۔ چنانچہ آپ ﷺ جب بھی کوئی لشکر روانہ کرتے تو صبح صبح بھیجتے ۔راوی کہتے ہیں کہ صخر بھی تاجر تھے وہ بھی جب تاجروں کو بھیجتے تو شروع دن میں ہی بھیجا کرتے تھے ۔پس وہ امیر ہو گئے اور ان کے پاس مال کی کثرت ہوگئی۔ اس باب میں علیؓ، بریدہؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں ۔صخر غامدیؓ کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے صخر غامدیؓ کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں ۔یہ حدیث سفیان ثوریؒ بھی شعبہ سے اور وہ یعلیٰ بن عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

فائدہ: ان تاجروں کے لئے برکت کی دعا اس صورت میں جب وہ صبح جلدی جائیں ۔موجودہ دور میں اکثریت اس بات سے غافل ہے ۔آج کل کاروبار کا آغاز دوپہر کے قریب کیا جاتا ہے جبکہ صبح کا مبارک وقت سونے میں صرف کیا جاتا ہے۔ جس کے باعث کاروبار میں برکت کا عنصر غائب ہو گیا ہے۔

۸۲۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ اِلٰى اَجَلٍ

۸۲۷: باب کسی چیز کی قیمت معینہ مدت تک ادھار کرنا جائز ہے

۱۲۱۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۱۲۱۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر قطر کے بنے ہوئے دو موٹے کپڑے تھے ۔جب آپؐ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو یہ آپ کی طبیعت پر گراں گزرتے ۔اسی اثنا میں ایک

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ فَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلاَ عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلاَنِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِمَالِيْ اَوْ بِدَرَاهِمِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسٍ وَاَسْمَآءَ ابْنَةِ يَزِيْدَ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ اَيْضًا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَفْصَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فِرَاسٍ الْبَصْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيَّ يَقُوْلُ سُئِلَ شُعْبَةُ يَوْمًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَسْتُ اُحَدِّثُكُمْ حَتّٰى تَقُوْمُوْا اِلٰى حَرَمِيِّ بْنِ عُمَارَةَ فَتُقَبِّلُوْا رَاْسَهُ قَالَ وَحَرَمِيٌّ فِي الْقَوْمِ.

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهُ لِاَهْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُوْدِيٍّ بِعِشْرِيْنَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَخَذَهُ لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ

یہودی کے پاس شام سے قیمتی کپڑا آیا میں نے عرض کیا کہ آپؐ کسی کو بھیجیں کہ وہ آپؐ کے لئے اس سے دو کپڑے خرید لائے۔ جب ہمیں سہولت ہوگی ہم ان کی قیمت ادا کردیں گے۔ آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا۔ تو اس نے جواب دیا کہ جانتا ہوں کہ آپؐ چاہتے ہیں کہ میرا کپڑا اور پیسے دونوں چیزوں پر قبضہ کرلیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیز گار بھی ہوں اور امانت دار بھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، انسؓ، اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عائشہؓ حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ بھی اس حدیث کو عمارہ بن ابی حفصہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن فراس بصری، ابوداؤد، طیالسی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ شعبہ سے کسی نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو وہ فرمانے لگے کہ میں اس حدیث کو اس وقت تک بیان نہیں کروں گا جب تک تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر کا بوسہ نہیں لوگے اور حرمی اس وقت وہاں موجود تھے۔ (اس سے مراد حرمی کی تعظیم ہے کیونکہ شعبہ نے یہ حدیث حرمی بن عمارہ سے سنی ہے)

۱۲۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لئے قرض لیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی پیش کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لیے لیا تھا۔ حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ شام تک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلے یا کھجور میں سے ایک صاع بھی باقی نہ رہا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں نو ازواج مطہرات تھیں۔ یہ حدیث

. نِسْوَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

حسن صحیح ہے۔

فائدہ: یہاں یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح کوئی چیز نقد خریدنا جائز ہے اسی طرح باہمی رضامندی سے ادھار خریدنا بھی جائز ہے۔لیکن اگر بائع اُدھار کی وجہ سے قیمت بڑھا کر قسط وار ادائیگی کی شرط پر فروخت کرے تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ صورت حرام ہے اس بناء پر کہ ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے جو زائد رقم وصول کی جاتی ہے وہ ایک طرح کا سود ہے۔مگر جمہور علماء اس کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ یہ اصلاً مباح ہے اور اس کی حرمت کے سلسلہ میں کوئی نص وارد نہیں ہوتی ہے۔امام شوکانی نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۵۳ پر فرماتے ہیں:
شافعیہ' حنفیہ' زید بن علی' موید باللہ اور جمہور کے نزدیک یہ صورت جواز کے عام دلائل پر بنا پر جائز ہے اور بظاہر یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔

۸۲۸: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كِتَابَةِ الشُّرُوْطِ

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِيِّ ثَنَا عَبْدُالْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَلاَ اُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى فَاَخْرَجَ لِيْ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لاَ دَآءَ وَلاَ غَائِلَةَ وَلاَ خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لاَ نَعْرِفُهُ اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ لَيْثٍ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ .

۸۲۸: باب بیع کی شرائط لکھنا

۱۲۲۲: محمد بن بشار، عباد بن لیث (کپڑے بیچنے والے) سے اور وہ عبدالمجید بن وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عداء بن خالد بن ہوذہؓ نے ان سے کہا کیا میں تمہیں ایسی تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے تحریر کرائی تھی۔ انہوں کہا کیوں نہیں۔اس پر انہوں نے ایک تحریر نکالی اس میں لکھا تھا۔یہ اقرار نامہ ہے کہ عداء بن خالد بن حوذہؓ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ ہے۔یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن لیث کی حدیث سے جانتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۸۲۹: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِ الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ مَوْقُوْفًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۸۲۹: باب ناپ تول

۱۲۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا: تم ایسے دو کاموں (ناپ، تول) کے نگران بنائے گئے ہو جن میں کمی بیشی کی وجہ سے سابقہ امتیں ہلاک ہوگئیں۔اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔حسین بن قیس کی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔یہ حدیث اسی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی منقول ہے۔

فائدہ: ہلاک شدہ امتوں میں سے ایک امت، جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ ہود میں تفصیل سے ہے، قوم شعیب ہے۔ اس قوم نے معاملات میں ظالمانہ روش اختیار کی تھی اور لوگوں کو دینے لگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عدل اور اصلاح کی راہ پر لگانے کے لئے شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ یہ واقعہ ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو کس طرح کی زندگی بسر کرنا چاہئے اور اپنے تعلقات اور تمام معاملات کو کن باتوں کا پابند بنانا چاہئے۔ مسلمانوں کا یہ کام نہیں کہ دو پیمانوں سے ناپے لینے کے پیمانے اور رہوں اور دینے کے اور۔

۸۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلَانَ ثَنَا الْاَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِىْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَخْضَرِبْنِ عَجْلَانَ وَعَبْدُاللّٰهِ الْحَنَفِيُّ الَّذِىْ رَوٰى عَنْ اَنَسٍ هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَاْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ فِي الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيْثِ وَقَدْرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُوَاحِدٍمِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ۔

۸۳۰: باب نیلام کے ذریعے خرید وفروخت

۱۲۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اور ایک پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو فرمایا یہ چادر اور پیالہ کون خریدے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دے گا۔ (دو مرتبہ فرمایا) تو ایک شخص نے دو درہم دے دیئے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں چیزیں اسے دو درہم کے عوض دے دیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ حنفی جو یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ ابوبکر حنفی ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ غنیمت اور وراثت کے مال کو نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی راوی بھی اخضر بن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۸۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ ثَنَاسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًامِّنَ الْاَ نْصَارِدَبَّرَغُلَا مًا لَهٗ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَا لًا غَيْرَهٗ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا شْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّامَاتَ عَامَ الْاَ وَّلِ فِيْ اِمَارَةِ بْنِ الزُّبَيْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ

۸۳۱: باب مدبر کی بیع

۱۲۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام سے کہا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے (اس کو مدبر کہتے ہیں) پھر وہ آدمی فوت ہوگیا اور اس نے اس غلام کے علاوہ ترکے میں کچھ نہیں چھوڑا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو نعیم بن انحام کے ہاتھوں بیچ دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ قبطی تھا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت کے پہلے سال فوت ہوا۔

الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ بَاْسًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالْاَوْزَاعِيِّ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مدبر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، اوزاعیؒ اور بعض علماء کے نزدیک مدبر کی بیع مکروہ ہے۔

۸۳۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ

۸۳۲: بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۲۶: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ بیچنے والے قافلوں سے شہر سے باہر خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ شہر کے اندر آ کر خود نہ فروخت کریں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ اور ایک دوسرے صحابی سے بھی روایت منقول ہیں۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَاِنْ تَلَقَّاهُ اِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيْهَا بِالْخِيَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوْقَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِنَا.

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی غلہ بیچنے والے قافلے سے شہر سے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا۔ اور اگر کوئی شخص ان سے کچھ خریدے تو شہر میں داخل ہونے کے بعد غلے والوں کو (سودا برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے شہر سے باہر جا کر تجارتی قافلے سے ملاقات کو مکروہ کہا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔ امام شافعیؒ اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

۸۳۳: بَابُ مَاجَاءَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۸۳۳: باب کوئی شہری گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ

۱۲۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قتیبہ کہتے ہیں کہ وہ بھی یہ حدیث جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری، دیہاتی کی کوئی چیز نہ بیچے۔ اس باب میں

طَلْحَةَ وَاَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَكِيْمِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمْرِوبْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّكَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ۔

حضرت طلحہ، انس، جابر، ابن عباس اور حکیم بن ابی زید رضی اللہ عنہم (اپنے والد سے) کثیر بن عبداللہ کے دادا عمرو بن عوف مزنی اور ایک اور صحابی سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوْا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ فِي هٰذَا هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوْا اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُكْرَهُ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ بَاعَ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ۔

۱۲۲۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔ لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق پہنچائے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بھی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ شہری دیہاتی کی چیزیں فروخت نہ کرے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ شہری دیہاتی سے مال خرید لے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شہری، دیہاتی کی چیزیں فروخت کرے لیکن اگر ایسا کیا تو بیع جائز ہے۔

فائدہ: بیع وشراء کی کئی ایسی شکلیں جو عرب معاشرے میں رائج تھیں لیکن ان کے اندر ہر فریق کو اس کا پورا حق ملنے کی ضمانت نہ تھی بلکہ بعض دفعہ ایک فریق کو اپنے حق سے کلی یا جزوی طور پر محروم ہو جانا پڑتا تھا۔ ان بیوع میں سے چند ایک کا ذکر ان احادیث میں آ رہا ہے لہٰذا قاری کے لئے بہتر ہوگا کہ ان کا مختصر تعارف پیش کیا جائے تا کہ وہ آسانی سے ان اصطلاحات کو سمجھ سکے۔

(۱) بیع المحاقلہ: صاف گیہوں کی متعین مقدار کے بدلے گیہوں کی تیار کھیتی کا خریدنا بیچنا۔ (۲) بیع المحاقلہ: صرف گیہوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ صاف جو، صاف جوار، باجرہ، چنا اور چاول وغیرہ کے عوض جو، جوار، باجرہ، چنا اور چاول وغیرہ کی تیار فصل کا خریدنا بیچنا بھی محاقلہ ہے۔

(۳) بیع المزابنۃ: خشک چھوہاروں کی متعین مقدار کے بدلے درخت پر لگی تازہ کھجوروں کی خرید وفروخت کرنا۔ اسی طرح کشمش کی متعین مقدار کے عوض بیلوں میں لگے ہوئے تازہ انگوروں کی خرید وفروخت بھی۔

(۴) بیع المنابذہ: نام ہے اس بیع وشراء کا جس میں یہ طے ہوتا ہے کہ دوران سودا جب کوئی ایک فریق اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے گا تو معاملہ مکمل ہو جائے گا بغیر یہ کہے کہ ''بعت'' اور ''اشتریت'' اور بغیر یہ دیکھے کہ خریدی اور بیچی جانے والی چیز کیسی ہے اور کیسی نہیں۔ بعض علماء نے اس سے ذرا مختلف تعریف بھی بیان کی ہے۔

(۵) بیع الملامسہ: بھی تقریباً اسی قسم کی بیع ہے۔

(۶) بیع الحصاۃ: وہ بیع جس کے اندر کسی چیز کی خرید وفروخت کا معاملہ اس وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جب فریقین میں سے کوئی فریق دوسرے کی طرف کنکری پھینک دیتا ہے۔

(۷) بیع العربان: وہ بیع جس میں خریدار کسی شے کی خریداری کے سلسلے میں دکاندار کو بطور رقم کچھ بطور بیعانہ اس شرط کے ساتھ دیتا

ہے کہ اگر معاملہ طے پا گیا تو یہ رقم شے کی قیمت میں شامل اور شمار ہوگی اور طے نہ پایا تو بیعانے کی یہ رقم دکاندار کی ہو جائے گی' خریدار کو واپس نہیں ملے گی۔

(۸) بیع السنین یا بیع المعاومۃ: کسی باغ کے پھل کو آئندہ کئی سالوں کے لئے بیچنا۔

(۹) بیع الحیوان باللحم: زندہ جانور کو کٹے ہوئے گوشت کے عوض بیچنا خریدنا۔

(۱۰) بیع الغرر: بیچنے والا اپنی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس طرح پیش کرے کہ جیسے وہ ہر لحاظ سے ٹھیک ہے۔ ایسی شے کی خرید وفروخت بھی بیع الغرر میں آتی ہے جس کا وصول ہونا خریدار کے لئے یقینی نہ ہو۔

(۱۱) بیع المعازفۃ: جس میں ماپ تول کے بغیر محض اندازے اور تخمینے سے اشیاء کی خرید وفروخت ہوتی ہے مثلاً غلہ کے ڈھیر کو ماپ تول کے بغیر دوسری معلوم المقدار یا مجہول المقدار چیز کے عوض بیچنا اور خریدنا بیع المعازفۃ ہے۔

(۱۲) بیع المعدوم: جس میں ایسی شے کی خرید وفروخت ہوتی ہے جو معاملہ کرتے وقت موجود نہیں ہوتی یعنی معدوم ہوتی ہے۔

(۱۳) بیع العینۃ: وہ بیع ہے جس میں فریقین کا اصل مقصود کسی شے کی خرید وفروخت نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصود کمی وبیشی کے ساتھ زرو نقدی کا لین دین ہوتا ہے۔

(۱۴) بیع المحاضرۃ: باغ کے پھلوں کو ایسی حالت میں بیچنا خریدنا کہ وہ ابھی بالکل سبز کچے ہوں اور ان پر پکنے کے آثار نہ ہوں۔

ان مذکورہ بیوع کے علاوہ احادیث نبویہ میں کچھ اور بیوع کا ذکر ہے جن سے روکا اور منع کیا گیا ہے۔ گویا ہر وہ معاشی معاملہ جو اسلام کے معیار کے مطابق نہ تھا اس میں ایک فریق کی حق تلفی کا ضرور احتمال تھا۔

۸۳۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعْدٍ وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ عَلٰى رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۸۳۴: باب محاقلہ اور مزابنہ کی ممانعت

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ بیع محاقلہ اور مزابنہ حرام ہے۔

۱۲۳۱: حضرت عبداللہ بن یزیدؒ سے روایت ہے کہ زید ابو عیاش نے سعدؓ سے گیہوں کو جو کے عوض خریدنے کے بارے میں پوچھا۔ سعدؓ نے کہا ان دونوں میں سے افضل کون سی چیز ہے؟ زید نے کہا گندم۔ پس انہوں نے منع کر دیا کہ یہ جائز

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَ لُ عَنِ اشْتِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِکَ.

نہیں اور فرمایا میں نے کسی کو رسول اللہؐ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کھجوروں کو پکی کھجوروں کے عوض خرید نے کا کیا حکم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا کہ جب کچی کھجوریں پکتی ہیں تو کیا وزن میں کم ہو جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پس آپؐ نے منع فرما دیا۔

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدٍ اَبِىْ عَيَّاشٍ قَالَ سَاَلْنَا سَعْدًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَصْحَابِنَا.

۱۲۳۲: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے زید ابی عیاش سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سعدؓ سے پوچھا پھر اسی حدیث کی مانند حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

۸۳۵: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمْرَةِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

۸۳۵: باب پھل پکنے شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِىَ وَ فِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوْا بَيْعَ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۲۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو خوش رنگ یعنی پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں کو سفید ہونے اور آفت وغیرہ سے محفوظ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عائشہؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ او اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَ عَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا

۱۲۳۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کے سیاہ ہونے اور تمام دانوں یا غلوں کے سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن

نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

۸۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ حَبَلُ الْحَبَلَةِ نِتَاجُ النِّتَاجِ وَ هُوَ بَيْعٌ مَفْسُوْخٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ مِنْ بُيُوْعِ الْغَرَرِ وَ قَدْ رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۸۳۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْحَصَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ بَيْعِ الْغَرَرِ بَيْعُ السَّمَكِ فِي الْمَآءِ وَبَيْعُ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَبَيْعُ الطَّيْرِ فِي السَّمَآءِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْبُيُوْعِ وَمَعْنٰى بَيْعِ الْحَصَاةِ اَنْ يَقُوْلَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِيْ اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ بِالْحَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ وَهُوَ يُشْبِهُ بَيْعَ

سلمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۸۳۶: باب حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت

۱۲۳۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کے حمل کے بچے کو بیچنے سے منع فرمایا۔اس باب میں عبداللہ بن عباسؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے۔اس کا فروخت کرنا اہل علم کے نزدیک باطل ہے اس لیے کہ وہ دھوکے کی بیع ہے۔شعبہ یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔عبدالوہاب ثقفی وغیرہ بھی یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۷: باب دھوکے کی بیع حرام ہے

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے اور کنکریاں مارنے کی بیع سے منع فرمایا۔اس باب میں حضرت ابن عمرؓ،ابن عباسؓ،ابوسعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دھوکے والی بیع حرام ہے۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دھوکے والی بیع میں یہ چیزیں داخل ہیں مچھلی کا پانی میں ہوتے ہوئے فروخت کرنا۔مفرور (یعنی بھاگے ہوئے) غلام کا فروخت کرنا اور پرندے کا اڑتے ہوئے فروخت کرنا اور اسی طرح کی دوسری بیوع بھی اسی ضمن میں آتی ہیں۔بیع الحصاۃ کنکری مارنے والی بیع کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے والا خریدنے والے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو میرے اور تیرے درمیان بیع واجب ہوگئی۔یہ بیع منابذہ ہی کے

الْمُنَابَذَةِ وَكَانَ هٰذَا مِنْ بُيُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

مشابہ ہے۔ یہ سب زمانہ جاہلیت کی بیوع ہیں۔

۸۳۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ اَنْ يَقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ بِنَقْدٍ بِعَشْرَةٍ وَبِنَسِيْئَةٍ بِعِشْرِيْنَ وَلَا يُفَارِقُهُ عَلٰى اَحَدِ الْبَيْعَيْنِ فَاِذَا فَارَقَهُ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَلَا بَاْسَ اِذَا كَانَتِ الْعُقْدَةُ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ مَعْنٰى مَانَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ اَنْ يَقُوْلَ اَبِيْعُكَ دَارِيْ هٰذَا بِكَذَا عَلٰى اَنْ تَبِيْعَنِيْ غُلَامَكَ بِكَذَا فَاِذَا وَجَبَ لِيْ غُلَامُكَ وَجَبَ لَكَ دَارِيْ هٰذَا يُفَارِقُ عَنْ بَيْعٍ بِغَيْرِ ثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ وَلَا يَدْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى مَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ صَفْقَتُهُ.

۸۳۸: باب ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے

۱۲۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں تمہیں یہ کپڑا نقد دس روپے میں اور ادھا بیس روپے میں فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ وہ دونوں میں سے کسی چیز پر متفق ہونے سے پہلے جدا ہو جائیں۔ پس اگر وہ نقد یا آدھار کسی ایک چیز پر متفق ہوگئے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بیع میں دو کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر اتنی قیمت میں بیچتا ہوں بشرطیکہ تم اپنا غلام مجھے اتنی قیمت میں فروخت کرو۔ پس جب تمہارا غلام میری ملکیت میں آ گیا۔ تو تم میرے مکان کے مالک ہو جاؤ گے۔ یہ ایسی بیع پر علیحدگی ہے جس کی قیمت معلوم نہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں جانتا کہ اس کی چیز کس پر واقع ہوئی۔

۸۳۹: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَالَيْسَ عِنْدَهُ

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيَسْاَلُنِيْ مِنَ الْبَيْعِ مَالَيْسَ عِنْدِيْ اَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِيْعُهُ قَالَ لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ.

۸۳۹: باب جو چیز بیچنے والے کے پاس نہ ہو اس کو بیچنا منع ہے

۱۲۳۸: حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آ کر ایسی چیز طلب کرتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی۔ کیا میں بازار سے خرید کر انہیں بیچ سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اسے فروخت نہ کرو۔

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ

۱۲۳۹: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَالَيْسَ عِنْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۲۴۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَيُّوْبُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ وَلَابَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ مَامَعْنٰى نَهٰى عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ قَالَ اَنْ يَّكُوْنَ يُقْرِضُهٗ قَرْضًا ثُمَّ يُبَايِعُهٗ بَيْعًا يَزْدَادُ عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ يُسْلِفُ اِلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ فَيَقُوْلُ اِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ اِسْحَاقُ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِاَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعِ مَالَمْ تَضْمَنْ قَالَ لَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ اِلَّا فِي الطَّعَامِ يَعْنِيْ مَالَمْ تَقْبِضْ قَالَ اِسْحَاقُ كَمَا قَ فِيْ كُلِّ مَايُكَالُ وَيُوْزَنُ قَالَ اَحْمَدُ وَاِذَا قَالَ اَبِيْعُكَ هٰذَا الثَّوْبَ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهٗ وَقِصَارَتُهٗ فَهٰذَا مِنْ نَحْوِ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَاِذَا قَالَ اَبِيْعُكَهٗ وَعَلَيَّ خِيَاطَتُهٗ فَلَابَاْسَ بِهٖ اَوْ قَالَ اَبِيْعُكَهٗ وَعَلَيَّ قِصَارَتُهٗ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا هٰذَا شَرْطٌ وَاحِدٌ قَالَ اِسْحٰقُ كَمَا قَالَ حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوٰى اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَاَبُوْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَوْفٌ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُوْسُفَ

۱۲۴۰: عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلف اور بیع حلال نہیں۔ اور ایک بیع میں دو شرطیں بھی جائز نہیں۔ جس چیز کا وہ ضامن نہ ہو اس کا نفع بھی حلال نہیں اور جو چیز اس کے پاس نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحٰق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ سلف کیساتھ بیع کی ممانعت کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے اور پھر کوئی چیز اسے قیمت سے زیادہ کی فروخت کردے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کے معنیٰ یہ ہوں کہ کوئی شخص کسی چیز کی قیمت قرض چھوڑ دے اور اس سے یہ کہے کہ اگر تم یہ قیمت ادا نہ کرسکے تو یہ چیز میرے ہاتھ فروخت ہوگی۔ اسحاقؒ کہتے ہیں پھر میں نے امام احمدؒ سے اسی کا معنیٰ پوچھا کہ (جن کا ضامن نہ ہو اس کا منافع بھی حلال نہیں) انہوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ صرف غلے وغیرہ میں ہے۔ یعنی جب تک قبضہ نہ ہو۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں جو چیزیں تولی یا ناپی جاتی ہیں ان کا حکم بھی اسی طرح ہے یعنی قبضے سے پہلے اس کی بیع جائز نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تمہارے ہاتھ اس شرط پر فروخت کیا کہ سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے۔ تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی طرح ہے۔ لیکن اگر یہ کہے کہ تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں اس کی سلائی بھی مجھ پر ہی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر صرف دھلائی کی شرط ہو تب بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک ہی شرط ہے۔ اسحاقؒ نے اسی طرح کچھ کہا ہے (یعنی امام ترمذیؒ مضطرب ہیں) حکیم بن حزام کی حدیث حسن ہے۔ اور یہ حکیم بن حزام ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ یہ حدیث ایوب سختیانی اور ابوالبشر بھی یوسف بن

بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ هٰكَذَا.

ماہک سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہیں۔ پھر عوف اور ہشام بن حسان، ابن سیرین سے اور وہ حکیم بن حزام سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابن سیرین، ایوب سختیانی سے وہ یوسف بن ماھک سے اور وہ حکیم بن حزام سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْ اَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيْمٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَالَيْسَ عِنْدِيْ وَرَوٰى وَكِيْعٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَزِيْدَبْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ وَرِوَايَةُ عَبْدِالصَّمَدِ اَصَحُّ وَقَدْرَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَاَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ مَالَيْسَ عِنْدَهٗ.

۱۲۴۱: حکیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ چیز فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ وکیع یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے وہ ابن سیرین سے وہ ایوب سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہیں اور اس میں یوسف بن ماھک کا ذکر نہیں کرتے۔ عبدالصمد کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر بھی یہی حدیث یعلی بن حکیم سے وہ یوسف بن ماہک سے وہ عبداللہ بن عصمہ سے وہ حکیم بن حزام سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا فروخت کرنا حرام ہے۔

۸۴۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ

۸۴۰: باب کہ حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہیں

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ وَهُوَ وَهْمٌ وَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُالْوَهَّابِ

۱۲۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء[1] کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں وہم ہے۔ یحییٰ بن سلیم اس میں وہم کرتے ہیں۔ عبدالوہاب ثقفی، عبداللہ بن نمیر اور

[1] ولاء وہ حق ہے جو مالک کو غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ملتا ہے۔ جب غلام فوت ہو جائے تو اس کا نسب سے وارث نہ ہو تو اسکے ترکہ کا مالک غلام کو آزاد کرنے والا ہوتا ہے۔ (مترجم)

الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ.

کئی راوی یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث یحییٰ بن سلیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

۸۴۱: باب جانور کے عوض جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُوْ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيْحٌ هٰكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً هُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِيْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاِسْحَاقَ.

۱۲۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلے حیوان بطور قرض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حسن کا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع بھی صحیح ہے۔ علی بن مدینی وغیرہ نے یہی کہا ہے۔ اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اہل کوفہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اِثْنَيْنِ بِوَاحِدَةٍ لَايَصْلُحُ نَسِئًا وَلَا بَاْسَ بِهٖ يَدًا بِيَدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۲۴۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جانور کے بدلے دو جانور ادھار بیچنا جائز نہیں۔ لیکن نقد بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۸۴۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

۸۴۲: باب دو غلاموں کے بدلے میں ایک غلام خریدنا

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۴۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہجرت کی بیعت کی۔ آپ ﷺ کو علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے جب اس کا مالک اسے لے جانے کے

اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ اِذَا كَانَ نَسِيْئًا.

لئے آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض خریدا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ کرتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو جب کہ قرض میں اختلاف ہے۔

۸۴۳: بَابُ مَاجَاءَ اِنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ فِيْهِ

۸۴۳: باب گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنے کا جواز اور کمی بیشی کا عدم جواز

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بِيْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ اَنْ يُبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ فَاِذَا اخْتَلَفَ

۱۲۴۶: حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا برابر بیچو اور اسی طرح چاندی کے عوض چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گیہوں کے بدلے گیہوں، نمک کے بدلے نمک، اور جو کے عوض جو برابر فروخت کرو۔ جس نے زیادہ لیا یا دیا اس نے سود کا معاملہ کیا۔ پس سونا چاندی کے عوض، گیہوں کھجور کے عوض اور جو کھجور کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کرو بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ اور بلالؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے خالد سے بھی روایت کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ ہیں۔ گیہوں کے بدلے جو کو جس طرح چاہو فروخت کرنا لیکن نقد و نقد ہونا شرط ہے۔ بعض راوی یہ حدیث خالد سے وہ ابوقلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ عبادہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ کرتے ہیں کہ خالد ابوقلابہ کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ گیہوں جو کے عوض جیسے چاہو فروخت کرو......الخ

اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گندم کو گندم کے عوض برابر ہی بیچا جا سکتا ہے اور اسی طرح جو کے عوض جو بھی برابر برابر

الْاَصْنَافُ فَلَا بَأْسَ اَنْ یُّبَاعَ مُتَفَاضِلاً اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ وَھٰذَا قَوْلُ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِھِمْ وَھُوَقَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَوَاِسْحٰقَ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَالْحُجَّۃُ فِیْ ذٰلِکَ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیْعُوا الشَّعِیْرِ بِالْبُرِّ کَیْفَ شِئْتُمْ یَدًا بِیَدٍ وَقَدْ کَرِہَ قَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ یُّبَاعَ الْحِنْطَۃُ بِالشَّعِیْرِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَھُوَقَوْلُ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

فروخت کیے جاسکتے ہیں یعنی اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ سودا نقد ہو۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کے عوض گندم جس طرح چاہو فروخت کرو لیکن شرط یہ ہے کہ نقد و نقد ہو۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جو کے بدلے گندم بڑھا کر بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۴: بَابُ مَاجَاءَ فِی الصَّرْفِ

۸۴۴: باب بیع صرف کے بارے میں

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ ھَاتَیْنِ یَقُوْلُ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ وَالْفِضَّۃَ بِالْفِضَّۃِ اِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ لَا یُشَفُّ بَعْضُہٗ عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْہُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَالْبَرَاءِ وَزَیْدِبْنِ اَرْقَمَ وَفَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ وَاَبِیْ بَکْرَۃَ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَبِلَالٍ حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَارُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ کَانَ لَایَرٰی بَأْسًا اَنْ یُّبَاعَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ مُتَفَاضِلاً وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ مُتَفَاضِلاً اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ وَقَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ وَکَذٰلِکَ مَرْوِیٌّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ شَیْءٌ مِنْ ھٰذَا وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ رَجَعَ عَنْ قَوْلِہٖ حِیْنَ حَدَّثَہٗ اَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَھُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ

۱۲۴۷: حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں اور ابن عمرؓ حضرت ابوسعیدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی، چاندی کے عوض برابر بیچو نہ کم نہ زیادہ۔ اور ان دونوں کی ادائیگی دست بدست (نقد) کرو۔ یعنی دونوں فریق ایک ہی وقت میں ادائیگی کریں کوئی اس میں تاخیر نہ کرے۔ اس باب میں ابوبکر صدیق، عمرؓ، عثمانؓ، ابوھریرہؓ، ہشام بن عامرؓ، براءؓ، زید بن ارقمؓ، فضالہ بن عبید، ابوبکرہؓ، ابن عمرؓ، ابو درداءؓ اور بلالؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے میں چاندی میں کمی زیادتی جائز ہے۔ بشرطیکہ دست بدست (نقد) ہو وہ فرماتے ہیں کہ یہ ربا تو اس صورت میں ہے کہ یہ معاملہ قرض کی صورت میں ہو۔ حضرت ابن عباسؓ کے بعض دوستوں سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ لیکن ابن عباسؓ نے جب یہ حدیث ابوسعید خدریؓ کی سنی تو اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ لہٰذا پہلا قول ہی صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اِخْتِلَافٌ .

۱۲۴۸ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَاَبِيْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهِ بِالْقِيْمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ لَّا بَاْسَ اَنْ يَقْتَضِيَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذٰلِكَ .

۱۲۴۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهُ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ اَوْلَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اِلَّا هَاءَ

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے منقول ہے کہ بیع صرف میں کوئی اختلاف نہیں۔

۱۲۴۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں بقیع کے بازار میں دیناروں کے عوض اونٹ فروخت کیا کرتا تھا۔ پس دیناروں کے عوض بیچنے پر دراہم میں بھی قیمت وصول کر لیتا اوراسی طرح دراہم کے عوض بیچنے میں دیناروں میں بھی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ حفصہؓ کے گھر سے نکل رہے تھے میں نے آپ ﷺ سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا قیمت طے کر لینے کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔اس حدیث کو ہم صرف سماک بن حرب کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔سماک بن حرب سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔داؤد بن ابو ہند یہی حدیث سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے لین دین میں کوئی حرج نہیں۔امام احمدؒ، اوراسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے اسے ناپسند کیا ہے۔

۱۲۴۹: حضرت مالک بن اوس کہتے ہیں کہ میں بازار میں یہ پوچھتا ہوا داخل ہوا کہ دیناروں کے بدلے مجھے کون درہم دے سکتا ہے۔طلحہ بن عبیداللہؓ جو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے اپنا سونا ہمیں دکھاؤ اور پھر تھوڑی دیر بعد آنا جب ہمارا خادم آجائے تو ہم تمہیں تمھارے درہم دے دیں گے۔حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ ممکن نہیں یا تو تم انہیں اپنے درہم دکھاؤ یا ان کا سونا واپس کر دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی اگر دست بدست (نقد) نہ ہو تو سود ہے۔اوراسی طرح گندم، کے بدلے گندم، جو، کے بدلے جو اور کھجور کے بدلے کھجور سود ہے مگر یہ کہ دست بدست (نقد) ہو۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

وَهَاءَ یَقُوْلُ یَدٌ ابِیَدٍ.

''اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ'' کا مطلب ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد)۔

۸۴۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی ابْتِیَاعِ النَّخْلِ بَعْدَالتَّابِیْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِیْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًاوَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِیْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ هٰكَذَا رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاًبَعْدَاَنْ تَوَبَّرَفَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّااَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًاوَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّااَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِیَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّااَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرُوِیَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًاوَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ هٰكَذَارَوٰی عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَیْرُهٗ عَنْ نَافِعٍ الْحَدِیْثَیْنِ وَقَدْرَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا وَرَوٰی عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ سَالِمٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِیْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَصَحُّ.

۸۴۵: باب پیوند کاری کے بعد کھجوروں اور مالدار غلام کی بیع

۱۲۵۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدے تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔ البتہ اگر خریدار شرط لگا چکا ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی مال دار غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار شرط طے کرلے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث زہری سے بھی بحوالہ سالم کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے۔ سالم، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر کسی نے کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدا تو پھل فروخت کرنے والا کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والے نے خرید تے وقت اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غلام فروخت کرے گا۔ تو غلام کا مال بیچنے والے کی ملکیت ہوگا بشرطیکہ خریدار نے اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ حضرت نافعؒ، حضرت ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ پیوند کاری کے بعد فروخت کی جانے والی کھجوروں (کے درختوں) کا پھل بیچنے والے کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والا اس کی شرط نہ لگا چکا ہو۔ پھر اسی سند سے حضرت عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ جس شخص نے غلام کو فروخت کیا اور خریدنے والے نے مال کی شرط نہ لگائی تو مال فروخت کرنے والے ہی کا ہے۔ عبیداللہ بن عمرؓ بھی نافع سے دونوں حدیثیں اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث بحوالہ ابن عمرؓ، نافع سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر عکرمہ بن خالد بھی ابن عمرؓ سے حضرت سالم ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، جن میں امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ بھی شامل ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے منقول حدیث اصح ہے۔

۸۴۶: بَابُ مَاجَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى الْكُوْفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْيَخْتَارَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ.

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ ثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِي الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ لِاَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَرَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَعْنٰى مَارَوٰى وَرُوِيَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَرَادَاَنْ يُوْجِبَ الْبَيْعَ مَشٰى لِيَجِبَ لَهُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَالْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَااِلَيْهِ فِيْ فَرَسٍ بَعْدَ مَاتَبَايَعَافَكَانُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَقَالَ لَا اَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۴۶: باب بائع اور مشتری کو افتراق سے پہلے اختیار ہے

۱۲۵۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیچنے اور خرید نے والا جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے (کہ بیع کو باقی رکھیں یا فسخ کردیں) یا یہ کہ وہ آپس میں اختیار کی شرط کرلیں۔ نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ جب کوئی چیز خریدتے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے تا کہ بیع مکمل ہو جائے۔

۱۲۵۲: حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فروخت کرنے والے اور خرید نے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔ پس اگر ان لوگوں نے بیع میں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا تو ان کی بیع میں برکت دے دی گئی لیکن اگر انہوں نے جھوٹ کا سہارا لیا تو اس بیع سے برکت اٹھا لی گئی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اس باب میں حضرت ابو برزہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، سمرہ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ جدائی سے مراد جسموں کی جدائی ہے نہ کہ بات کی۔ بعض اہل علم نے اسے کلام کے اختتام پر محمول کیا ہے۔ لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے۔ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرنے والے راوی وہ خود ہیں اور وہ اپنی نقل کی ہوئی حدیث کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ ابن عمرؓ سے ہی منقول ہے کہ وہ بیع کا ارادہ کرتے تو اٹھ کر چل دیتے تا کہ اختیار باقی نہ رہے۔ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ ان کے پاس دو شخص ایک گھوڑے کی خرید وفروخت کے متعلق فیصلہ کرانے کے لئے حاضر ہوئے جس کی بیع کشتی میں ہوئی تھی تو ابو برزہؓ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے اس لیے کہ کشتی میں سفر کرنے والے جدا نہیں ہو سکتے

الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اِلٰى اَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَرُوِيَ عَنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ قَالَ كَيْفَ اَرُدُّ هٰذَا وَالْحَدِيْثُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ فَقَوّٰى هٰذَا الْمَذْهَبَ وَمَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مَعْنَاهُ اَنْ يُّخَيِّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ بَعْدَ اِيْجَابِ الْبَيْعِ فَاِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ فَسْخِ الْبَيْعِ وَاِنْ لَّمْ يَتَفَرَّقَا هٰكَذَا فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ مِمَّا يُقَوِّيْ قَوْلَ مَنْ يَّقُوْلُ الْفُرْقَةُ بِالْاَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور نبی اکرم ﷺ نے جدائی کو اختیار کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ بعض اہل علم کا مسلک یہی ہے کہ اس سے مراد افتراق بالکلام ہے۔ اہل کوفہ، ثوریؒ اور امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ جسموں کے افتراق کا مذہب زیادہ قوی ہے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ سے صحیح حدیث منقول ہے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے معنیٰ یہ ہیں کہ فروخت کرنے والا خریدنے والے کو اختیار دے لیکن اگر اس اختیار دینے کے بعد خریدنے والے نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر خریدنے والے کا اختیار ختم ہو گیا۔ خواہ جدا ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ امام شافعیؒ اور کئی اہل علم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ اس سے مراد افتراق ابدان (یعنی جسموں کا افتراق ہے)

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَعْنٰى هٰذَا اَنْ يُّفَارِقَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهُ وَلَوْ كَانَ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى حَيْثُ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُّفَارِقَهُ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهُ.

۱۲۵۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جدائی تک بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے البتہ اگر بیع میں خیار کی شرط لگائی گئی ہو تو بعد میں بھی اختیار باقی رہتا ہے۔ پھر ان میں سے کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ دوسرے سے اس لیے جلدی وفارقت اختیار کرے کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کر دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کے معنیٰ بھی بدنوں کے افتراق ہی کے ہیں کیونکہ اگر اس سے مراد افتراق کلام لیا جاتا تو اس حدیث کے کوئی معنیٰ نہ بنتے جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اس ڈر سے جدائی کی راہ اختیار نہ کرے کہ کہیں بیع فسخ نہ ہو جائے۔

۸۴۷: بَابُ

۸۴۷: باب

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۲۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فروخت کرنے اور خریدنے والا اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک وہ آپس میں راضی نہ ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا ابْنُ

۱۲۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۸۴۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ يُخْدَعُ فِی الْبَيْعِ

۸۴۸: باب جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے

۱۲۵۶ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِیُّ ثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً كَانَ فِیْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوْا الْحَجْرُ عَلَی الرَّجُلِ الْحُرِّ فِی الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ اِذَا كَانَ ضَعِيْفَ الْعَقْلِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَلَمْ يَرَ بَعْضُهُمْ اَنْ يُحْجَرَ عَلَی الْحُرِّ الْبَالِغِ.

۱۲۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خرید و فروخت میں کمزور تھا اور وہ خرید و فروخت کرتا تھا چنانچہ اس کے گھر والے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسے بیع سے روک دیں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا اور تجارت سے منع کیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس کے بغیر صبر نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر تم خرید و فروخت کرو تو اس طرح کہہ دیا کرو کہ برابر برابر لین دین ہے اس میں فریب اور دھوکہ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کمزور عقل والے کو خرید فروخت سے روکا جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایک آزاد اور بالغ آدمی کو خرید و فروخت سے روکنا جائز نہیں۔

۸۴۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمُصَرَّاةِ

۸۴۹: باب دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع

۱۲۵۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے ایسا دودھ دینے والا جانور خریدا جس کا دودھ اسکے مالک نے کئی روز سے روکا ہوا تھا تو اسے اختیار ہے کہ دودھ دوہنے کے بعد چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ایک دوسرے صحابی سے بھی روایت ہے۔

۱۲۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا

۱۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تھنوں میں روکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو گندم کے علاوہ کوئی دوسرا غلہ ایک صاع دے۔

سَمْرَآءَ مَعْنٰى لاَ سَمْرَآءَ لَا بُرَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی ان میں شامل ہیں۔

۸۵۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّابَّةِ عِنْدَ الْبَيْعِ

۸۵۰: باب جانور بیچتے وقت سواری کی شرط لگانا

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ اِلٰى اَهْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ جَائِزًافِي الْبَيْعِ اِذَا كَانَ شَرْطًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لاَ يَجُوْزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلاَ يَتِمُّ الْبَيْعُ اِذَا كَانَ فِيْهِ شَرْطٌ.

۱۲۵۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ فروخت کیا اور اس پر اپنے گھر تک سواری کرنے کی شرط لگائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بیع میں ایک شرط جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک بیع میں شرط لگانا جائز نہیں اور مشروط بیع پوری نہیں ہوگی۔

۸۵۱: بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

۸۵۱: باب رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَيُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالاَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَانَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْرَوٰى غَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ.

۱۲۶۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گروی رکھے جانے والے جانور کو سواری کے لئے استعمال کرنا یا اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن سوار ہونے اور دودھ استعمال کرنے پر اس کا نفقہ وغیرہ بھی واجب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابوشعبی کی حضرتؓ سے روایت سے صرف مرفوع جانتے ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

۸۵۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي شِرَآءِ الْقِلاَدَةِ وَفِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

۸۵۲: باب ایسا ہار خریدنا جس میں سونے اور ہیرے ہوں

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِيْ شُجَاعٍ سَعِيْدِ

۱۲۶۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ خیبر

بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ.

کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریدا جس میں سونا اور نگینے جڑے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں الگ کیا تو بارہ دینار سے زیادہ (سونا) پایا۔ پس میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا الگ کئے بغیر نہ بیچا جائے۔

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ شُجَاعٍ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا اَنْ يُّبَاعَ سَيْفٌ مُحَلًّى اَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَضَّضَةٌ اَوْ مِثْلُ هٰذَا بِدَرَاهِمَ حَتّٰى يُمَيَّزَ وَيُفَصَّلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۶۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کسی تلوار یا کمر بند وغیرہ جس میں چاندی لگی ہوئی ہو اس کا ان چیزوں سے الگ کئے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں تاکہ دونوں چیزیں الگ الگ ہو جائیں۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

۸۵۳: بَابُ مَاجَاءَ فِي اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

۸۵۳: باب غلام یا باندی آزاد کرتے ہوئے ولاء کی شرط کی ممانعت

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَآءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْلِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَآئِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يُكْنٰى اَبَا عَتَّابٍ.

۱۲۶۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے ولاء کی شرط لگائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے خرید لو کیونکہ حق ولاء تو اسی کے لئے ہے جو اس کی قیمت دے یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے۔

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اِذَا حُدِّثْتَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَقَدْ مَلَاْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لَا تُرِدْ غَيْرَهُ ثُمَّ قَالَ يَحْيٰى مَا اَجِدُ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

۱۲۶۴: ابوبکر عطار بصری علی بن مدینی سے اور وہ یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جب تمہیں منصور کے واسطے سے کوئی حدیث پہنچے تو سمجھ لو کہ تمہارے دونوں ہاتھ خیر سے بھر گئے اور اس کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی اور

وَمُجَاهِدٍ اَثْبَتَ مِنْ مَنْصُوْرٍ وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیِّ مَنْصُوْرًا ثَبْتُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

مجاہد سے روایت کرنے والوں سے منصور سے اثبت کوئی نہیں۔ امام بخاریؒ، عبداللہ بن اسود سے اور وہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں کہ منصور کوفہ کے تمام راویوں سے اثبت ہیں۔

۸۵۴: بَابٌ

۸۵۴: باب

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِیْ لَهُ اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَاشْتَرٰی اُضْحِيَّةً فَاُرْبِحَ فِيْهَا دِيْنَارًا فَاشْتَرٰی اُخْرٰی مَكَانَهَا فَجَآءَ بِالْاُضْحِيَّةِ وَالدِّيْنَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّيْنَارِ حَدِيْثُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِیْ مِنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ.

۱۲۶۵۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار کے عوض قربانی کے لئے جانور خریدنے کے لئے بھیجا انہوں نے اس سے جانور خریدا اور اسے دو دینار میں فروخت کر دیا۔ پھر ایک اور جانور ایک دینار کے عوض خرید کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور وہ دینار بھی ساتھ ہی پیش کیا جو منافع ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ جانور کو ذبح کر دو اور دینار صدقے میں دے دو۔ حکیم بن حزام کی یہ حدیث ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمارے علم میں حبیب بن ابی ثابت کا حکیم بن حزام سے سماع ثابت نہیں۔

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ اَبِیْ لَبِيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ قَالَ دَفَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا لِاَشْتَرِیَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّيْنَارِ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مِنْ اَمْرِهٖ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ صَفْقَةِ يَمِيْنِكَ فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰی كُنَاسَةِ الْكُوْفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيْمَ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مَالاً.

۱۲۶۶: حضرت عروہ بارقیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ ان کے لئے ایک بکری خرید لاؤں۔ میں نے ایک دینار میں دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک بکری ایک دینار کی فروخت کرنے کے بعد دوسری بکری اور ایک دینار لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ ﷺ کے سامنے قصہ بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں برکت دے اس کے بعد حضرت عروہ کوفہ میں کناسہ کے مقام پر تجارت کیا کرتے اور بہت زیادہ نفع کمایا کرتے۔ پس حضرت عروہؓ کوفہ میں سب سے زیادہ مال دار تھے۔

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ اَبِیْ لَبِيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا بِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَلَمْ يَاْخُذْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْهُمُ الشَّافِعِیُّ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ

۱۲۶۷: احمد بن سعید، حبان سے وہ سعید بن زید سے وہ زبیر بن خریت سے اور ابولبید سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا مسلک اسی کے مطابق ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن بعض علماء اس پر عمل نہیں کرتے۔ امام شافعیؒ اور حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید بھی

اَخُوحَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ وَاَبُوْ لَبِیدٍ اِسْمُهُ لِمَازَةُ.

۸۵۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ اِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَايُؤَدِّي

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَزَّازُ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُبْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّااَوْمِيْرَ اثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَاعَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَااَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَابَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَوٰى خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِ مَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَابَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّا هَا اِلَّا عَشْرَةَ اَوَاقٍ اَوْقَالَ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ الْمُكَاتَبَ عَبْدٌ مَابَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ وَقَدْرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ.

انہیں میں شامل ہیں۔ ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

۸۵۵: باب مکاتب[1] کے پاس ادائیگی کے لئے مال ہوتو؟

۱۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مکاتب کو دیت یا وراثت کا مال ملے تو وہ اتنے ہی مال کا مستحق ہوگا جتنا وہ آزاد ہو چکا ہے۔ اگر اس کی دیت ادا کی جائے تو جتنا آزاد ہو چکا ہے اتنی آزاد شخص کی دیت اس کے وارثوں کو دی جائے اور جتنا غلام ہے اتنی غلام کی قیمت اس کے مالک کو بطور بدل کتابت دی جائے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر بھی عکرمہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ خالد بن حذاء بھی عکرمہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول نقل کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور اہل علم کے نزدیک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہوتو وہ غلام ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۶۹: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کو سو اوقیہ دینے کی شرط پر آزاد کرنے کا کہا لیکن غلام دس اوقیہ یا (فرمایا) دس درہم ادا نہ کر سکا تو وہ غلام ہی ہے۔ (یعنی باقی نوے درہم ادا کر دئے لیکن دس درہم باقی ادا نہ کر سکا) یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ اگر تم اتنے پیسے ادا کر دو تو تم آزاد ہو۔ (مترجم)

١٢٧٠: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰكُنَّ مَايُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ وَقَالُوْا لَا يَعْتِقُ الْمُكَاتَبُ وَاِنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَايُؤَدِّيْ حَتّٰى يُؤَدِّيَ.

١٢٧٠: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتب کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنی مکاتب کی تمام رقم ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب تقویٰ واحتیاط ہے ورنہ جب تک وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس اتنی رقم ہو۔

٨٥٦: بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيْمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهٗ مَتَاعَهٗ

٨٥٦: باب کوئی شخص مقروض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے

١٢٧١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْ غَيْرِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْكُوْفَةِ.

١٢٧١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا مال بعینہ اسکے پاس پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حق دار ہے ۔ اس باب میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے ۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے ۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے ۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے ۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے ۔

٨٥٧: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ يَدْفَعَ اِلَى الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ يَبِيْعُهَا لَهٗ

٨٥٧: باب مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لئے نہ دے

١٢٧٢: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ حَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِيَتِيْمٍ قَالَ اَهْرِيْقُوْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَقَالَ بِهٰذَا

١٢٧٢: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی کہ سورہ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا کہ وہ ایک یتیم لڑکے کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو بہادو ۔ اس باب میں حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے ۔ ابو سعیدؓ کی روایت حسن ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے ۔ بعض علماء اسی کے قائل ہیں ۔ ان کے نزدیک شراب کو

اَهْلِ الْعِلْمِ وَكَرِهُوْا اَنْ يُّتَّخَذَ الْخَمْرُ خَلًّا وَاِنَّمَا كُرِهَ بَعْضٌ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ الْمُسْلِمُ فِيْ بَيْتِهٖ خَمْرٌ حَتّٰى يَصِيْرَ خَلًّا وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِيْ خَلِّ الْخَمْرِ اِذَا وُجِدَ قَدْ صَارَ خَلًّا۔

سرکہ بنانا حرام ہے۔ شاید اس لئے کہ واللہ اعلم مسلمان شراب سے سرکہ بنانے کے لئے اپنے گھروں میں نہ رکھنے لگیں۔ بعض اہل علم خود بخود سرکہ بن جانے والی شراب کو رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

۸۵۸: بَابٌ

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَرِيْكٍ وَقَيْسٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا اِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلٰى اٰخَرَ شَيْءٌ فَذَهَبَ بِهٖ فَوَقَعَ لَهٗ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَحْبِسَ عَنْهُ بِقَدْرِ مَا ذَهَبَ لَهٗ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ اِنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ فَوَقَعَ عِنْدَهٗ دَنَانِيْرُ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَحْبِسَ بِمَكَانِ دَرَاهِمِهٖ اِلَّا اَنْ يَقَعَ عِنْدَهٗ دَرَاهِمُ فَلَهٗ حِيْنَئِذٍ اَنْ يَحْبِسَ مِنْ دَرَاهِمِهٖ بِقَدْرِ مَا لَهٗ عَلَيْهِ۔

۸۵۸: باب

۱۲۷۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھے تو اسے ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو قرض دیا اور وہ ادا کئے بغیر چلا گیا اور قرض خواہ کے پاس اپنی کوئی چیز چھوڑ گیا تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کی چیز پر قبضہ کرلے۔ بعض تابعینؒ نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ اگر اس کے پاس اس کے درہم تھے اور قرض خواہ کے پاس اس کے دینار رکھے ہوئے تھے تو ان کو رکھنا جائز نہیں البتہ اگر درہم ہوتے تو اپنے قرض کے برابر رکھ لینا درست تھا۔

۸۵۹: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۸۵۹: باب مستعار چیز کا واپس کرنا ضروری ہے

۱۲۷۴: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مستعار چیز قابل واپسی ہے۔ ضامن ذمہ دار ہے اور قرض ادا کیا جائے۔

اس باب میں حضرت سمرہؓ، صفوان بن امیہ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی امامہؓ حسن ہے اور نبی اکرم ﷺ سے بواسطہ ابوامامہؓ اور سندوں سے بھی مروی ہے۔

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ

۱۲۷۵: حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ

عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِمَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ اَمِيْنُكَ لَاضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْعَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلٰى صَاحِبِ الْعَارِيَةِ ضَمَانٌ اِلَّا يُخَالِفَ وَ هُوَقَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ.

پر اس چیز کی ادائیگی واجب ہے جو اس نے لی۔ یہاں تک کہ ادا کرے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ پھر حسن بھول گئے اور فرمانے لگے وہ تمہارا امین ہے اور اس دی ہوئی چیز کے ضائع ہونے پر جرمانہ نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ کہ چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کے نزدیک اگر مانگ کرلی ہوئی چیز ضائع ہوجائے تو اس پر جرمانہ نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ مالک کی مرضی کے خلاف استعمال نہ کرے۔ اگر مالک کی مرضی کے خلاف استعمال کرے اور وہ چیز ضائع ہوجائے تو اس صورت میں اسے جرمانے کے طور پر ادا کرنا ضروری ہے۔ اہل کوفہ اور اسحٰق ؒ کا یہی قول ہے۔

۸۶۰: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَااَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْكَانَ يَحْتَكِرُوَاِنَّمَارُوِيَ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ مَعْمَرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا اِحْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الْاِحْتِكَارِ فِيْ غَيْرِ الطَّعَامِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَاْسَ بِالْاِحْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسِّخْتِيَانِ وَنَحْوِهٖ.

۸۶۰: باب غلے کی ذخیرہ اندوزی

۱۲۷۶: حضرت معمر بن عبداللہ بن فضلہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ذخیرہ اندوزی کر کے مہنگائی کا انتظار کرنے والا گنہگار ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے سعید سے کہا اے! ابو محمد آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا معمر بھی کرتے تھے اور سعید بن میتب سے منقول ہے کہ وہ تیل اور چارے کی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے ہیں۔ (یعنی غلے کے علاوہ ان چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے جو کھانے پینے میں استعمال نہیں ہوتیں)

اس باب میں حضرت عمرؓ علیؓ، ابوامہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ غلے کی ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ بعض اہل علم غلے کے علاوہ دیگر اشیاء میں اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ روئی اور چمڑے کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: اگر چہ اسلام افراد کو بیع وشراء اور فطری مقابلہ کی آزادی دیتا ہے لیکن اس بات سے اسے شدید انکار ہے کہ لوگ خود غرضی اور لالچ میں مبتلا ہو کر اپنی دولت میں اضافہ کرتے چلے جائیں خواہ اجناس اور رقوم کی دیگر اشیاء ضرورت ہی کے ذریعے کیوں نہ دولت سمیٹی جاسکے اس لئے نبی کریم ﷺ کے ارشادات میں ذخیرہ اندوزی کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث

میں ذخیرہ اندوز کی نفسیات اس طرح بیان کی گئی ہیں ''بہت برا ہے وہ بندہ جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے جب ارزانی ہوتی ہے تو برا محسوس ہونے لگتا ہے اور جب گرانی ہوتی ہے تو خوش ہو جاتا ہے''۔ اصل میں تاجر کے نفع کمانے کی دوصورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ اشیائے تجارت جمع کر رکھے تاکہ مہنگے داموں فروخت کر سکے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اشیائے تجارت بازار میں لے آئے اور تھوڑے نفع کے ساتھ اسے فروخت کر دے پھر دوسرا مال لے اور تھوڑے نفع کے ساتھ اسے بھی فروخت کر دے اسی طرح اپنا کاروبار جاری رکھے۔ ذخیرہ اندوزی کی حرمت دو باتوں سے مشروط ہے ایک یہ کہ ایسی جگہ ایسے وقت ذخیرہ کیا جائے جبکہ وہاں باشندوں کو اس سے تکلیف پہنچے۔ دوسرے اس سے مقصود قیمتیں چڑھانا ہوتا کہ خوب نفع کمایا جا سکے۔

۸۶۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

۸۶۱: باب دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت کرنا

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوْا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمُحَفَّلَةِ وَهِيَ الْمُصَرَّاةُ لَا يَحْلُبُهَا صَاحِبُهَا اَيَّامًا اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ لِيَجْتَمِعَ اللَّبَنُ فِي ضَرْعِهَا فَيَغْتَرُّبِهَا الْمُشْتَرِيْ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيْعَةِ وَالْغَرَرِ.

۱۲۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال کے بازار میں پہنچنے سے پہلے خریدنے میں جلدی نہ کرو اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ خریدار کو دھوکے میں ڈالنے کے لئے نہ روکو۔ اور جھوٹے خریدار بن کر کسی چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ۔ (نیلام وغیرہ میں) اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دودھ روک کر جانور کو بیچنا حرام ہے۔ مصراۃ اور محفلہ دونوں ایک ہی چیزیں ہیں۔ کسی دودھ دینے والے جانور کا کئی دن تک دودھ نہ نکالا جائے تاکہ دودھ اس کے تھنوں میں جمع ہو جائے اور خریدار دھوکے میں پڑ کر اسے خرید لے یہ دھوکے اور فریب کی ایک ہی قسم ہے۔

۸۶۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ

۸۶۲: باب جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال غصب کرنا

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَفِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ فِيَّ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ تو مجھ ہی سے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین میں شرکت تھی

الْیَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَ نِیْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَکَ بَیِّنَةٌ فَقُلْتُ لاَ فَقَالَ لِلْیَهُوْدِیِّ احْلِفْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ یَحْلِفَ فَیَذْهَبَ بِمَا لِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلاً الْاٰیَةِ اِلٰی اٰخِرِهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَاَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

لیکن اس نے (میرے حصے) کا انکار کیا تو میں اسے لیکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے یہودی سے کہا کہ تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ تو قسم کھالے گا اور میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ...... (جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اس باب میں وائل بن حجرؓ، ابوموسیٰؓ، ابوامامہ بن ثعلبہ انصاریؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن مسعودؓ حسن صحیح ہے۔

۸۶۳: بَابُ مَاجَاءَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ

۸۶۳: باب اگر خریدنے اور فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِیَارِ هٰذَا حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ عَوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ یُدْرِکِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا وَهُوَ مُرْسَلٌ اَیْضًا قَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قُلْتُ لِاَحْمَدَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ وَلَمْ تَکُنْ بَیِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَاقَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ یَتَرَادَّانِ قَالَ اِسْحَاقُ کَمَا قَالَ وَکُلُّ مَنْ کَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ فَعَلَیْهِ الْیَمِیْنُ وَقَدْرُوِیَ نَحْوَهٰذَا عَنْ بَعْضِ التَّابِعِیْنَ مِنْهُمْ شُرَیْحٌ.

۱۲۷۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کے قول کا اعتبار ہوگا اور خریدنے والے کو اختیار ہے چاہے تو لے ورنہ واپس کردے۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عون بن عبداللہ کی ابن مسعودؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ حدیث قاسم بن عبدالرحمٰن بھی ابن مسعودؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ ابن منصور نے احمد بن حنبلؒ سے پوچھا کہ اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو کیا حکم ہے''۔ فرمایا کہ اس میں فروخت کرنے والے کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ پس اگر مشتری راضی ہو تو خریدے ورنہ چھوڑ دے۔ اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ فروخت کرنے والے کا قول قسم کیساتھ معتبر ہوگا۔ بعض تابعینؒ جن میں شریحؒ بھی شامل ہیں سے بھی یہی منقول ہے۔

۸۶۴: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۸۶۴: باب ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنا

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا دَاوُدُبْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ

۱۲۸۰: ایاس بن عبد مزنی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا وَاَبِى هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَنَسٍ وَعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وحَدِيْثُ اِيَاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ كَرِهُوْا بَيْعَ الْمَآءِ وَهُوَقَوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ بَيْعِ الْمَآءِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ.

١٢٨١ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٨٦٥ :بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ

١٢٨٢ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَاَبُوْ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ فِىْ قَبُوْلِ الْكَرَامَةِ عَلٰى ذٰلِكَ.

١٢٨٣ : حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ حُمَيْدِ الرُّؤَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِى الْكَرَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ

علیہ وسلم نے پانی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ،بھیسہ رضی اللہ عنہ، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا ،انس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حدیث ایاس حسن صحیح ہے۔اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ابن مبارکؒ ،شافعیؒ ،احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔بعض اہل علم نے پانی فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔حضرت حسن بصریؒ بھی اسی میں شامل ہیں۔

۱۲۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ جس کی وجہ سے گھاس چارہ وغیرہ میں رکاوٹ پیش آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۵: باب نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے کی ممانعت

۱۲۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسے بطور انعام کچھ دے تو یہ جائز ہے۔

۱۲۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو کلاب کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم جب نر کو چھوڑتے ہیں تو لوگ بطور انعام کچھ نہ کچھ دیتے ہیں۔پس آپ ﷺ نے اسے اس کی اجازت دی۔یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن حمید کی ہشام بن عروہ

حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

سے روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۶۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۸۶۶: باب کتے کی قیمت

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍقَالُوْثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۴: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے، زنا کی اجرت لینے اور کاہن کو مٹھائی دینے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيْثُ رَافِعٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا ثَمَنَ الْكَلْبِ وَهُوَقَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ.

۱۲۸۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے کی اجرت، زنا کی اجرت اور کتے کی قیمت حرام ہے۔
اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر علم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے شکاری کتے کی قیمت کو جائز قرار دیا ہے۔

۸۶۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

۸۶۷: باب پچھنے لگانے والے کی اجرت

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ اَخِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهُ وَيَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاَبِيْ جُحَيْفَةَ وَجَابِرٍ وَالسَّائِبِ حَدِيْثُ مُحَيِّصَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اَحْمَدُ اِنْ سَاَلَنِيْ حَجَّامٌ نَهَيْتُهُ وَاٰخُذُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ.

۱۲۸۶: بنوحارثہ کے بھائی ابن محیصہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پچھنے لگانے پر اجرت لینے کی اجازت چاہی تو آپؐ نے منع فرمادیا۔ لیکن بار بار پوچھتے رہے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا اسے اپنے اونٹ کے چارے یا غلام کے کھانے پینے کے لئے استعمال کرلو۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ، ابو جحیفہؓ، جابرؓ اور سائبؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث محیصہ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر پچھنے لگانے والا مجھ سے اجرت مانگے گا تو میں اسے منع کردوں گا۔ امام احمدؒ نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۸۶۸ : بَابُ مَاجَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

۱۲۸۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَلَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْاعَنْهُ مِنْ خِرَاجِهِ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۸۶۸ : باب پچھنے لگانے والے کی اجرت کے جواز کے بارے میں

۱۲۸۷: حضرت حمیدؒ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے حجام کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ابوطیبہ نے نبی اکرم ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ ﷺ نے انہیں دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو فرمائی۔ پس انہوں نے ابوطیبہ کے خراج سے کچھ کم کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین علاج پچھنے لگوانا ہے۔ یا فرمایا بہترین دوائی پچھنے لگوانا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے سینگی لگانے والے کی کمائی کو جائز کہا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۶۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ

۱۲۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْ اِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاضْطَرَبُوْا عَلَى الْاَعْمَشِ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهِرِّ وَرَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ وَرَوَى ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۲۸۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ

۸۶۹ : باب کتے اور بلی کی قیمت لینا حرام ہے

۱۲۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اعمش بھی اپنے بعض ساتھیوں سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں اعمش پر راویوں کا اضطرب ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت بلی کی قیمت کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ ابوفضیل، اعمش سے وہ ابو حازم سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے علاوہ بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے اور اس کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عمر بن زید کوئی بڑی شخصیت

وَثَمَنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لَا نَعْرِفُ كَبِيْرَ اَحَدٍ رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

نہیں۔ ان سے عبدالرزاق کے علاوہ اور لوگ بھی روایت کرتے ہیں۔

۸۷۰: بَابٌ

۸۷۰: باب

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو الْمُهَزِّمِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ وَتَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ اِسْنَادُهٗ اَيْضًا.

۱۲۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں۔ ابومہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ بن حجاج ان میں کلام کرتے ہیں۔ حضرت جابرؓ سے اسی کی مثل مرفوعاً روایت منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

۸۷۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمُغَنِّيَاتِ

۸۷۱: باب گانے والی لونڈیوں کی فروخت حرام ہے

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ وَضَعَّفَهٗ وَهُوَ شَامِيٌّ.

۱۲۹۱: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گانے والی عورتوں (باندیوں) کی خرید وفروخت نہ کیا کرو اور نہ انہیں گانا سکھاؤ کیونکہ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ ......" (ترجمہ بعض لوگ ایسے ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار نہیں تا کہ بغیر سمجھے لوگوں کو گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوامامہؓ کی حدیث ہم اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم علی بن یزید کو ضعیف کہتے ہیں۔ یہ شام کے رہنے والے ہیں۔

فائدہ: رقص، سرود ان حرام کاموں میں سے ہے جن کی کمائی کو اسلام نے حرام ذرائع میں شامل کیا ہے۔ رقص صنفی جذبات ابھارتا ہے اور طبیعت میں جنسی ہیجان پیدا کرتا ہے مثلاً فحش گانے، حیا سوز ایکٹنگ اور اس قسم کے دوسرے بے ہودہ کام اگرچہ موجودہ دور میں لوگوں نے اس قسم کی چیزوں کا نام فن (Art) رکھا ہے اور اسے تو ترقی شمار کرتے ہیں لیکن الفاظ کا یہ نہایت گمراہ کن استعمال ہے۔ درج بالا حدیث بھی اسلام کے ان اصول کو واضح کرتی ہے۔

۸۷۲: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ

۸۷۲: باب ماں اور اس کے

اَلاَ خَوَیْنِ اَوْبَیْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِی الْبَیْعِ

۱۲۹۲ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّیْبَانِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ حُیَیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ اَحِبَّتِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۱۲۹۳ : حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ وَهَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاعَلِیُّ مَافَعَلَ غُلَامُکَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رُدَّهٗ رُدَّهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ کَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمُ التَّفْرِیْقَ بَیْنَ السَّبْیِ فِی الْبَیْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی التَّفْرِیْقِ بَیْنَ الْمُوَلَّدَاتِ الَّذِیْنَ وُلِدُوْافِیْ اَرْضِ الْاِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَرُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّهٗ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فِی الْبَیْعِ فَقِیْلَ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنِّیْ قَدِ اسْتَاْذَنْتُهَا فِیْ ذٰلِکَ فَرَضِیَتْ.

بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے

۱۲۹۲: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی ماں اور اس کے بچوں کے جدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے محبوب لوگوں سے جدا کر دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام دیئے۔ وہ دونوں آپس میں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے علیؓ تمہارا ایک غلام کیا ہوا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں نے واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے واپس لے آؤ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے قیدیوں کو بیچتے وقت جدا کر دینے کو بھی مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے ان قیدیوں کو جو سرزمین اسلام میں پیدا ہوئے۔ (یعنی دارالاسلام میں) جدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے کہ انہوں نے ماں بیٹے کو جدا کر دیا تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا اس پر انہوں نے کہا میں نے اس کی والدہ سے پوچھ لیا تھا۔ وہ اس پر رضامند تھی۔

۸۷۳: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ یَشْتَرِی الْعَبْدَوَ یَسْتَغِلَّهٗ ثُمَّ یَجِدُبِهٖ عَیْبًا

۱۲۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَو اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِبْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۷۳: باب غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا

۱۲۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر چیز کا نفع اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔

(یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو اسکی منفعت بھی اسے حلال ہوئی) یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے منقول ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ عَلِيٍّ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ وَاسْتَغْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوٰى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ اَيْضًا وَحَدِيْثُ جَرِيْرٍ يُقَالُ تَدْلِيْسٌ دَلَّسَ فِيْهِ جَرِيْرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَتَفْسِيْرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَ الرَّجُلُ يَشْتَرِى الْعَبْدَ فَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ فَالْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِىْ لِاَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِىْ وَنَحْوُ هٰذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُوْنُ فِيْهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

۱۲۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر چیز کا نفع اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔ امام بخاریؒ نے عمر بن علی کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ یہ حدیث مسلم بن خالد زنجی بھی ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ جریر نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا۔ کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تدلیس ہے۔ اس لیے کہ جریر نے ہشام سے یہ حدیث نہیں سنی۔ اس حدیث کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا بعد میں پتہ چلا۔ کہ اس میں کوئی عیب ہے تو اسے واپس کر دیا۔ اس صورت میں اس نے جو کچھ غلام کے ذریعے کمایا وہ اسی کا ہوگا کیونکہ اگر وہ غلام ہلاک ہو جاتا تو خسارہ خریدنے والے ہی کا تھا۔ اس قسم کے دوسرے مسائل کا یہی حکم ہے کہ نفع اسی کا ہوگا۔ جو ضامن ہوگا۔

۸۷۴: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِىْ اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا.

۸۷۴: باب راہ گزرنے والے کے لئے راستے کے پھل کھانے کی اجازت

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى الشَّوَارِبِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبَّادِ ابْنِ شُرَحْبِيْلَ وَرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو وَعُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِيْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِيْلِ فِىْ اَكْلِ الثِّمَارِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ اِلَّا بِالثَّمَنِ.

۱۲۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی باغ میں داخل ہو تو وہ اس سے کھا سکتا ہے۔ لیکن کپڑے وغیرہ میں جمع کر کے نہ لے جائے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ، رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابولحم کے مولی عمیر رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں لیکن بعض علماء نے قیمت ادا کئے بغیر پھل کھانے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ

۱۲۹۷: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ

اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَيْرُ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَاشَیْءَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِیُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَخَذُوْنِیْ فَذَهَبُوْا بِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَافِعُ لِمَ تَرْمِیْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَاوَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاَرْوَاكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۷۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الثُّنْيَا

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا زِيَادُبْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا عَبَّادُبْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنِیْ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ.

۸۷۶: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی يَسْتَوْفِيَهُ

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰی يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسَبُ كُلَّ شَیْءٍ مِثْلَهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوْا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتّٰی يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِیْ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ مَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُوْكَلُ وَلَا يُوْزَنُ وَاِنَّمَا التَّشْدِيْدُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ فِی

علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ضرورتمند جمع کئے بغیر کھالے تو کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۹۸: حضرت رافع بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں انصار کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر مار رہا تھا کہ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رافع کیوں ان کے کھجور کے درختوں کو پتھر مار رہے تھے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پتھر نہ مارو جو گری ہوئی ہوں وہ کھالیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کرے اور آسودہ کرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۸۷۵: باب خرید وفروخت میں استثناء کی ممانعت

۱۲۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ مذابنہ مخابرہ اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی یونس بن عبید، عطاء سے اور وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۸۷۶: باب غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے

۱۳۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنا جائز نہیں، بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ جو چیزیں تولی یا وزن نہیں کی جاتیں اور نہ ہی کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز ہے۔ اہل علم کے نزدیک صرف

الطَّعَامِ وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحَاق.

غلے میں سختی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۷۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

۸۷۷: باب اس بارے میں کہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ هُوَالسَّوْمُ.

۱۳۰۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کی فروخت کی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں نہ بیچے اور کسی عورت کے کسی کیساتھ نکاح پر راضی ہونے کے بعد کوئی اسے نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور سمرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر قیمت نہ لگائے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث میں بیع سے قیمت لگانا مراد ہے۔

۸۷۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

۸۷۸: باب شراب بیچنے کی ممانعت

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِالدِّنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِيْ طَلْحَةَ رَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاطَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

۱۳۰۲: حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے ان یتیموں کے لئے شراب خریدی تھی جو میری کفالت میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو بہادو اور برتن کو توڑ ڈالو۔
اس باب میں جابرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوطلحہؓ کی حدیث ثوری، سدی سے وہ یحییٰ بن عباد سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوطلحہؓ ان کے نزدیک تھے۔ یہ حدیث لیث کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا شراب سے سرکہ بنالیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۰۴: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے، (۱) نکالنے والے (۲) شراب نکلوانے والے (۳) پینے والے (۴) لے جانے والے (۵) جس کی طرف لے جائی جارہی ہو، (۶) پلانے والے (۷) فروخت کرنے والے (۸) شراب کی قیمت کھانے والے (۹) خریدنے والے اور، (۱۰) جس کے لئے خریدی گئی ہوئی اس پر۔ یہ حدیث حضرت انس ؓ کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ، ابن مسعود ؓ اور ابن عمر ؓ سے بھی اس کی مثل منقول ہے۔ یہ حضرات نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

شراب ایک الکحولی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے: عرب زمانہ جاہلیت میں شراب کے متوالے تھے ان کی زبان میں شراب کے تقریباً ایک سونام تھے اور ان کی شاعری میں شراب کی اقسام' اس کی خصوصیات اور جام و مینا اور محفل سرود کا ذکر بڑی خوبی سے کیا گیا ہے۔ جب اسلام کی آمد ہوئی تو اس نے تربیت کا نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا اور اسے تدریجاً حرام قرار دیا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور اس کے دین و دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان' قوم اور سماج کی مادی' اخلاق اور روحانی زندگی کے لئے یہ کس قدر خطرناک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا۔ خواہ لوگوں نے اسے کوئی نام دیا ہو اور خواہ وہ کسی بھی چیز سے تیار کی گئی ہو۔ نبیؐ سے پوچھا گیا کہ شہد' مکئی اور جَو سے جو شراب بنائی جاتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپؐ نے اس کے جواب میں بڑی جامع بات ارشاد فرمائی: ''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے''۔ اس طرح یہ خواہ قلیل ہو یا کثیر کوئی رعایت نہیں دی۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: ''جو چیز کثیر مقدار میں نشہ لائے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے''۔ (احمد) نیز اسکی تجارت کو بھی حرام ٹھہرایا خواہ غیر مسلموں کے ساتھ کی جائے۔ سدذریعہ کے طور پر اسلام نے یہ بات بھی حرام کردی کہ کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کے ہاتھ انگور فروخت کرے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ ان کو نچوڑ کر شراب بنائے گا۔ حدیث مبارکہ ہے: ''جس نے انگور کو فصل کٹنے پر روک رکھا تاکہ وہ کسی یہودی یا عیسائی یا کسی ایسے شخص کے ہاتھ بیچ دے گا جو اس سے شراب بناتا ہو تو وہ جانتے بوجھتے آگ میں گھس پڑا (رواہ الطبرانی فی الاوسط) شراب کا فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھا جانا ہی حرام نہیں بلکہ کسی مسلم یا غیر مسلم کو شراب کا ہدیہ دینا بھی حرام ہے۔ مسلمان پاک ہے اور پاک چیز کا ہدیہ دینا اور لینا پسند کرتا ہے۔ یعنی کہ مسلمان پر ان مجلسوں کا بائیکاٹ بھی کرنا لازم ہے جہاں پر شراب پیش کی جائے۔ حضورؐ کی حدیث ہے ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو''۔ (احمد) رہا دوا کے طور پر شراب کے استعمال کا مسئلہ تو رسول اللہؐ نے ایک شخص کے پوچھنے پر اس سے منع فرمایا: ''شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے''۔ (مسلم) نیز فرمایا ''اللہ نے بیماری اور دوا دونوں نازل کی ہیں اور تمہارے لئے بیماری کا علاج بھی رکھا ہے لہٰذا علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو''۔ (ابوداؤد)
تفصیل کے لئے علامہ یوسف القرضاوی کی کتاب ''الحلال والحرام فی الاسلام'' ملاحظہ فرمائیں۔

۸۷۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی احْتِلَابِ الْمَوَاشِیْ بِغَیْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ عَبْدُالْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَاصَاحِبُهَا فَلْیَسْتَاذِنْهُ فَاِنْ اَذِنَ لَهٗ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهَا اَحَدٌ فَلْیُصَوِّتْ ثَلَاثًافَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَاذِنْهُ فَاِنْ لَّمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلَا یَحْمِلْ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثُ سَمُرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِیْحٌ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ رِوَایَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوْا اِنَّمَا یُحَدِّثُ عَنْ صَحِیْفَةِ سَمُرَةَ.

۸۷۹: باب جانوروں کاان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ نکالنا

۱۳۰۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی (کسی کے) مویشیوں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو اور وہ اجازت (بھی) دے دے تو اس کا دودھ نکال کر پی لے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب آئے تو اس سے اجازت لے اگر جواب نہ دے تو دودھ نکال کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہؓ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں کہ حسن کا سمرہؓ سے سماع صحیح ہے۔ بعض محدثین نے سمرہؓ سے حسن کی روایت میں کلام کیا ہے اور فرمایا کہ وہ سمرہؓ کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

۸۸۰: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بَیْعِ جُلُوْدِ الْمَیْتَةِ وَ الْاَصْنَامِ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَکَّةَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُطْلٰی بِهِ السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَحَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

۸۸۰: باب جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنا

۱۳۰۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو ملا جاتا ہے۔ اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں'' یہ بھی حرام ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہودیوں پر اللہ کی مار ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔ اس

وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثُ جَابِرٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۸۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْهِبَةِ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاؤُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوْا مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَلَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهَا مَالَمْ يُثَبْ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ.

۸۸۲: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ

باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۸۱: باب کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا ممنوع ہے

۱۳۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفات ذمیمہ کا اپنانا ہمارے (مسلمانوں کے) شایانِ شان نہیں۔ ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والے ایسے کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لے۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ کوئی چیز کسی کو دینے کے بعد واپس لے البتہ بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔

۱۳۰۸: یہ حدیث محمد بن بشار، ابن ابی عدی سے وہ حسین معلم سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں۔ اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس حدیث کو مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی نے کوئی چیز اپنے کسی محرم رشتہ دار کو عطیہ دی اسے واپس لوٹانے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر غیر محرم رشتہ دار کو دی ہو تو وہ واپس لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کے بدلے کوئی چیز نہ لے چکا ہو۔ اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ والد کے علاوہ کسی کا کوئی چیز واپس لینا جائز نہیں وہ اپنے قول پر حجت کے طور پر حدیث باب ہی پیش کرتے ہیں۔ یعنی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۸۸۲: باب بیع عرایا اور اس کی اجازت

۱۳۰۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ اَذِنَ لِاَهْلِ الْعَرَايَا اَنْ يَبِيعُوْهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هٰكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى اَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ.

ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا لیکن عرایا (محتاج لوگ جنہیں درختوں کے پھل عاریۃً دیے گئے ہوں) والوں کو اندازہ کے مطابق فروخت کرنے کی اجازت دی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث کو محمد بن اسحٰق بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔ ایوب، عبیداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ اس اسناد سے بواسطہ ابن عمرؓ، حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ وسق (ساٹھ صاع) سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔ یہ روایت محمد بن اسحٰقؒ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

١٣١٠: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ كَذَا.

۱۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرایا کو پانچ وسق سے کم پھل اندازے سے بیچنے کی اجازت دی یا اسی طرح فرمایا۔

١٣١١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ.

۱۳۱۱: حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرایا کو پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں بیچنے کی اجازت دی۔

١٣١٢: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ قَالُوْا اِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ

۱۳۱۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے ساتھ بیچنے کی اجازت دی۔ یہ حدیث اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ عرایا محاقلہ اور مزابنہ کی بیوع کی ممانعت سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کی دلیل حضرت زید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ عرایا کے لئے پانچ وسق سے کم پھلوں کو بیچنا جائز ہے۔ بعض اہل علم

وَقَالُوْا لَهٗ اَنْ يَشْتَرِىَ مَادُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَيْهِمْ فِيْ هٰذَا لِاَ نَّهُمْ شَكَوْا اِلَيْهِ وَقَالُوْا لَا نَجِدُمَا نَشْتَرِىْ مِنَ الثَّمَرِ اِلَّا بِالتَّمْرِ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَنْ يَّشْتَرُوْهَا فَيَاكُلُوْهَا رُطَبًا.

اس کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے لئے آسانی اور وسعت کے لئے تھا۔ کیونکہ انہوں نے شکایت کی تھی کہ ہم تازہ پھل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے مگر یہ کہ پرانی کھجوروں سے خریدیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ وسق سے کم خریدنے کی اجازت دے دی تا کہ وہ تازہ پھل کھا سکیں۔

١٣١٣ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ كَثِيْرٍ ثَنَا بُشَيْرُبْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِىْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ اَبِىْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَ صْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٣١٣: ولید بن کثیر، بنوحارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی درختوں سے اتری ہوئی کھجور کے عوض درختوں پر لگی ہوئی کھجور خریدنے سے منع فرمایا لیکن اصحاب عرایا کو اس کی اجازت دی اور تازہ انگور کو خشک انگور کے عوض اور تمام پھلوں کو اندازے سے بیچنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

٨٨٣ : بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

٨٨٣: باب دلالی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے

١٣١٤ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُبْنُ مَنِيْعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا النَّجْشَ مَا النَّجْشُ اَنْ يَّاْتِىَ الرَّجُلُ الَّذِىْ يُبْصِرُ السِّلْعَةَ اِلٰى صَاحِبِ السِّلْعَةِ فَيَسْتَامُ بِاَكْثَرَ مِمَّا تَسْوٰى وَذٰلِكَ عِنْدَ مَايَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِىْ يُرِيْدُ اَنْ يَغْتَرَّ الْمُشْتَرِىَ بِهٖ وَلَيْسَ مِنْ رَاْيِهِ الشِّرَاءُ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَنْخَدِعَ الْمُشْتَرِىْ بِمَا يَسْتَامُ وَهٰذَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَدِيْعَةِ قَالَ الشَّافِعِىُّ وَاِنْ نَجَشَ رَجُلٌ فَالنَّاجِشُ اٰثِمٌ فِيْمَا يَصْنَعُ وَالْبَيْعُ جَائِزٌ لِاَنَّ الْبَائِعَ غَيْرُ النَّاجِشِ.

١٣١٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں نجش نہ کرو۔ قتیبہ کہتے ہیں کہ وہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ نجش حرام ہے نجش یہ ہے کہ کوئی ماہر تجارت آئے اور خریدار کی موجودگی میں تاجر کے پاس آ کر سامان کی اصل قیمت سے زیادہ قیمت لگائے اور مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہو۔ یہ دھوکہ کی ایک قسم ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نجش کرے تو وہ اپنے اس فعل کے سبب گناہ گار ہوگا لیکن بیع جائز ہے کیونکہ بیچنے والے نے نجش نہیں کیا۔

٨٨٤ : بَابُ مَاجَاءَ فِى الرُّجْحَانِ فِى الْوَزْنِ

٨٨٤: باب تولتے وقت جھکاؤ

١٣١٥ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا

١٣١٥: سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور

وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ وَعِنْدِيْ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ الرُّجْحَانَ فِي الْوَزْنِ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سِمَاكٍ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

مخرفہ عبدی ہجر کے مقام پر کپڑا بیچنے کے لئے لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میرے پاس ایک تولنے والا تھا جو اجرت پر تولتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تولو اور جھکاؤ کے ساتھ تولو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت سویدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء وزن میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث سماک سے اور وہ ابوصفوان سے نقل کرتے ہوئے پوری حدیث بیان کرتے ہیں۔

۸۸۵: بَابُ مَاجَاءَ فِي اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ

۸۸۵: باب تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی میں مہلت اور اس سے نرمی کرنا

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْوَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الْيُسْرِ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَحُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَعُبَادَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابوالیسرؓ، ابوقتادہؓ، حذیفہؓ، ابومسعودؓ اور عبادہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔
حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُوْسِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۱۷: حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی اُمتوں میں سے کسی شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ نکلی لیکن اتنا تھا کہ وہ شخص امیر تھا اور لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی مقروض تنگدست ہو تو اسے معاف کر دیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ حق دار ہیں لہٰذا اس سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَطْلِ

۸۸۶: باب مال دار کا قرض کی

الْغَنِيِّ اَنَّهٗ ظُلْمٌ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيْدِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنَاهُ اِنَّهٗ اِذَا اُحِيْلَ الرَّجُلُ عَلٰى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهٗ فَقَدْ بَرِئَ الْمُحِيْلُ وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْمُحِيْلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا تَوِيَ مَالُ هٰذَا بِاِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ فَلَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْاَوَّلِ وَاحْتَجُّوْا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهٖ حِيْنَ قَالُوْا لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى قَالَ اِسْحٰقُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى هٰذَا اِذَا اُحِيْلَ الرَّجُلُ عَلٰى اٰخَرَ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ مَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ تَوًى.

ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے

۱۳۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیر آدمی کی طرف سے قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور کسی شخص کو کسی مالدار شخص کی طرف تحویل [1] کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے وصول کرے۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور شریدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کسی کو کسی مالدار کی طرف حوالہ کیا جائے تو اس سے وصول کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اس مالدار نے قبول کر لیا تو قرض دار بری ہو گیا وہ اس سے طلب نہیں کر سکتا۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر محال علیہ (جس کی طرف حوالہ کیا گیا) مفلس ہو جائے اور قرض خواہ کا مال ضائع ہو جائے تو اس صورت میں وہ دوبارہ پہلے قرض دار سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہو سکتا۔ اسحٰقؒ بھی اس قول کے یہی معنی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی دوسرے کی طرف حوالہ کیا جائے اور جو بظاہر غنی معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں وہ مفلس ہو تو اس صورت میں قرض خواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پہلے قرضدار سے رجوع کرے۔

۸۸۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ اِلَيْكَ بِالشَّيْءِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا

۸۸۷: باب بیع منابذہ اور ملامسہ

۱۳۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو سعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب میں تمہاری طرف کوئی چیز پھینکوں گا ہمارے درمیان بیع میں واجب ہو گئی۔ (یہ بیع منابذہ ہے) بیع ملامسہ یہ ہے کہ اگر

---

[1] تحویل: حوالہ سے جس کے معنی یہ ہیں کہ مقروض اپنے قرض خواہ سے کہے کہ میرے اوپر جتنا تمہارا قرض ہے وہ تم فلاں شخص سے وصول کر لو۔ اب قرض خواہ کو اس شخص سے وصول کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم، مترجم)

لَمَسْتَ الشَّیْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَیْعُ وَاِنْ کَانَ لَا یَرٰی مِنْهُ شَیْئًا مِثْلُ مَایَکُوْنُ فِی الْجِرَابِ اَوْغَیْرُ ذٰلِکَ وَاِنَّمَا کَانَ هٰذَا مِنْ بُیُوْعِ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِکَ.

میں نے کوئی چیز چھولی تو بیع واجب ہوگئی اگر چہ اس نے کچھ بھی نہ دیکھا ہو۔ مثلاً وہ چیز کسی تھیلے وغیرہ میں ہو۔ یہ دور جاہلیت کی بیع ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ان سے منع فرمایا۔

۸۸۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِی السَّلَفِ فِی الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

۸۸۸: باب غلہ اور کھجور میں بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت ادا کرنا)

۱۳۲۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثَّمَرِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ قَالَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجَازُوا السَّلَفَ فِی الطَّعَامِ وَالثِّیَابِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یُعْرَفُ حَدُّهٗ وَصِفَتُهٗ وَاخْتَلَفُوْا فِی السَّلَمِ فِی الْحَیَوَانِ فَرَاٰی بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمُ السَّلَمَ فِی الْحَیَوَانِ جَائِزًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَاَهْلِ الْکُوْفَةِ.

۱۳۲۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کی قیمت پیشگی ادا کردیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو بیع سلم کرے (یعنی پیشگی قیمت ادا کرے) تو وہ معلوم پیمانہ اور معلوم وزن میں معلوم وقت تک کرے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیؓ اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک غلے، کپڑے اور ان دوسری چیزوں میں جن کی مقدار اور صفت معلوم ہو، بیع سلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت دینے) میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اسے جائز کہتے ہیں جب کہ بعض صحابہؓ، سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ جانوروں کی بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت ادا کرنے) کو نا جائز کہتے ہیں۔

۸۸۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَرْضِ الْمُشْتَرَکِ یُرِیْدُ بَعْضُهُمْ بَیْعَ نَصِیْبِهٖ

۸۸۹: باب مشترکہ زمین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے؟

۱۳۲۱ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ الْیَشْکُرِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ شَرِیْکٌ فِیْ حَائِطٍ فَلَا یَبِعْ نَصِیْبَهٗ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی یَعْرِضَهٗ عَلٰی شَرِیْکِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَقُوْلُ سُلَیْمَانُ الْیَشْکُرِیُّ

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی شخص کا کسی باغ میں حصہ ہو تو وہ اپنا حصہ اپنے دوسرے شریک کو بتائے بغیر فروخت نہ کرے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سلیمان یشکری کا حضرت جابر بن عبداللہؓ کی زندگی میں انتقال ہوگیا۔ قتادہ اور ابو بشر نے بھی سلیمان سے

يُقَالُ اِنَّهُ مَاتَ فِىْ حَيٰوةِ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلاَ اَبُوْبِشْرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلاَ نَعْرِفُ لِاَحَدٍمِنْهُمْ سَمَاعًامِنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَلَعَلَّهٗ سَمِعَ مِنْهُ فِىْ حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَاِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيْفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهٗ كِتَابٌ.

کوئی حدیث نہیں سنی۔ امام بخاریؒ ہی فرماتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ سلیمان یشکری سے عمرو بن دینار کے علاوہ کسی اور کا سماع ہو۔ انہوں نے بھی شاید حضرت جابرؓ کی زندگی ہی میں ان سے احادیث سنی ہوں۔ اور قتادہ سلیمان یشکری کی کتاب سے حدیثیں نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے منقول احادیث لکھی ہوئی تھیں۔

۱۳۲۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ذَهَبُوْا بِصَحِيْفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَاَخَذَهَا اَوْ قَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوْا بِهَا اِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا فَاَتَوْنِىْ بِهَا فَلَمْ اَرْوِهَا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ.

۱۳۲۲: علی بن مدینی، یحیٰی بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہؓ کی کتاب حسن بصری کے پاس لے گئے تو انہوں نے اسے رکھ لیا۔ یا فرمایا کہ اس سے احادیث نقل کیں۔ پھر لوگ اسے قتادہ کے پاس لے گئے۔ تو انہوں نے اس سے روایت کی پھر میرے پاس لائے لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی۔ ہمیں یہ باتیں ابوبکر عطار نے علی بن مدینی کے حوالے سے بتائیں۔

۸۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِى الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

۸۹۰: باب بیع مخابرہ اور معاومہ

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِى الْعَرَايَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۲۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا لیکن عرایا میں ان کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱: بَابٌ

۸۹۱: باب

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلاَ السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ سَعِّرْلَنَا فَقَالَ اِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّىْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِىْ بِمَظْلِمَةٍ فِىْ دَمٍ وَلاَ مَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۲۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مہنگائی ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ قیمتیں مقرر کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، نرخ مقرر کرنے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی شخص مجھ سے اپنے خون یا مال میں ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۲: بَابُ مَاجَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ

۸۹۲: باب کہ بیع میں دھوکہ

فِی الْبُیُوْعِ

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَافَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلاً فَقَالَ یَاصَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَا اَفَلاَ جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِی الْحَمْرَآءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ بُرَیْدَةَ وَاَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ دِیْنَارٍ وَ حُذَیْفَةَ ابْنِ الْیَمَانِ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ کَرِهُوْا الْغِشَّ وَقَالُوْا الْغِشُّ حَرَامٌ.

دینا حرام ہے

۱۳۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں نمی محسوس کی تو فرمایا۔ اے غلہ کے مالک یہ کیا ہے۔ غلہ فروخت کرنے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بارش کی وجہ سے گیلا ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس بھیگے ہوئے مال کو اوپر کیوں نہیں رکھ دیا تا کہ لوگ دیکھ سکیں۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابوحمراءؓ، ابن عباسؓ، بریدؓ، ابو بردہ بن دینارؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک خرید وفروخت میں دھوکہ وفریب حرام ہے۔

۸۹۳: بَابُ مَاجَاءَ فِی اسْتِقْرَاضِ الْبَعِیْرِ اَوِالشَّیْءِ مِنَ الْحَیَوَانِ

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطٰی سِنًّا خَیْرًا مِنْ سِنِّهٖ وَقَالَ خِیَارُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ قَضَآءً وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْیَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ یَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ مِنَ الْاِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَکَرِهَ بَعْضُهُمْ ذٰلِکَ.

۸۹۳: باب اونٹ یا کوئی جانور قرض لینا

۱۳۲۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا اور ادائیگی کے وقت اس سے بہتر اونٹ دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو بہتر ین طریقے سے قرض ادا کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو رافعؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعبہ اور سفیان، سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ اونٹ بطور قرض لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۳۲۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے قرض کا تقاضا کیا اور کچھ بدتمیزی سے پیش آیا۔ صحابہ کرامؓ نے اسے جواب دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ حق والے کو کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً فَقَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

اس کے لئے ایک اونٹ خریدو اور اسے دے دو۔ صحابہ کرامؓ نے تلاش کیا تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملا اس جیسا نہ مل سکا۔ فرمایا اسے خرید کر اسے دے دو۔ تم میں سے بہتر وہی ہے جو قرض کی ادائیگی کرنے میں اچھا ہو۔

١٣٢٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٣٢٨: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلمہ بن کُہیل سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٢٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ فِي الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٣٢٩: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر جب آپ ﷺ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو مجھے حکم دیا کہ اس شخص کو اونٹ دے دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے کوئی جوان اونٹ نہیں ہے۔ البتہ اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ وہی لوگ اچھے ہیں جو قرض کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٨٩٤: بَابٌ

٨٩٤: باب

١٣٣٠: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

١٣٣٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرم روی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والے اور نرمی ہی کے ساتھ قرض ادا کرنے کو پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

١٣٣١: حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا اشْتَرٰى سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ

١٣٣١: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک شخص کو بخش دیا۔ وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضہ قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح حسن ہے۔

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۸۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَارِمٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَآءَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَ اِسْحٰقَ وَ قَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءَ فِي الْمَسْجِدِ.

۸۹۵: باب مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت کے بارے میں

۱۳۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید وفروخت کرتا ہے تو کہو اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو کہ اللہ تمہاری چیز واپس نہ لوٹائے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجد میں خرید وفروخت حرام ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم مسجد میں خرید وفروخت کی اجازت دیتے ہیں۔

اَبْوَابُ الْاَحْكَامِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکومت اور قضاء کے بارے میں

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۹۶: بَابُ مَاجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِيُ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِيْنِيْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كِفَافًافَمَا اَرْجُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ وَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ عِنْدِيْ بِمُتَّصِلٍ وَعَبْدُالْمَلِكِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ هٰذَا هُوَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَمِيْلَةَ.

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ بِلَالِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَآءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُجْبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيُسَدِّدُهٗ.

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ بِلَالِ

۸۹۶: باب قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث

۱۳۳۳: حضرت عبداللہ بن موہبؒ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ابن عمرؓ سے فرمایا: جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرو۔ انہوں نے کہا۔ اے امیر المومنین آپؓ مجھے اس کام سے معاف رکھیں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا تم اسے ناپسند کیوں کرتے ہو حالانکہ تمہارے والد بھی تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے قاضی بن کر لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلے کئے تو امید ہے کہ وہ برابر، برابر چھوٹ جائے۔ اس کے بعد بھی کیا میں اس کی امید رکھوں۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ عبدالملک جو معتمر سے نقل کرتے ہیں وہ عبدالملک بن جمیلہ ہیں۔

۱۳۳۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے منصب قضا کا خود سوال کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس شخص کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس کی مدد اور غلط راستے پر جانے سے روکنے کے لئے ایک فرشتہ اترتا ہے۔

۱۳۳۵: خیثمہ بصری حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قضاء کے عہدے پر فائز ہونا چاہتا ہے

ابْنِ مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَاَلَ فِيْهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى.

اوراس کے لئے سفارشیں کرتا ہے۔ اسے اس کے نفس پر چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی غیبی مدد نہیں ہوتی اور جسے زبردستی اس منصب پر فائز کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے لئے ایک فرشتہ اتارتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسرائیل کی عبد الاعلیٰ سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ الْقَضَآءَ اَوْجُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قضاء سونپی گئی یا (فرمایا) اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۸۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِيْ يُصِيْبُ وَ يُخْطِئُ

۸۹۷: باب قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ وَاحِدٌ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَانَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم فیصلہ کرتے وقت غور و فکر سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر خطاء ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو سفیان ثوریؒ کی یحییٰ بن سعید سے روایت کے متعلق عبدالرزاق کی سند کے علاوہ کسی اور سند سے نہیں جانتے۔ عبدالرزاق معمر سے اور وہ سفیان ثوریؒ سے روایت کرتے ہیں

۸۹۸: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَاضِيْ كَيْفَ يَقْضِيْ

۸۹۸: باب قاضی کیسے فیصلے کرے

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ

۱۳۳۸: حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو پوچھا کہ تم کس طرح فیصلے کرو گے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب

فَقَالَ اَقْضِیْ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَھِدُ رَاْیِیْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ.

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ اَخٍ لِلْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ عَنْ اُنَاسٍ مِنْ اَھْلِ حِمْصَ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ عِنْدِیْ بِمُتَّصِلٍ وَ اَبُوْ عَوْنٍ الثَّقَفِیُّ اسْمُہٗ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ.

۸۹۹: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاِمَامِ الْعَادِلِ

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْکُوْفِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَدْنَاھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ وَاَبْعَدَھُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ اَوْفٰی حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ.

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْبَکْرٍ الْعَطَّارُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَاجَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطَانُ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

۹۰۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی الْقَاضِیْ لَا یَقْضِیْ

میں نہ ہو (یعنی تم نہ پاؤ) انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو۔ عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب وسنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق بخشی۔

۱۳۳۹: محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ دونوں شعبہ سے وہ ابوعون سے وہ حارث سے وہ کئی اہل حمص سے اور وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند متصل نہیں۔ ابوعون ثقفی کا نام محمد بن عبیداللہ ہے۔

۸۹۹: باب عادل امام

۱۳۴۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا اور سب سے زیادہ قابل نفرت اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۴۱: حضرت ابن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۹۰۰: باب قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب

بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلاَ مَهَا

۱۳۴۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضَا اِلَيْكَ رَجُلاَنِ فَلاَ تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلاَمَ الْاٰخِرِ فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَقْضِيْ قَالَ عَلِيٌّ زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

تک فریقین کے بیانات نہ سن لے

۱۳۴۲: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جب دو آدمی تمہارے پاس فیصلہ لینے آئیں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا۔ عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لوگے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ (قاضی) یعنی فیصلے کرتا رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِمَامِ الرَّعِيَّةِ

۹۰۱: باب رعایا کی خبر گیری

۱۳۴۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلاً عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ يُكْنٰى اَبَامَرْيَمَ.

۱۳۴۳: حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کے حاجتمندوں محتاجوں اور مسکینوں کے لئے اپنے دروازے بند کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات، ضروریات اور فقر کو دور کرنے سے پہلے آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ اس پر معاویہؓ نے اس وقت ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔ عمرو بن جہنی کی کنیت ابو مریم ہے۔

۱۳۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۴۴: علی بن حجر، یحییٰ بن حمزہ سے وہ یزید بن ابی مریم سے وہ قاسم بن مخیمرہ سے اور وہ ابو مریم رضی اللہ عنہ سے (جو صحابی ہیں) اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۰۲ : بَابُ مَاجَاءَ لاَ يَقْضِي الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ

۹۰۲: باب قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

۱۳۴۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِيْ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ تَحْكُمَ

۱۳۴۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ (جو قاضی تھے) کو لکھا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت

بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ بَكْرَةَ اسْمُهٗ نُفَيْعٌ

میں کبھی فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا نام نفیع ہے۔

۹۰۳: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ هَدَايَا الْاُمَرَاءِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَوْدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ عُمَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَاَبِيْ حُمَيْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ دَاوٗدَ الْاَوْدِيِّ۔

۹۰۳: باب امراء کو تحفے دینا

۱۳۴۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں روانہ ہوگیا۔ آپ ﷺ نے میری روانگی کے بعد کسی شخص کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہیں واپس کیوں بلایا۔ اس لیے کہ میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے۔ اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز لے کر حاضر ہوگا۔ میں نے یہی کہنے کے لئے تمہیں بلایا تھا۔ اب جاؤ۔ اس باب میں حضرت عدی بن عمیرہؓ، بریرہؓ، مستور بن شدادؓ، ابوحمیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو اسامہ کی روایت والی سند سے جانتے ہیں۔ ابو اسامہ، داؤد اودی سے نقل کرتے ہیں۔

۹۰۴: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ الْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَآئِشَةَ وَابْنِ حَدِيْدَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا

۹۰۴: باب مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والا

۱۳۴۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ابن حدیدہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن ہے۔ یہ حدیث ابوسلمہؓ بن عبدالرحمنؓ، حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی مروی ہے۔ ابوسلمہؓ اس حدیث کو اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ روایت صحیح نہیں۔ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے سنا کہ حضرت ابوسلمہؓ کی عبداللہ

يَصِحُّ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ وَاَصَحُّ.

بن عمروؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث اس باب کی سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔

۱۳۴۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۴۸: ابو موسیٰ، محمد بن مثنیٰ، ابو عامر عقدی سے وہ ابن ابی ذئب سے وہ خالد حارث بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوسلمہؓ سے اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۵ : بَابُ مَاجَاءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

۹۰۵: باب تحفہ اور دعوت قبول کرنا

۱۳۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ بَزِيْعٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَ سُلَيْمَانَ وَ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۴۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا ایک کھر بھی ہدیے میں دیا جائے تو میں قبول کرلوں اور اگر اس پر دعوت دی جائے تو ضرور جاؤں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، سلیمانؓ، معاویہ بن حیدہؓ اور عبدالرحمٰن بن علقمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔

۹۰۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ

۹۰۶: باب اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۵۰: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے پاس اپنے تنازعات لیکر آتے ہو تاکہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں۔ اور میں بھی ایک انسان ہوں ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو پس اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کردوں تو میں اس کے لیے دوزخ کا ایک ٹکڑا کاٹتا ہوں۔ لہٰذا وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، عائشہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ام سلمہؓ حسن صحیح ہے۔

۹۰۷: بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ کِنْدَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِیْ عَلٰی اَرْضٍ لِیْ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ هِیَ اَرْضِیْ وَفِیْ یَدِیْ لَیْسَ لَهٗ فِیْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِیِّ اَلَکَ بَیِّنَةٌ قَالَ فَلَکَ یَمِیْنُهٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا یُبَالِیْ عَلٰی مَاحَلَفَ عَلَیْهِ وَلَیْسَ یَتَوَرَّعُ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَیْسَ لَکَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِیَحْلِفَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِکَ لِیَاْکُلَهٗ ظُلْمًا لَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ حَدِیْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَیْرُهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ اَلْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ هٰذَا حَدِیْثٌ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِیُّ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ ضَعَّفَهُ ابْنُ الْمُبَارَکِ وَغَیْرُهٗ .

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْکَرٍ الْبَغْدَادِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۰۷: باب مدعی کے لئے گواہ اور مدعیٰ علیہ پر قسم ہے

۱۳۵۱: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضر موت اور کندہ سے ایک ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے جبکہ کندی نے عرض کیا۔ وہ میری زمین ہے، میرے ہاتھ میں ہے کسی کا اس پر کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے پوچھا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم اس سے قسم لے سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو فاجر آدمی ہے قسم اٹھالے گا پھر اس میں پرہیزگاری بھی نہیں۔ فرمایا تم اس سے قسم کے علاوہ کچھ بھی نہیں لے سکتے۔ پس اس نے قسم کھائی اور جانے کے لیے مڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر قسم کھائی تا کہ اسے ظلماً کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور اشعث بن قیسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث وائل بن حجرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مدعی کے لئے گواہ پیش کرنا اور مدعی علیہ کے لئے قسم کھانا ضروری ہے۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ محمد بن عبیداللہ عرزمی حدیث میں حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ ابن مبارکؒ وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

۱۳۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِ هِمْ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِىْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی علیہ کے ذمہ اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔

۹۰۸: بَابُ مَاجَاءَ فِى الْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

اگر ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيْعَةُ وَاَخْبَرَنِىْ ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسُرَّقَ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا ربیع کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے مجھے بتایا کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں پڑھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حسن غریب ہے۔

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

۱۳۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ وَهٰذَا اَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوٰى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَاَوْا اَنَّ الْيَمِيْنَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزَةٌ فِى الْحُقُوْقِ

۱۳۵۶: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی پر فیصلہ کیا۔ یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ بھی جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم بھی یہ حدیث جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے۔

وَالْاَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالُوْا لَا يُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ اِلَّا فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ وَلَمْ يَرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ اَنْ يُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ.

یہ حقوق واموال میں جائز ہے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی ایک گواہ اور قسم پر حقوق واموال میں فیصلہ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ بعض اہل کوفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے بدلے مدعی سے قسم لے کر فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

۹۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ

۹۰۹: باب مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ قَالَ شَقِيْصًا اَوْ قَالَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ اَيُّوْبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَعْنِيْ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۵۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی بازار کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے تو وہ غلام آزاد ہو گیا۔ ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔ جتنا اس کا حصہ تھا۔

ایوب کہتے ہیں کہ نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا اس سے اتنا آزاد ہوا جتنا اس نے آزاد کیا۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ سالم نے یہ حدیث اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِنْ مَالِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۵۸: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی قیمت پوری ہو جاتی ہے تو وہ غلام آزاد ہے۔ (یعنی اسے چاہیے کہ تمام حصہ داروں کو ان کے حصے کی قیمت ادا کر کے غلام کو مکمل آزاد کر دے) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا اَوْ قَالَ شَقِيْصًا فِيْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ

۱۳۵۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر وہ مالدار ہے تو اسے پورا آزاد کرائے اور اگر غریب ہے تو غلام کی بازار کے مطابق صحیح قیمت مقرر کی جائے۔ اور پھر جو حصہ آزاد نہیں ہوا اس کے لئے غلام سے محنت کرا کے بقیہ حصہ کی قیمت ادا کر دی جائے۔ لیکن اس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا

يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۳۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ شَقِيْصًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا اَرْوٰى اَبَانُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي السِّعَايَةِ فَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ السِّعَايَةَ فِيْ هٰذَا وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اِسْحٰقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ غَرِمَ نَصِيْبَ اَخِيْهِ وَعَتَقَ الْعَبْدُمِنْ مَالِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَتَقَ وَلَا يُسْتَسْعٰى وَقَالُوْا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِوَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ.

۹۱۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعُمْرٰى

۱۳۶۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْمِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَآئِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ.

۱۳۶۲ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَآءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى

جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۶۰: سعید بن ابی عروبہ نے اسی کی مثل حدیث نقل کی اور (نصیبہ) کی جگہ ''شقیصہ'' کالفظ استعمال کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابوعروبہ کی روایت کی مثل نقل کی لیکن محنت کا ذکر نہیں کیا۔ غلام سے محنت کرانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے محنت کرائی جائے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں ۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے تو دیکھا جائے اگر اس کے پاس اپنے ساتھی کا حصہ ادا کرنے کے لئے مال ہے تو یہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہو گا لیکن اس سے محنت مشقت نہیں کرائی جائیگی۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے مطابق رائے دی ہے۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۰: باب عمر بھر کے لئے کوئی چیز ھبہ کرنا

۱۳۶۱: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا اس میں رہنے والوں کے لئے میراث ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، جابرؓ، ابوہریرہؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۳۶۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی گھر کسی کو ساری عمر رہنے کے لئے دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ گھر تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لئے ہے تو وہ اسی کا رہے گا۔ جسے دیا گیا اور جس نے اسے دیا ہے دوبارہ اس کا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس میں میراث واقع ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو معمر اور کئی راوی بھی

مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ وَلِعَقِبِهٖ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْمِرَ هَا لَاتَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ وَاِذَا لَمْ يَقُلْ لِعَقِبِكَ فَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلَى الْاَ وَّلِ اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَ هْلِهَا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا اِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ وَاِنْ لَمْ تُجْعَلْ لِعَقِبِهٖ وَهُوَقَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ.

زہری سے مالک ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین نے زہری سے روایت کیا لیکن "ولعقبہ" کے الفاظ مذکور نہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب گھر دینے والے نے کہا یہ ساری زندگی تیرے لئے اور تیرے بعد والوں کے لئے ہے تو یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔ اور اگر وارثوں کا ذکر نہ کیا تو اس شخص کی وفات کے بعد مالک کو مکان واپس کر دیا جائے گا۔ مالکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عمریٰ اس کا ہے جسے دیا گیا۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عمریٰ اسی کا ہوگا جسے دیا گیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اسکے حق دار ہوں گے خواہ دیتے وقت وارثوں کا ذکر کیا گیا یا نہیں۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

۹۱۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّقْبٰى

۹۱۱: باب رقبیٰ

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَبْنِ اَبِيْ هِنْدٍعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَ ةٌ لِاَهْلِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوْفًا وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَبَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمْرٰى وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى فَاَجَازُوْ الْعُمْرٰى وَلَمْ يُجِيْزُوْا الرُّقْبٰى وَ تَفْسِيْرُ الرُّقْبٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰذَا الشَّيْءُ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنْ مُتَّ قَبْلِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ اِلَيَّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ الرُّقْبٰى مِثْلُ الْعُمْرٰى وَهِيَ لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ.

۱۳۶۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے اور وہ اسی کا ہو جاتا ہے جس کو دیا جاتا ہے اسی طرح رقبیٰ بھی جائز ہے اور اسی کا ہو جاتا ہے جسے کو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ابوزبیر سے اور وہ جابرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ رقبیٰ عمریٰ ہی کی طرح جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کوفہ وغیرہ عمریٰ اور رقبیٰ میں تفریق کرتے ہیں پس وہ عمریٰ کو جائز اور رقبیٰ کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا دوسرے کو کہے جب تک تو زندہ ہے یہ چیز تیرے لئے ہے اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو یہ دوبارہ میری ملکیت ہو جائے گی۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں رقبیٰ بھی عمریٰ کی طرح ہے یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ دوبارہ دینے والے کی ملکیت میں نہیں آتا۔

۹۱۲ : بَابُ مَاذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

۱۳۶۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْاَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْاَحَلَّ حَرَامًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۹۱۲: باب لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث

۱۳۶۴: حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے۔ البتہ وہ صلح جس میں حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہا گیا ہو جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اپنی شروط پوری کرنی چاہیے مگر کوئی ایسی شرط ہو جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (جائز نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۱۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِى الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا

۱۳۶۵ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِىْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَأْطَئُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَالَ مَالِىْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِىَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالُوْا لَهٗ اَنْ يَمْنَعَ جَارَهٗ اَنْ يَضَعَ خَشَبَةً فِىْ جِدَارِهٖ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۹۱۳: باب پڑوسی کی دیوار پر لکڑی رکھنا

۱۳۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی سے اس کی دیوار پر لکڑی (یعنی چھت کا شہتیر وغیرہ) رکھنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنے سر جھکا دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرتے دیکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں یہ حدیث تمہارے کندھوں پر ماروں گا (یعنی اس پر عمل کروا کے رہوں گا)۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور مجمع بن جاریہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم سے منقول ہے کہ پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع کرنا جائز ہے۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۴ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَايُصَدِّقُهٗ صَاحِبُهٗ

۱۳۶۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَحْمَدُ ابْنُ مَنِيْعٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۹۱۴: باب قسم دلانے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے

۱۳۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قسم

اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی مَایُصَدِّقُکَ بِهٖ صَاحِبُکَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّامِنْ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ اَخُوْسُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ یَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ وَرُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا کَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَالنِّیَّةُ نِیَّةُ الْحَالِفِ وَاِنْ کَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُوْمًا فَالنِّیَّةُ الَّذِی اسْتَحْلَفَ.

اسی صورت میں صحیح ہوگی جب تمہارا ساتھی (قسم دینے والا) تمہاری تصدیق کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہشیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہشیم، سہیل بن ابو صالح کے بھائی عبداللہ بن ابوصالح سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر قسم کھلانے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والی کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم کھلانے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۱۵: بَابُ مَاجَاءَ فِی الطَّرِیْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِیْهِ کَمْ یُجْعَلُ

۹۱۵: باب اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْمُثَنّٰی بْنِ سَعِیْدٍ الضُّبَعِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِیْرِ ابْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِیْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ.

۱۳۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستہ سات گز چوڑا بناؤ۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا الْمُثَنّٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ کَعْبٍ الْعَدَوِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ فَاجْعَلُوْ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِیْثُ بُشَیْرِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهُوَ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ.

۱۳۶۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم لوگوں میں راستے کی وجہ سے اختلاف ہوجائے تو راستہ کو سات گز چوڑا بناؤ۔

یہ حدیث وکیع کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بشیر بن کعب کی حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو بعض محدثین قتادہ سے وہ بشیر نہیک سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۱۶: بَابُ مَاجَاءَ فِی تَخْیِیْرِ الْغُلَامِ بَیْنَ اَبَوَیْهِ اِذَا افْتَرَقَا

۹۱۶: باب والدین کی جدائی کے وقت بچے کو اختیار دیا جائے

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ ابْنِ سَعِیْدٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ الثَّعْلَبِیِّ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۳۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بچے کو اختیار دیا چاہے تو باپ کے ساتھ رہے اور چاہے تو ماں کے پاس۔ اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ

وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيهِ وَاُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَدِّ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاَبُو مَيْمُونَةَ اسْمُهُ سُلَيْمٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَا مَاكَانَ الْوَلَدُ صَغِيرًا فَالْاُمُّ اَحَقُّ فَاِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِينَ خُيِّرَ بَيْنَ اَبَوَيْهِ وَهِلَالُ بْنُ اَبِي مَيْمُونَةَ هُوَ هِلَالُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اُسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ .

اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ ابومیمونہ کا نام سلیم ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ بچے کو اختیار دیا جائے کہ چاہے تو ماں کے ساتھ رہے اور چاہے تو باپ کے ساتھ رہے۔ یعنی جب ماں باپ میں کوئی جھگڑا وغیرہ ہو جائے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ جب تک بچہ چھوٹا ہے اس کی ماں زیادہ مستحق ہے۔ اور جب اس کی عمر سات سال ہو جائے تو اسے اختیار دیا جائے کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے۔ ہلال بن ابی میمونہ، علی بن اسامہ کے بیٹے اور مدنی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۱۷ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَالِدَ يَاْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

۹۱۷: باب باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے

۱۳۷۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَاَكْثَرُهُمْ قَالُوا عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا اِنَّ يَدَ الْوَالِدِ مَبْسُوطَةٌ فِي مَالِ وَلَدِهٖ يَاْخُذُ مَاشَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَاْخُذُ مِنْ مَالِهٖ اِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ.

۱۳۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا سب سے بہترین مال وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاتے ہو۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی میں داخل ہے۔ اس باب میں جابرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے اسے عمارہ بن عمیر سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ اکثر نے ان کی پھوپھی کے واسطہ سے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ والد کو اپنے بیٹے کے مال پر پورا حق ہے جتنا چاہے لے سکتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ والد بیٹے کے مال میں سے صرف ضرورت کے وقت ہی لے سکتا ہے۔

۹۱۸ : بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ

۹۱۸: باب کسی شخص کی کوئی

مَایُحْکَمُ لَهٗ مِنْ مَالِ الْکَاسِرِ

۱۳۷۱ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَهْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِیْ قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَآئِشَةُ الْقَصْعَةَ بِیَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَاِنَآءٌ بِاِنَآءٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۱۳۷۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُوَیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ وَهٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَاِنَّمَا اَرَادَ عِنْدِیْ سُوَیْدٌ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَحَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ اَصَحُّ.

چیز توڑی جائے تو؟

۱۳۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات میں کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھانا ایک پیالے میں ڈال کر بطور ہدیہ بھیجا۔ حضرت عائشہؓ نے اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ گر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کھانے کے بدلے کھانا اور پیالے کے بدلے پیالہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ کسی سے مستعار لیا تو وہ گم ہو گیا۔ پس آپ ﷺ ضامن ہوئے اسکے یعنی اس کے عوض ایک پیالہ انہیں دیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے نزدیک سوید وہی حدیثیں مراد لیتے ہیں۔ جو سفیان ثوریؒ نقل کرتے ہیں اور سفیان ثوریؒ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۹ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

۱۳۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِیْرٍ الْوَاسِطِیُّ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَیْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ یَقْبَلْنِیْ فَعُرِضْتُ عَلَیْهِ مِنْ قَابِلٍ فِیْ جَیْشٍ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَابَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ ثُمَّ کَتَبَ اَنْ یُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

۱۳۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ کَتَبَ اَنَّ هٰذَا حَدُّ مَابَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ وَذَکَرَ ابْنُ عُیَیْنَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ حَدَّثْتُ بِهٖ

۹۱۹: باب مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں

۱۳۷۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک لشکر میں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت نہیں دی۔ پھر آئندہ سال دوبارہ ایک لشکر کی تیاری کے موقع پر پیش کیا گیا جب کہ میری عمر پندرہ سال تھی۔ اس مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے پھر اپنے عاملوں کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

۱۳۷۴: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ عبیداللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ عبداللہ بن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس حدیث میں عمر بن عبدالعزیز کے اپنے عاملوں کو حکم دینے کا تذکرہ نہیں کرتے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن

عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدٌّمَابَيْنَ الذُّرِّيَةِ وَالْمُقَاتِلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهٖ يَقُوْلُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ يَرَوْنَ اَنَّ الْغُلَامَ اِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الرِّجَالِ وَاِنِ احْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الرِّجَالِ وَقَالَ اَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لِلْبُلُوْغِ ثَلٰثُ مَنَازِلَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ اَوِالْاِحْتِلَامُ فَاِنْ لَّمْ يُعْرَفْ سِنُّهٗ وَلَا احْتِلَامُهٗ فَالْاِ نْبَا تُ يَعْنِي الْعَانَةَ.

عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ جہاد میں لڑنے والوں اور بچوں کے درمیان حد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔
امام شافعیؒ، ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کا حکم مردوں کا ہوگا اور اگر پندرہ برس سے پہلے بالغ ہو جائے (یعنی احتلام آئے) تو اس کا حکم بھی مردوں ہی کا ہوگا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ بالغ ہونے کی تین علامات ہیں۔ پندرہ سال کا ہو جانا یا احتلام ہونا۔ اگر یہ دونوں معلوم نہ ہو سکیں تو زیر ناف بالوں کا آنا۔

۹۲۰: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ

۹۲۰: باب جو شخص اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرے

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدِ الْاَشَجُّ ثَنَاحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَرَّبِيْ خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهٗ لِوَآءٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُفَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ اٰتِيَهٗ بِرَاْسِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحٰقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَآءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَآءِ عَنْ اَبِيْهِ وَرُوِيَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَآءِ عَنْ خَالِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۷۵: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میرے ماموں ابو بردہ بن نیار میرے پاس سے گزرے تو ان کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ میں نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ایسے آدمی کا سر لانے کا حکم دیا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔ اس باب میں قرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث براء حسن غریب ہے۔ محمد بن اسحٰق بھی یہ حدیث عدی بن ثابت سے اور وہ براء سے نقل کرتے ہیں۔ اشعث بھی یہ حدیث عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اشعث، عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے ماموں سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۹۲۱: بَاب مَاجَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْاٰخَرِفِي الْمَآءِ

۹۲۱: باب دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی دینے سے متعلق جن میں سے ایک کا کھیت اونچا اور دوسرے کا کھیت پست ہو

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلاً

۱۳۷۶: حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے انہیں بتایا کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے پاس

مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّۃِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِھَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَآءَ یَمُرُّ فَاَبٰی عَلَیْہِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اسْقِ یَازُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِکَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اَنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِکَ فَتَلَوَّنَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَازُبَیْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَلْاٰیَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰی شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ وَرَوَاہُ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ عَنِ اللَّیْثِ وَیُوْنُسَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ نَحْوَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ .

حضرت زبیرؓ سے پتھریلی زمین کی ان نالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا۔ پانی کو چلتا چھوڑ دیا جائے۔ زبیرؓ نے انکار کیا۔ پس وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اے زبیرؓ تم اپنے کھیتوں کو پانی پلا کر اپنے پڑوسی کے کھیتوں میں چھوڑ دیا کرو۔ اس پر انصاری غصہ میں آگئے اور کہنے لگے۔ یہ آپ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اس لئے آپ ﷺ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے زبیرؓ تم اپنے کھیتوں کو پانی دے کر پانی روک لو۔ یہاں تک کہ منڈیر تک واپس چلا جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ آیت اس مسئلے میں نازل ہوئی "فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ......" (تمہارے رب کی قسم ان لوگوں کا ایمان اسی وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک یہ آپ ﷺ کو اپنے جھگڑوں میں منصف نہ بنائیں اور پھر آپ ﷺ کے فیصلے کو تہ دل سے قبول نہ کرلیں اور ان کے دلوں میں اس فیصلے کے متعلق ذرا سی بھی کدورت باقی نہ رہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ، زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے اور وہ عبداللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں عبداللہ بن زبیر کا تذکرہ نہیں کرتے۔ عبداللہ بن وہب بھی اس حدیث کو لیث سے وہ یونس سے وہ زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عبداللہ بن زبیر سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۲۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ مَنْ یُعْتِقُ مَمَالِیْکَہٗ عِنْدَ مَوْتِہٖ وَلَیْسَ لَہٗ مَالٌ غَیْرُ ھُمْ

۹۲۲: باب جو شخص موت کے وقت اپنے غلام اور لونڈیوں کو آزاد کردے اور ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو

۱۳۷۷ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمُھَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّۃَ اَعْبُدٍ لَّہٗ عِنْدَ مَوْتِہٖ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ مَالٌ غَیْرُھُمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ .

۱۳۷۷: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کردیا۔ اور اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ یہ خبر جب رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے متعلق سخت الفاظ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَوْلاً شَدِيْدًاقَالَ ثُمَّ دَعَا هُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَقَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ يَرَوْنَ الْقُرْعَةَ فِي هٰذَا وَفِي غَيْرِهٖ وَاَمَّا بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِوَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوُا الْقُرْعَةَ وَقَالُوْا يُعْتَقُ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثُ وَيُسْتَسْعٰى فِي ثُلُثَيْ قِيْمَتِهٖ وَاَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو.

فرمائے اور پھر غلاموں کو بلا کر انہیں حصوں میں تقسیم کر کے سب کے درمیان قرعہ ڈالا اس کے بعد دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمران بن حصین سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی ایسے معاملات میں قرعہ ڈالنے کو جائز کہتے ہیں۔ بعض علماء کوفہ فرماتے ہیں کہ قرعہ ڈالنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسی صورت میں ہر غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جاتا ہے لہٰذا وہ اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی کے لئے کام وغیرہ کر کے پوری کرلے۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

۹۲۳ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ مَلَكَ ذَامَحْرَمٍ

۹۲۳: باب اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غلامی میں آ جائے

۱۳۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مُسْنَدًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا.

۱۳۷۸: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے۔ (یعنی وہ کسی صورت میں اس کی غلامی میں آ جائے) تو وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلیم ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ عمر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۹ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُوَاحِدٍ قَالُوْاثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَحُرٌّوَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَاصِمًا الْاَحْوَلَ عَنْ حَمَّادِبْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍوَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ

۱۳۷۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آ جائے وہ آزاد ہے۔ اس حدیث میں صرف محمد بن بکر نے عاصم احول کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آ جائے وہ آزاد ہو جائے گا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے اسی حدیث کو سفیان ثوریؒ سے وہ عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

سُفْيَانَ الثَّوْرِيّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يُتَابَعُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ خَطَأٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ اسی حدیث میں ضمرہ بن ربیعہ کا کوئی متابع نہیں۔ محدثین کے نزدیک اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

۹۲۴ : بَابُ مَاجَاءَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

۹۲۴: باب کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرنا

۱۳۸۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ لَا اَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اِسْحٰقَ اِلَّا مِنْ رِوَايَةِ شَرِيْكٍ قَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۳۸۰: حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے کسی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کسی چیز کی کاشت کی تو اس کے لئے اس کھیتی میں سے کچھ نہیں۔ البتہ بونے والا اپنا خرچ جو اس نے اس پر کیا ہے۔ وہ لے سکتا ہے۔ لیکن کھیتی زمین والے کی ہی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابواسحق ؒ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابواسحق ؒ شریک بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد ؒ، اور اسحق ؒ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاری ؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ میں اسے شریک بن عبداللہ کی روایت سے جانتا ہوں امام بخاری ؒ کہتے ہیں معقل بن مالک بصری ہم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث عقبہ بن اصم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج ؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔

۹۲۵ : مَاجَآءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

۹۲۵: باب اولاد کو ہبہ کرتے وقت برابری قائم رکھنا

۱۳۸۱ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهُ مِثْلَ

۱۳۸۱: حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ہر بیٹے کو اس طرح غلام دیا ہے۔ جس طرح اسے دیا ہے۔ تو عرض کی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس کو واپس کرلو۔

مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدِ حَتّٰى بَعْضُهُمْ يُسَوِّيْ بَيْنَ وَلَدِهٖ حَتّٰى فِي الْقُبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّيْ بَيْنَ فِي النَّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَآءٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الْوَلَدِ اَنْ يُعْطَى الذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ مِثْلَ قِسْمَتِ الْمِيْرَاثِ وَهُوَ قَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء اولاد کے درمیان برابری کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ چومنے میں بھی برابری کرنی چاہیے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ہبہ اور عطیہ میں بیٹوں اور بیٹیوں سب کو برابر، برابر دینا چاہیے لیکن بعض اہل علم کے نزدیک لڑکوں کو دوگنا اور لڑکیوں کو ایک گنا دینا، برابری ہے جیسے کہ میراث کی تقسیم میں کہا جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۹۲۶ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

۹۲۶: باب شفعہ[1] کے بارے میں

۱۳۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيْدِ وَاَبِيْ رَافِعٍ وَاَنَسٍ حَدِيْثُ سَمُرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوٰى عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيْثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيْثَ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَحَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ.

۱۳۸۲: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق دار ہے۔ اس باب میں حضرت شریدؓ ابو رافعؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث سمرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہ سے، وہ انس سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر سعید بن ابی عروبہ، قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہؓ سے اور وہ نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حسن کی سمرہؓ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انسؓ سے قتادہ کی روایت ہمیں صرف عیسیٰ بن یونس سے معلوم ہے۔ حضرت عمرو بن شرید کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ وہ اپنے والد سے اور وہ نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔ ابرہیم بن میرہ بھی عمرو بن شرید سے اور ابورافع سے یہ حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۹۲۷ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

۹۲۷: باب غائب کے لئے شفعہ

۱۳۸۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ

۱۳۸۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] شفعہ: کسی پڑوسی کو دوسرے پڑوسی کے اپنا مکان فروخت کرتے وقت یا کسی شریک کو دوسرے حصہ دار کے اپنے حصے کو فروخت کرتے وقت خریدنے کا حق ہوتا ہے۔ جو مکان یا زمین کے ساتھ مخصوص ہے جسے یہ حق حاصل ہوتا ہے اسے شفیع اور اس حق کا نام شفعہ ہے۔ فقہاء نے اس کی یہی تعریف کی ہے۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَارُاَحَقُّ بِشُفْعَتِہٖ یُنْتَظَرُ بِہٖ وَاِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُھُمَا وَاحِدًاھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًارَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرَ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَدْتَکَلَّمَ شُعْبَۃُ فِیْ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مِنْ اَجْلِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَعَبْدُ الْمَلِکِ ھُوَ ثِقَۃٌ مَاْمُوْنٌ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ لَانَعْلَمُ اَحَدًا تَکَلَّمَ فِیْہِ غَیْرِشُعْبَۃَ مِنْ اَجْلِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَدْرَوٰی وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ ھٰذَاالْحَدِیْثَ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ عَبْدُالْمَلِکِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مِیْزَانٌ یَعْنِیْ فِی الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِشُفْعَتِہٖ وَاِنْ کَانَ غَائِبًافَاِذَا قَدِمَ فَلَہُ الشُّفْعَۃُ وَاِنْ تَطَاوَلَ ذٰلِکَ.

فرمایا ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔لہٰذا اگر وہ غائب ہوتو اس کا انتظار کیا جائے جب کہ دونوں کے آنے جانے کا راستہ ایک ہی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن ابی سلیمان کی سند کے علاوہ نہیں جانتے ۔ عبدالملک بن سلیمان اس حدیث کو عطاء سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔شعبہ نے اس حدیث کے سبب عبدالملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کلام کیا ہے۔لیکن وہ محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں ۔ شعبہ کے علاوہ کسی کے ان پر اعتراض کا ہمیں علم نہیں۔وکیع بھی شعبہ سے اور وہ عبدالملک سے ہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ابن مبارکؒ سے منقول ہے کہ سفیان ثوریؒ کہتے تھے کہ عبدالملک بن سلیمان علم کے ترازو ہیں (یعنی حق وباطل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں) اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی غائب ہوتب بھی وہ اپنے شفعہ کا مستحق ہے۔لہٰذا وہ آنے کے بعد اسے طلب کرسکتا ہے۔ اگر چہ طویل مدت ہی کیوں نہ گزر چکی ہو۔

۹۲۸ : بَابُ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ السِّھَامُ فَلاَ شُفْعَۃَ

۹۲۸: باب جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ نہیں

۱۳۸۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَۃَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاہُ بَعْضُھُمْ مُرْسَلًا عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِہٖ یَقُوْلُ بَعْضُ فُقَھَآءِ التَّابِعِیْنَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ وَغَیْرِہٖ وَھُوَ قَوْلُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مِنْھُمْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ وَرَبِیْعَۃُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَبِہٖ یَقُوْلُ

۱۳۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدود مقرر ہوجائیں اور ہر حصے کا الگ الگ راستہ ہوجائے تو پھر شفعہ باقی نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔بعض راوی اس حدیث کو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً بھی نقل کرتے ہیں۔عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ،عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔بعض فقہاء تابعین جیسے عمر بن عبدالعزیز، یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، مالک بن انس، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ اور اہل مدینہ کا یہی قول ہے۔ کہ شفعہ صرف شریک کے لئے ہے۔ پڑوسی اگر شریک نہ ہوتو اسے حق شفعہ حاصل نہیں

الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ وَاِسْحٰقُ لَايَرَوْنَ الشُّفْعَةَ اِلَّا لِلْخَلِيْطِ وَلَا يَرَوْنَ لِلْجَارِ شُفْعَةً اِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيْطًا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمُ الشُّفْعَةَ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوْا بِالْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ وَقَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ.

ہوگا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ دوسری مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ہمسایہ نزدیک ہونے کی وجہ سے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۹۲۹ : بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الشَّرِيْكَ شَفِيْعٌ

۹۲۹: باب ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے

۱۳۸۵ : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِثْلَ هٰذَا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۳۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔ ہم کو نہیں معلوم کہ ابوحمزہ سکری کے علاوہ کسی اور نے اس کے مثل حدیث نقل کی ہو۔ کئی راوی یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۸۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ مِثْلَ هٰذَا لَيْسَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ حَمْزَةَ وَاَبُوْ حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُمْكِنُ اَنْ يَكُوْنَ الْخَطَاۗءُ مِنْ غَيْرِ اَبِىْ حَمْزَةَ.

۱۳۸۶: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاشؒ نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے بن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی اور اس کی مثل اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث ابوحمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوحمزہ ثقہ ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں کسی اور سے خطاء ہوئی ہو۔

۱۳۸۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِنَّمَا يَكُوْنُ الشُّفْعَةُ فِى الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ وَلَمْ يَرَوُا الشُّفْعَةَ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

۱۳۸۷: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ شفعہ صرف مکان اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں نہیں۔ لیکن بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شفعہ ہر چیز میں ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۳۰: بَابُ مَاجَاءَ فِی اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًاقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهُ قَالَا دَعْهُ فَقُلْتُ لَا اَدَعُهُ تَاْكُلُهُ السِّبَاعُ لَا خُذَنَّهُ فَلَاَ سْتَمْتِعَنَّ مِنْهُ فَقَدِمْتُ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلاً فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً فَمَا اَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً اٰخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلاً اٰخَرَ فَقَالَ اَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَ هَا وَوِكَاءَ هَا فَاِنْ جَآءَ طَالِبُهَا فَاَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَاءِ هَا وَوِكَاءِ هَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا هٰذَا.

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَوِعَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَافَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّ هَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِاحْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُ

۹۳۰: باب گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ یا بکری

۱۳۸۸: حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سفر میں نکلا تو ایک کوڑا پڑا ہوا پایا۔ ابن نمیر اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک کوڑا گرا ہوا پایا تو اسے اٹھا لیا اور دونوں ساتھیوں نے کہا رہنے دو نہ اٹھاؤ۔ میں نے کہا نہیں۔ میں اسے درندوں کی خوراک بننے کے لئے نہیں چھوڑوں گا۔ اپنے کام میں لاؤں گا۔ پھر میں (سوید) ابی بن کعب کے پاس آیا اور ان سے قصہ بیان کیا انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا مجھے بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں سو دینار کی ایک تھیلی ملی تھی۔ تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کروں میں نے اسی طرح کیا لیکن کوئی نہیں آیا۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا۔ فرمایا ایک سال اور اسی طرح کرو۔ میں پھر ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن کسی نے بھی اپنی ملکیت ظاہر نہیں کی پھر تیسری مرتبہ بھی آپؐ نے یہی حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے بعد ان کو گن لو اور تھیلی اور باندھنے والی رسی کو ذہن نشین رکھو۔ پھر اگر تم سے کوئی انہیں طلب کرنے کے لئے آئے اور نشانیاں بتادے تو اسے دے دو۔ ورنہ استعمال کرو۔

۱۳۸۹: حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرمؐ سے لقطہ کا حکم پوچھا تو آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کرو اور پھر اس کی تھیلی وغیرہ اور رسی کو ذہن نشین کر کے خرچ کر لو اس کے بعد اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر کسی کی گم شدہ بکری ملے تو اس کا کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا اسے پکڑ لو۔ وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ورنہ اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر کسی کا گمشدہ اونٹ ملے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس پر نبی اکرمؐ غصہ میں آگئے۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا

هَا وَسِقَآءَ هَا حَتّٰی تَلْقٰی رَبَّهَا وَفِی الْبَابِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَالْجَارُوْدِبْنِ الْمُعَلّٰی وَعِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ وَجَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِیْثُ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ حَدِیْثُ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ رَخَّصُوْافِی اللُّقَطَةِ اِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ یَجِدْ مَنْ یَعْرِفُهَا اَنْ یَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ یُعَرِّفُهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا وَهُوَقَوْلُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ وَعَبْدِا للّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْکُوْفَةِ لَمْ یَرَوْا لِصَاحِبِ اللُّقَطَةِ اَنْ یَنْتَفِعَ بِهَا اِذَا کَانَ غَنِیًّا وَقَالَ الشَّافِعِیُّ یَنْتَفِعُ بِهَا وَاِنْ کَانَ غَنِیًّالِاَنَّ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ اَصَابَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِیْهَا مِائَةُ دِیْنَارٍفَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعَرِّ فَهَا ثُمَّ یَنْتَفِعُ بِهَا وَکَانَ اُبَیٌّ کَثِیْرَ الْمَالِ مِنْ مَیَاسِیْرِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعَرِّ فَهَا فَلَمْ یَجِدْ مَنْ یَعْرِ فُهَافَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَاْکُلَهَا فَلَوْ کَانَتِ اللُّقَطَةُ لَمْ تَحِلَّ اِلَّالِمَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ لَمْ تَحِلَّ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لِاَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصَابَ دِیْنَارًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّفَهُ یَجِدْ مَنْ یَعْرِ فُهُ فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَکْلِهٖ وَکَانَ عَلِیٌّ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَاکَانَتِ اللُّقَطَةُ یَسِیْرَةً اَنْ یَنْتَفِعَ بِهَاوَلَا یُعَرِّ

تمہارا اس سے کیا کام۔ اس کے پاس چلنے کے لئے پاؤں بھی ہیں اور ساتھ میں پانی کا ذخیرہ بھی (یعنی اونٹ) یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے۔ اس باب میں ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن عمرؓ، جارود بن معلّٰیؓ، عیاض بن حمارؓ اور جریر بن عبداللہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زید بن خالد حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد اسناد سے مروی ہے۔ منبعث کے مولی یزید کی حدیث جو وہ زید بن خالد سے نقل کرتے ہیں حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بھی کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ وغیرہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ گری پڑی ہوئی چیز کی ایک سال تک تشہیر کرنے کے بعد اسے ستعمال کرنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک سال تک تشہیر کے بعد بھی اگر اس کا مالک نہ پہنچے تو اسے صدقہ کردے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ غنی ہو تو اس کا ایسی چیز کو استعمال کرنا جائز نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر چہ وہ غنی ہی ہو پھر بھی وہ گری پڑی ہوئی چیز کو استعمال کرسکتا ہے۔ ان کی دلیل ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں حضرت ابی بن کعبؓ نے ایک تھیلی جس میں سو دینار تھے پائی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ایک سال تک تشہیر کریں پھر نفع اٹھائیں اور حضرت ابی بن کعبؓ مالدار تھے۔ اور دولتمند صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ انہیں نبی اکرم ﷺ نے تشہیر کا حکم دیا پھر مالک کے نہ ملنے پر استعمال کا حکم دیا۔ اگر گم شدہ چیز حلال نہ ہوتی تو حضرت علیؓ کے لئے بھی حلال نہ ہوتی کیونکہ آپؓ نے بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک دینار پایا۔ اس کی تشہیر کی پھر جب کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو آپ ﷺ نے انہیں استعمال کرنے کا حکم دیا حالانکہ حضرت علیؓ کے لئے صدقہ جائز نہیں۔ بعض اہل علم نے بلاتشہیر گم شدہ چیز کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ گم شدہ چیز قلیل ہو۔ بعض فرماتے

فَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا كَانَ دُوْنَ دِيْنَارٍ يُعَرِّ فُهَا قَدْرَ جُمْعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوْا فِي اللُّقَطَةِ اِذَا عَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا اَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ.

ہیں کہ گم شدہ چیز دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ تک تشہیر کرے۔ اسحق بن ابراہیمؒ کا یہی قول ہے۔

۱۳۹۰: حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ (یعنی گری پڑی چیز) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اور اگر کوئی پہچان لے تو اسے دے دو۔ ورنہ اس کی تعداد تھیلی اور رسی وغیرہ کو ذہن نشین کر کے اسے استعمال کر لو تاکہ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے سکو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک سال تک تشہیر (اعلان) کرنے کے بعد لقطہ (گری پڑی ہوئی چیز) کو استعمال کرنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۱: بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَقْفِ

۹۳۱: باب وقف کے بارے میں

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا عُمَرُ فَتَصَدَّقَ اَنَّهَا لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْيُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْفٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهُ قَرَاَهَا فِيْ قِطْعَةِ اَدِيْمٍ اَحْمَرَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَاَنَا

۱۳۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں ملی۔ اس کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس رہنے دو اور اس کے نفع کو صدقہ کر دو۔ پس حضرت عمرؓ نے وہ زمین صدقہ کر دی۔ اسطرح کہ نہ وہ بیچی جا سکتی تھی اور نہ وہ ہبہ کی جا سکتی تھی۔ اور نہ ہی وراثت میں دی جا سکتی تھی۔ اس سے فقراء اقرباء غلاموں کو آزاد کرنے، اللہ کی راہ اور مہمانوں وغیرہ پر خرچ کیا جاتا۔ اسکے متولی پر اس کا استعمال کرنا جائز تھا۔ بشرطیکہ عرف کے مطابق ہو۔ اسی طرح وہ اپنے کسی دوست وغیرہ کو بھی کھلا سکتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن سیرین کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا اسے مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔ ابن عوف فرماتے ہیں ایک

قِرَأْتُهَا عِنْدَابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيْهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالاً وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِخْتِلَافًا فِيْ اِجَازَةِ وَقْفِ الْاَ رْضِيْنَ وَغَيْرِ ذٰلِكَ.

دوسرے آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ایک سرخ چمڑے کے ٹکڑے پر "غیر شامل" کے الفاظ پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اسماعیل فرماتے ہیں میں نے ابن عبیداللہ بن عمر کے پاس پڑھا اس میں یہی الفاظ تھے۔بعض صحابہؓ اور دیگر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ہم زمین وغیرہ کو وقف کرنے میں متقدمین حضرات میں کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

۱۳۹۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِ نْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ وَوَ لَدٍ صَالِحٍ يَدْ عُوْالَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ علم کہ اس سے نفع حاصل ہو رہا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۲ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَجْمَآءِ اَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

۹۳۲: باب اگر حیوان کسی کو زخمی کردے تو اس کا قصاص نہیں

۱۳۹۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَا زِالْخُمُسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی جانور کسی کو زخمی کردے تو اس کا کوئی قصاص نہیں اس طرح اگر کنواں کھودتے ہوئے یا کسی کان وغیرہ میں مرجائے تو بھی کوئی قصاص نہیں اور مدفون خزانے پر پانچواں حصہ زکوۃ ہے۔اس باب میں حضرت جابرؓ عمرو بن عوف مزنیؓ،اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۴: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن میںب سے اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔

۱۳۹۵ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَتَفْسِيْرُ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ يَقُوْلُ هَدَرٌ لَا دِيَةَ فِيْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْعَجْمَآءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجْمَآءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا

۱۳۹۵: مالک بن انسؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے جو فرمایا "اَلْعَجمَاءُ جُرحُهَا جبار" کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی جانور کسی کو زخمی کردے یا مار ڈالے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کوئی قصاص نہیں۔بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ "عجماء" اس جانور کو کہتے ہیں جو مالک سے بھاگ گیا ہو۔ اگر ایسا جانور کسی کو

اَصَابَتْ فِي انْفِلاتِهَا فَلاَ غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ يَقُوْلُ اِذَا احْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيْهِ اِنْسَانٌ فَلاَ غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ الْبِئْرُ اِذَا احْتَفَرَهَا الرَّجُلُ لِلسَّبِيْلِ فَوَقَعَ فِيْهَا اِنْسَانٌ فَلاَ غُرْمَ عَلٰى صَاحِبِهَا وَفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ فَالرِّكَازُ مَاوُجِدَ مِنْ دَفْنِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَجَدَ رِكَازًا اَدّٰى مِنْهُ الْخُمُسَ اِلَى السُّلْطَانِ وَمَابَقِيَ مِنْهُ فَهُوَلَهُ.

نقصان پہنچا دے تو اس کے مالک پر جرمانہ نہیں کیا جائیگا۔ ''اَلْمَعْدِنَ جُبَارٌ'' کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کان کھدوائے اور اس میں کوئی شخص گر جائے تو کھدوانے والے کے ذمہ کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ اسی طرح کنویں کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر کوئی شخص راہ گیروں کے لئے کنواں کھدوائے اور اس میں کوئی شخص گر جائے تو اس پر کوئی تاوان نہیں اور ''رکاز'' زمانہ جاہلیت کے دفن شدہ خزانے کو کہتے ہیں۔ اگر کسی کو ایسا خزانہ مل جائے تو وہ پانچواں حصہ زکوٰۃ ادا کرے اور باقی خود رکھے۔

۹۳۳ : بَابُ مَاذُكِرَفِيْ اِحْيَاءِ اَرْضِ الْمَوَاتِ

۹۳۳: باب بنجر زمین کو آباد کرنا

۱۳۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِبْنِ زَيْدٍعَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۹۶: حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہوئی اور ظالم کے درخت بو دینے سے اس کا حق ثابت نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ قَالُوْا لَهُ اَنْ يُحْيِيَ الْاَرْضَ الْمَوَاتَ بِغَيْرِ اِذْنِ السُّلْطَانِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ اَنْ يُحْيِيَهَا اِلَّا بِاِذْنِ السُّلْطَانِ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ وَفِى الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيْرٍ وَسَمُرَةَ.

۱۳۹۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ملکیت ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ بنجر زمین کو آباد کرنے کے لئے حاکم کی اجازت ضروری نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک حاکم کی اجازت ضروری ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دادا عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۹۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيَّ عَنْ قَوْلِهٖ لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِيْ يَاْخُذُ

۱۳۹۸: ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے ابوالولید طیالسی سے ''لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٌ'' کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد کسی کی زمین غصب کرنے والا ہے۔ (ابوموسیٰ کہتے ہیں)

مَالَيْسَ لَهُ قُلْتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يَغْرِسُ فِيْ اَرْضِ غَيْرِهٖ قَالَ هُوَ ذٰلِكَ.

میں نے کہا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں وہی ہے۔

۹۳۴ : بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

۹۳۴: باب جاگیر دینے کے بارے میں

۱۳۹۹ : قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَاْرِبِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سُمَيْرٍ عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ وَفَدَاِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّااَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ اَتَدْرِيْ مَاقَطَعْتَ لَهُ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهُ عَنْ مَّايُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَالَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ فَاَقَرَّبِهٖ قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ.

۱۳۹۹: حضرت ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انہیں نمک کی کان جاگیر کے طور پر دی جائے۔ آپؐ نے انہیں کان عطا کر دی جب وہ جانے کے لئے مڑے تو ایک شخص نے عرض کیا۔ آپؐ نے انہیں جاگیر میں تیار پانی دے دیا ہے۔ جو کبھی موقوف نہیں ہوتا یعنی اس سے بہت زیادہ نمک نکلتا ہے۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرمؐ نے وہ کان ان سے واپس لے لی۔ پھر انہوں نے آپؐ سے پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا وہ زمین (چراگاہ) جس میں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں جب میں نے یہ حدیث قتیبہ کو سنائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۴۰۰ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عُمَرَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَاْرِبِيُّ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَاَسْمَآءَ ابْنَةِ اَبِيْ بَكْرٍ حَدِيْثُ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقَطَائِعِ يَرَوْنَ جَائِزًا اَنْ يُقْطِعَ الْاِمَامُ لِمَنْ رَاٰى ذٰلِكَ.

۱۴۰۰: محمد بن یحییٰ بن ابی عمر و محمد بن یحییٰ بن قیس ماربی سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں وائل رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابیض بن حمال کی حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حکمران جس کے لئے چاہے جاگیر مقرر کر سکتا ہے۔

۱۴۰۱ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مَحْمُوْدٌ ثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَبَعَثَ مَعَهٗ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۴۰۱: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے حضرموت میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ محمود کہتے ہیں نضر نے شعبہ سے روایت کیا۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا "اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ پیمائش کے لئے بھیجا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۵ :بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْغَرْسِ

۹۳۵: باب درخت لگانے کی فضیلت

۱۴۰۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

۱۴۰۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًافَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْطَيْرٌ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَاُمِّ مُبَشِّرٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے انسان پرندے یا جانور کھائیں تو اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ اس باب میں ابوایوبؓ ،ام مبشرؓ، جابرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۶ :بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ

۹۳۶: باب کھیتی باڑی کرنا

۱۴۰۳ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَايَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍاَوْزَرْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هِمْ لَمْ يَرَوْابِالْمُزَارَعَةِ بَأْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ اَنْ يَكُوْنَ الْبَذْرُ مِنْ رَبِّ الْاَرْضِ وَهُوَقَوْلُ اَحْمَدَ وَاِسْحٰقَ وَكَرِهَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَلَمْ يَرَوْابِمُسَاقَاةِ النَّخِيْلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَبَعْضُهُمْ اَنْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِّنَ الْمُزَارَعَةِ اِلَّا اَنْ تَسْتَاْجِرَ الْاَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

۱۴۰۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کو اس اقرار پر زمین دی کہ اس کی پیداوار میں سے آدھا حصہ آپ ﷺ کو ادا کریں۔خواہ وہ پھل ہو یا کوئی اور چیز۔اس باب میں حضرت انسؓ، ابن عباسؓ، زید بن ثابتؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوگا۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے مزارعت کو مکروہ کہا ہے لیکن ان کے نزدیک کھجوروں کو ثلث یا ربع پیداوار کی شرط پر پانی دینے میں کوئی حرج نہیں۔ مالک بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک مزارعت کسی صورت میں بھی جائز نہیں مگر یہ کہ زمین سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

۹۳۷ : بَابٌ

۹۳۷: باب

۱۴۰۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَانَافِعًا اِذَا كَانَتْ لِاَ حَدِنَا اَرْضٌ اَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا اَوْبِدَارِ هِمَ وَقَالَ اِذَا كَانَتْ لِاَحَدِكُمْ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلِيَزْرَعْهَا.

۱۴۰۴: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نفع بخش کام سے منع کیا۔ وہ یہ کہ ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ اسے خراج کے کچھ حصے یا دراہم کے عوض دے دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے پاس زمین ہو تو اسے اپنے بھائی کو زراعت کے لئے مفت دینی چاہیے ورنہ خود زراعت کرے

۱۴۰۵ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۱۴۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع نہیں کیا بلکہ

دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ اَمَرَ اَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيْثُ رَافِعٍ حَدِيْثٌ فِيْهِ اِضْطِرَابٌ يُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ عُمُوْمَتِهٖ وَيُرْوٰى عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ وَهُوَ اَحَدُ عُمُوْمَتِهٖ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْهُ عَلٰى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ.

ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اضطراب ہے ۔ یہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے بھی روایت کرتے ہیں اور اپنے چچا ظہیر بن رافع سے بھی نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت رافع سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمٰن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔اردو بازار لاہور O پاکستان